123

الدر الثمین

فی

توضیح الاربعین

حصہ دوم

حضرت علامہ ابو المقبول جناب
رسول صاحب گل قادری رضوی
نائب صدر مرکزی انجمن محبان اولیاء
(معروف سمندری والے)

مکتبہ مجددیہ لاثانیہ
غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

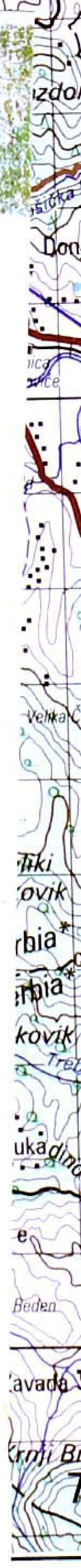

Marfat.com

1812

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٧٨٦
٩٢

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں
کوئی صاحب بلا اجازتِ مصنف طبع نہ کرائیں

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ

الحمدُ للہ

کہ رسالہ لادینیت کو کافور قلبِ مومن کا سرور چشم مومن کا نور دیوبندیت
وقاسمیت کے لئے تیغِ بُراں ہدایت کا نشاں اہلسنت کا ترجماں

بنام

اَلدُّرُّ الثَّمِیْن فِی تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْن

حصّہ دوم * مُرتّبہ

فقیر قادری ابو المقبول غلام رسول گل نقشبندی مجددی رضوی غفرلہ
(المعروف سمندری والے)
مالک مکتبہ محمدیہ لاثانیہ
ضلعی نائب صدر جمعیت اہلسنت پاکستان فیصل آباد شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

باہتمام } صاحبزادہ مولوی مقبول احمد و صاحبزادہ مولوی محمود احمد صاحبان
سلمہ الرحمٰن (صاحبزادگان مصنفِ کتاب ہذا)

کتابت :- غلام سرور قادری رضوی نزد فریدی مسجد غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

59775

اِنتساب

ڈرتے ڈرتے۔ لیکن نہایت ادب کے ساتھ میں اپنے اس ناچیز گلدستۂ عقیدت کو کہ جس میں درحقیقت اشارۃ النص یا دلالۃ النص سے شان انبیاء اولیاء ہی کا بیان ہے اور یہ ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کے تصرفات پر مُثبت تذکرہ ہے۔ اس حسین تذکرے کو اپنے آقا و مولیٰ ملجا و ماویٰ مُرشدِ حقانی قطب ربّانی۔ غوّاصِ بحرِ عرفانی۔ شہباز لامکانی۔ نقشِ لاثانی۔ راہبرِ کاملاں ہادیٔ گمگشتگاں حضور قبلۂ دو عالم سیّدی و سندی یومی و غدی حضرت قبلہ پیر سیّد **علی حُسَین شاہ صاحب** دامت برکاتہم العالیہ سجّادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں جنکی توجہ خاص اور نگاہِ پاک کے فیض نے مجھے اس قابل بنایا۔

دیہ اُن کا کرم ہے کہ رُخ اُن کا اِدھر ہے،

گر قبول افتد زہے عِزّ و شرف

سگِ دربار لاثانیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ

فقیر قادری نقشبندی غفرلہ المعروف سمندری والے غلام محمد آباد

لائلپور شریف

Marfat.com

1812

بندۂ پروردگارم[1] اُمتِ احمد[2] نبی
دوستدارِ چار یارم[3] تابع اولادِ علی[4]
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل[5]
خاکپائے غوثِ اعظم[6] زیرِ سایہ ہر ولی

۱: جل جلالہ۔

۲: صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳: رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین۔

۴: رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

۵: علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۶: رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَیِّبًا مُبَارَکًا کَثِیْرًا ط وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ اَوْلَانَا مَلْجَانَا وَ مَاْوٰنَا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ط نُوْرٌ، نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرٍ لَکَ النُّوْرُ وَبِکَ النُّوْرُ وَ مِنْکَ النُّوْرُ وَ نُوْرُ النُّوْرِ وَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط

آج سے تقریباً چھ سال قبل جب کہ فقیر غوثیہ منزل سمندری میں رہائش پذیر اور رضوی سُنّی جامع مسجد محلہ رضا آباد سٹی لائلپور میں خطیب تھا۔ غلام محمد آباد لائلپور دکہ جہاں کی مجددی جامع مسجد کا فقیر آجکل خطیب اور جامع مجددیہ لاثانیہ کا مہتمم ہے)، سے کسی ضیاء القاسمی نامی مُلّاں نے رسالہ اربعین کہ جس کے نام سے ہی چالیس کا عدد نمایاں ہے میں چالیس حدیثیں جمع کر کے اس میں جگہ جگہ تفسیر بالرائے سے کام لیتے ہوئے حسب سابق کی طرح اہلسنت وجماعت پر دشنام طرازی اور اُسی پرانی عیاری و مکاری کا مظاہرہ کیا کہ جس عیاری و مکاری کا مظاہرہ اس مکتبۂ فکر کے سابقہ ملّاں بھی کرتے رہے ہیں۔ یہ رسالہ کیا ہے گویا جھوٹ کا پلندہ شکم پُری کا دھندہ اور اہلسنت وجماعت کے معمولاتِ حسنہ پر کفر و شرک کے جھوٹے فتووں کا گندا رندا ہے۔

فقیر نے اُسی وقت اس چالیس صفحات پر مشتمل رسلیا کا بڑی سختی سے نوٹس لیتے ہوئے اپنی کتاب اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِیْ تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْن میں پوری متانت

Marfat.com

ودیانت کے ساتھ اسکا جواب شائع کیا چونکہ فقیر کے دامن میں اس جھوٹ کے پلندے اور شکم کے دھندے کے جواب میں نہایت پختہ دلائل وبراہین موجود تھے یہ فقیر کا جوشِ ایمانی ہی تھا کہ قاسمی جی کی پیش کردہ احادیث پاک میں اس کی تفسیر بالرائے کے ثبوت اور اسکے جواب میں جو قلم چلا تو پھر چلتا ہی چلا گیا اور چالیس صفحات کے رسالہ کے جواب میں پورے چار سو صفحات کا مسوّدہ تیار ہو گیا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرا ہنر نہیں بلکہ یہ کرم ہے مجھ پر میرے مرشد برحق پیر طریقت ہادیٔ راہِ شریعت واقفِ اسرار رموز معرفت وحقیقت شمعِ بزمِ نقشبندیت مظہر جلالِ امامِ ربّانی منظر جمالِ شاہِ الثانی حضور فیض گنجور قبلۂ دوعالم عاشقِ سرکار سیّد العربِ والعجم سیّدنا و مولانا و مرشدنا حضرت فیضدر جت نقشِ شاہِ جماعت قبلہ وکعبہ پیر سیّد علی حسین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ کا اس لیے کہ

جسکو جو ملا ہے مقدر سے ملا ہے ؎ ہمکو تو مقدر بھی اسی در سے ملا ہے

اور پھر یہ فیض ہے میرے اساتذہ کرام مثلاً شمسِ شریعت بدر طریقت امام المتکلّمین شیخ المحدثین سند المفسرین سیّد العلماء حضرت قبلۂ عالم الحاج العلاّمہ المولانا المولوی مفتی پیر ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ محدثِ اعظم پاکستان لائلپور شریف۔ وآفتابِ ولایت شیخ طریقت امام المحققین شیخ المفسرین سند المدرسین تاج العلماء حضور قبلۂ عالم الحاج العلاّمہ المولانا المولوی مفتی پیر ابوالحقائق مولانا محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی چشتی گولڑوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مفسّرِ اعظم پاکستان وزیر آباد شریف کا۔ چونکہ مسوّدہ پورے چار سو صفحات

پر مشتمل تھا اس لئے احباب کا یہ تقاضہ ہوا کہ رسالہ کے دو حِصّے کر کے شائع کئے جائیں چنانچہ فقیر نے اسوقت پہلا حِصّہ جو کہ پورے دو سو صفحات پر مشتمل تھا شائع کیا الحمد للہ کہ اس کی اشاعت دوسرے ایڈیشن میں پانچ ہزار تک پہنچ کر فوراً ہاتھوں ہاتھ نکل گئی بلکہ ملک بھر کے احباب اہلسنت وجماعت وعلماء مشائخ نے میری نہایت ہی حوصلہ افزائی فرمائی کہ متعدد مرتبہ اپنی طرف سے ہدیۃً کتاب خرید کر اپنے تلامذہ و مریدین میں اس کی اشاعت فرمائی اس ضمن میں فقیر ان تمام علماء و مشائخ واحبابِ اہلسنت وجماعت کا صمیمِ قلب سے مشکور و ممنون ہے بالخصوص ضیغمِ اسلام علاّمہ کاظمی شاہصاحب قبلہ شیخ الحدیث الجامعہ اسلامیہ بہاولپور و پیر طریقت حضرت قبلہ صاحبزادہ ارشاد بادشاہصاحب چورہ شریف والے حال سبور شریف گجرات ۔ کتاب کے دوسرے حِصّے کی اشاعت کے سِلسلہ میں تاخیر کا وقوع اس لئے پیش آیا کہ اولاً فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے جواب کا شدّت کے ساتھ منتظر رہا کہ وہ اگر جواب تحریر کریں تو فقیر جواب الجواب کے طور پر دوسرا حِصّہ شائع کرے لیکن قاسمی صاحب نے پہلا حِصّہ طبع ہونے کے بعد کوچۂ تصنیف وتالیف سے ایسی چُپ سادھی کہ گویا وہ محلّہ غلام محمد آباد لائلپور سے ہی نہیں بلکہ دنیا ہی سے کوچ کر گئے ہوں ۔

کتاب کی اشاعت میں تاخیر کی دوسری وجہ نجی مصروفیت دینی و تبلیغی اجلاسوں کی کثرت اور اکثر اجلاسوں میں فقیر کی شمولیّت بنی اب جبکہ قاسمی جی نے مُسلسل چھ سال کا طویل عرصہ گزر جانے پر بھی کتاب کا جواب شائع نہ کیا تو میرے احباب جملہ علماء و مشائخ بالخصوص میرے مخلص کرم فرما الحاج حضرت مولانا صوفی

Marfat.com

غلام سرور صاحب قادری رضوی کاتب کتاب ہذا نے ایسے پیار بھرے انداز سے اصرار فرمایا کہ فقیر نے دوسرا حصہ طبع کرانے پر کمر باندھ ہی لی اور الحمد للہ کہ الدر الثمین فی توضیح الاربعین کا یہ دوسرا حصہ جو کہ زر کثیر کے ساتھ آفسٹ پر شائع ہو رہا ہے نفیس کتابت اعلیٰ طباعت کے ساتھ آپکے پاس موجود ہے آج کے دور میں جب کہ گرانی نے پوری قوم کی کمر توڑ کر رکھدی ہے اور بالخصوص میدانِ صحافت و تصنیف و تالیف سے بڑے بڑے صحافی، مصنف و مؤلف منہ موڑ کر میدانِ صحافت سے رشتہ توڑ گئے ہیں اور کاغذ کی قیمتیں آسمان سے محوِ گفتگو ہیں اتنی خوبیوں کے ساتھ کتاب کا اور بالخصوص کسی مذہبی کتاب کا شائع کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ فیصلہ اب آپ نے خود فرمانا ہے کہ فقیر کو اس کی تالیف میں کس قدر محنت و مشقت اور طباعت و کتابت کی کسقدر قیمت اداکرنی پڑی بہر حال مطالعہ فرمائیں اور محظوظ ہوں اور قاسمی صاحب کی تفسیر بالرائے کی دھجیاں ادھڑ کر آسمان کی فضاؤں میں بکھرتی ہوئی ملاحظہ فرمادیں۔

نوٹ :- یاد رہے کہ کتاب ہذا میں قاسمی جی کی طرف سے تفسیر بالرائے مذہبی قلابازیاں تو آپکو بالکل عیاں نظر آئیں گی جہانتک قاسمی جی کی سیاسی زندگی کا سوال ہے اس پر ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں حلقہ ۴۹ لائلپور کے تمام ووٹران اچھی طرح واقف ہیں کہ انہوں نے کتنی اور کیسی قلابازیاں کھیلیں کبھی سوشلزم کے جواز پر فتویٰ ہے اور کبھی عدمِ جواز کے نعرے ہیں کبھی بھٹو صاحب کے قصائد میں رطب اللسان ہیں تو کبھی اُن کی تردید میں گوہر افشاں ہیں۔ الیکشن سے قبل نعرۂ رسالت ناجائز، ختم درود حرام، اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مشرک، مزارات پر جانا شرک و

Marfat.com

بدعت جاننے والے مشرک و بدعتی لیکن دورانِ الیکشن نعرۂ رسالت جائز، ختم و درود حلال، خود لوگوں کے گھروں میں ختم دینے کو تیار، اہلسنت حنفی بریلوی پکے و سچے مسلمان، مزارات پر حاضری دینا عین اسلام اور جانے والے پکے سچے مسلمان اس لئے اور صرف اس لئے کہ ووٹ مجھے دو۔ اور کہیں ووٹ دینے والے (قاسمی صاحب کو) جنت کا ٹکٹ دینے کے وعدے۔ (قاسمی صاحب ہمارا ہمدردانہ اور مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ اُس عقیدہ پر کہ جس پر شروع سے ہیں قائم رہتے ہوئے دوسروں کو تو کیا جنت دلائیں گے اپنے لئے جنت کی فکر کرو۔ اب بھی وقت ہے غلط مذہب چھوڑ کر حضور علیہ السلام کے سچے پکے نیاز مند بن جاؤ تو بلا شبہ جنت آپ کے لئے ہے ورنہ جنت کے علاوہ اللہ جبار و قہار نے گستاخانِ رسول کے لئے اور بھی کچھ بنا رکھا ہے کہیں شیخ نجدی کی دُم کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تمہیں بھی ہمیشہ ہمیشہ وہاں نہ رہنا پڑے) اور پھر جب کہ الیکشن کا موسم گذر گیا تو پھر وہی مینڈکی کوز کام اُسی فتویٰ بازی سے کام۔ اس لئے کافی ایسے لوگ جو کہ قبل از الیکشن قاسمی صاحب کے مقتدی اور ہمنوا تھے انہوں نے الیکشن ہی کے زمانے میں ان کی مذہبی اور سیاسی قلابازیاں دیکھ کر انکا ساتھ ہی نہیں چھوڑا بلکہ کئی ایسے منصف مزاج بھی موجود ہیں کہ جنہوں نے نجدیت اور قاسمیت کی اس چھوٹی وباء سے صدق دل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے پچھلی اس زندگی کہ جو قاسمی جی کے زیر سایہ گزاری تھی اللہ سے معافی طلب کی اور آئندہ کے لئے پکے سچے سنی بریلوی مسلمان بن گئے لائلپور کا ہر صغیر و کبیر برنا و پیر قاسمی جی کی ان مذہبی و سیاسی قلابازیوں کا شاہد عینی ہے اور بیرون لائلپور کے مسلمان جب چاہیں لائلپور تشریف لا کر ان کی مذہبی و سیاسی

Marfat.com

قلابازیوں کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم بحرمت حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلک حق مذہب مہذب اہلسنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور جبتیں تو سید عالم علیہ السلام کے لئے اور مریں تو سرکار اعظم علیہ السلام کے لئے۔ اے اللہ ہمیں مسلک صحابہ واہلبیت مسلک تابعین وتبع تابعین ومسلک ائمہ عظام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور مسلک بزرگان دین خصوصاً حضور پر نور شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور مسلک سیدنا امام ربانی قیوم زمانی غواص بحر عرفانی حضرت الشیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومسلک اعلیحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق عارف ابن عارف ابن عارف کامل ابن کامل ابن کامل الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجملہ علمائے اہلسنت کے مسلک پر چل کر سچے پکے سنی حنفی بریلوی عاشق رسول مقبول وواصل باللہ بنا آمین ثم آمین۔

فقط الراقم وآثم طالب دعا

فقیر قادری رضوی ثم نقشبندی مجددی ابو المقبول غلام رسول گل غفرلہ

ضلعی نائب صدر جماعت اہلسنت پاکستان فیصل آباد
مالک: مکتبہ مجددیہ ثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

الحمد للہ کہ تین جمادی الثانی بروز چہار شنبہ بمطابق ۵/۲/۴ بوقت چھ بجے شام کتاب ہذا یعنی الدر الثمین فی توضیح الاربعین کا یہ دوسرا حصہ کہ جسکا کچھ حصہ بقایا تھا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

Marfat.com

تصدیقِ ربّانی

یا معجزۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بتیس جمادی الاول بروز اتوار بمطابق ۲۶/۸/۶۷ کی صبح بذریعہ ریل براستہ گوجرہ میرے ہاں ملتان شریف سے کچھ مہمان آئے جن میں ایک دوست دیوبندی یعنی قاسمی صاحب کے ہم مسلک وہم عقیدہ تھے انہوں نے جب فقیر کو رسالہ ہذا کی تحریر میں مشغول پایا تو کہنے لگے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ میں نے قاسمی جی کی رسلیا دکھائی اور اس میں سے وہ صفحہ کہ جس کی وضاحت فقیر اس روز تحریر کر رہا تھا دکھایا انہوں نے بوجہ اپنی سوءِ عقیدت کے کہا کہ تم اس پر کیا لکھو گے یہ جو کچھ بھی ہے صحیح ہے آپ جیسے لوگوں نے توحید ربانی کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے خیر انہوں نے جو کچھ کہنا تھا کہا رشتہ دار تھے لیکن بوجہ حمیت مذہبی فقیر نے صرف اس ارشاد ربانی پر اکتفا کیا کہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا فقیر نے حضور شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقہ اور سیدنا سرکار لاثانی کی نظرِ کرم۔ سیدنا محدّث اعظم کی توجہات نقشِ لاثانی حضور قبلۂ دو عالم پیر و مرشد پیر سید الحاج علی حسین شاہ صاحب کی دعا سے نیا مکان تعمیر کیا ہے مگر بوجہ ابھی بجلی کا کنکشن نہ ملنے کے گو وائرنگ وغیرہ ہو چکی ہے مگر بجلی کی ازحد محسوس ہوتی ہے چونکہ سابقہ مکان کہ جس میں ہم کرائے پر رہتے تھے اس میں

Marfat.com

بایں وجہ فقیر نے ایک ٹیبل فین پنکھا لے رکھا تھا اب بوجہ لائٹ نہ ہونے کے
ایک قسم کا بیکار تھا آج گرمی بھی از حد تھی یہ حضرت جو کہ مہمان آئے ہوئے تھے یوں
گویا ہوئے کہ اگر تمہارے نبی میں ایسی ہی قوت و طاقت ہے تو ان سے کہو کہ گرمی
سے ٹھنڈ کر دیں یہ اعتراض انہوں نے اسوقت کیا کہ جب فقیر حدیث ماقبل جو
آپ پڑھ آئے ہیں کہ جس میں صحابی نے قحط سالی میں بارش کی شکایت کی اور حضور
پرنور علیہ السلام کی دعائے مبارکہ سے بارش ہوئی اور آٹھ یوم ہوتی ہی رہی تحریر
کر رہا تھا یہ وقت ۱۲ ½ بجے کا تھا۔ خیر اُن کے جو دل میں آیا کہتے رہے فقیر نے کچھ
جواب نہ دیا بلکہ پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ نزولِ غیث
پر احادیث لکھتا رہا درمیان میں میرے عزیز مولوی مقبول صاحب سابق امام
وخطیب چک نمبر ۴۷ اور برادرم جناب حافظ نور احمد صاحب آف ہیڈ والا کہ جن کو اللہ
کریم جل وعلیٰ نے لحن داودی سے نوازا ہے وہ تشریف لے آئے۔ لہٰذا وہ کچھ دیر
کے لئے وہاں ٹھہرے رہے مولوی مقبول احمد آجکل یہاں امام مسجد ہیں اسلئے
کبھی آنے جانے والے مہمان علیک سلیک کے لئے ٹھہر ہی جاتے ہیں عصر کا
وقت ہونے والا تھا کہ انہوں نے یعنی ہمارے ملتان سے آنے والے مہمان نے
پھر وہی بات کہی بھئی دیکھ لیا تمہارے غوثِ اعظم کو گرمی میں مار دیا اسوقت فقیر
یہ مائی صاحبہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا والی حدیث شریف لکھ
رہا تھا جب اس مہمان نے یہ کہا میری طبیعت میں ایک قسم کا حزن و ملال پیدا
ہوا یہ صاحب یہ کہہ کر گھر سے چلے کہ میں اب گاؤں (یعنی ہمارا آبائی چک ۲۶۵
آر بی ناگ کلاں) جا رہا ہوں وہ گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ اودے اودے بادل آگئے اور عین اُس

وقت کہ جب فقیر یہ تحریر کر رہا تھا کہ چنانچہ اِدھر وہ اینٹیں نکلیں اُدھر باران رحمت نے آکر گنبدِ خضرا کے در و بام کے بوسے لینے شروع کر دیئے یہ تحریر کیا ہی تھا کہ سرد سی ہوا آئی اور حافظ نور احمد صاحب آف مریدوالہ قبلہ بھی تشریف لے آئے ساتھ ہی مولوی مقبول احمد بھی تھے یہ ہر دو حضرات حیران تھے کہ تمام دن شدید گرمی پڑتی رہی اور یہ ایکدم منٹ بھی نہیں بلکہ سیکنڈ بھر میں بادل بھی آگئے ہوائیں بھی چلنے لگیں بارش بھی شروع ہوگئی اور پھر بارش ایسی اور اتنی ہوئی کہ اگلے روز فقیر نے برائے تقریر کہروڑپکا ضلع ملتان جانا تھا جو کہ سمندری سے کم از کم ڈیڑھ سو میل ہے فقیر نے دیکھا کہ تمام راستہ بارش کا پانی ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور زمیندار ہیں کہ پھولے نہیں سماتے تو خیر ابھی حافظ صاحب قبلہ میرے پاس سے اجازت لے کر رخصت ہی ہوئے تھے کہ یہ حضرتِ مہمان بارش سے بھیگے ہوئے بگلے کی طرح آنمودار ہوئے میں نے کہا فرمائیے جناب ہمارے پیارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہنشاہِ بغداد رضی اللہ عنہ کو رب کریم نے تصرفات عطا کئے ہیں یا نہیں کہنے لگے جناب میں بھولا رہا مجھے توبہ کرائیے آج سے میں مکمل سُنّی مسلمان ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ ایکدم ایسی تبدیلی کیوں آگئی کہنے لگے کہ جب میں آپ کے پاس سے چلا تو آپ کے بازار سے میں دوسرے بازار میں گیا ہی تھا کہ بارش نے مجھے آلیا اور تمام کپڑے از حد بھیگ گئے بارش تھی کہ تھمنے کا نام نہ لیتی تھی کہ میں بر لب سڑک ایک مسجد (حافظ عبدالشکور صاحب مرحوم والی) میں داخل ہوگیا میں وہاں تنِ تنہا کھڑا تھا کہ وضو والی جگہ مجھے ایک بزرگ نظر آئے چہرے پر نقاب تھا میرے قریب آئے اور مجھ سے فرمانے لگے اِنّ

رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے ۔ اور فرمایا کہ کیا اس آیت پر تیرا ایمان نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے اور ساتھ ہی مجھ سے فرمانے لگے کہ بزرگوں کو آزمایا نہیں کرتے نبھان صاحب کہتے ہیں کہ میرے قلب پر ایک عجیب قسم کا رعب و دبدبہ طاری ہوا حتی کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا جب مجھے ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں مسجد کی صف پر لیٹا ہوا ہوں مسجد کی بجلی جل رہی ہے میرے پاس کوئی آدمی نہیں ہے بس بھائی الحمد للہ میں نے جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا پھر اپنے سابقہ گستاخانہ عقاید سے توبہ کی اور میرے پاس دو تین یوم رہے جب فقیر کہروڑ پکے سے واپس آیا پھر اجازت لے کر ملتان شریف چلے گئے میں سمجھتا ہوں کہ عین اسوقت جب کہ ایک گمراہ اور شاتم رسول گستاخیاں کر رہا تھا اور حضور کے مالک و مختار ہونے اور علم نزولِ غیث ہونے کا بڑی شد و مد سے انکار کر رہا تھا اس کے ٹھنڈ طلب کرنے پر رحمتِ عالم کی اثباتِ نزولِ غیث والی احادیث کی تحریر کے صدقے سے منٹ بھی نہیں بلکہ سیکنڈ میں بارانِ رحمت کا آکر جل تھل کر دینا اور سموم ہواؤں کا سمندری کے موسم کو مری و کوئٹہ کے موسم سے بدل دینا یہ کسی طرح بھی تائید ربانی اور معجزہ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کم نہیں یہ صاحب مسمّٰی جناب صوفی فتح محمد صاحب آج بھی چک نمبر ۳۱۴ دنیاپور کے علاقے میں اپنی زمین میں مکان بنائے ہوئے رہ رہے ہیں جسکا دل چاہے جا کر تصدیق کر لے ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔

Marfat.com

فضلِ رحمانی

ببرکت عرس سیدنا سرکارِ لاثانی علیپوری رضی اللہ عنہ

یہ پچھلے سال ان دنوں کا ذکر ہے جب گندم کے نرخ آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ اور بوجہ خشک سالی کے ملک میں قحط کے سے آثار پیدا ہو چکے تھے اور کافی صدقات و نماز استسقاء جگہ جگہ ادا کی جانے کے باوجود بارش کا ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا تھا کہ اچانک سُنا کہ محلّہ جھال خانوانہ میں قیومِ زمانی مرشد حقانی غواص بحرِ عرفانی شہبازِ لامکانی قندیلِ نورانی شیخِ طریقت بدرِ شریعت حضور فیضِ گنجور نورٌ علیٰ نور دستِ پناہِ عاصیاں ہادیٔ گم گشتگاں غوث زماں قطبِ دوراں سلسلۂ نقشبندیت کی روحِ رواں فیضدرجت حضرتِ قبلہ و کعبہ ملجاؤ ماویٰ ہادی و مولا پیر پیرانِ پیر دستگیر روشن ضمیر قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عرس سراپائے قدس ہو رہا ہے اللہ اللہ کرکے وہ گھڑیاں قریب آئیں اور عرس مقدس زیر سرپرستی فاضلِ جلیل عالم نبیل عالم و عامل بطلِ حُریت مجاہدِ مذہب و ملت فہیم و علیم صاحبِ قلب سلیم برادرِ طریقت حضرت علامہ مولانا ابوالوفا پیر محمد سلیم صاحب نقشبندی مجددی پوری شان و شوکت سے شروع ہو گیا عرس شریف کا پہلا دن ہے آج دن بھر کڑاکے کی دھوپ رہی ہے لیکن بوجہ موسم سرما ہونے کے محسوس نہیں ہوئی نماز عشاء ہو چکی ہے اور میرے آقائے نعمت فیضدرجت فاضلِ شریعت و

Marfat.com

و طریقت عالم معرفت و حقیقت بے کسوں کے کس اور بے بسوں کے بس مرشدِ کامل عالم و عامل نقشِ لاثانی فیضِ صمدانی حضرت قبلۂ دو عالم پیر و مرشد سیّدی و سندی الحاج حضرت قبلہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ کی انتظار ہے کہ حضرت قبلہ و کعبہ پیر زادہ سیّد عابد حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تشریف لانے پر مجمع سر و قد کھڑا ہو گیا اور اعلیحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد بر حق دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرنے والے گستاخِ رسول یعنی دیو کا سر قلم کر کے نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم کرنے والے رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ مصرع مجھے یاد آ گیا کہ

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ❊ تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضور قبلۂ دو عالم کی آمد آمد ہے شدید انتظار ہے مجمع کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے کہ میرے برادر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد سلیم صاحب نے فرمایا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں اور ڈیرے پر نماز عشاء ادا فرما رہے ہیں احباب نے اصرار کیا کہ قبلۂ دو عالم سٹیج پر تشریف لے آئیں تاکہ جمال عام ہو جائے ابھی عشاقانِ جمال مرشد کامل عرض معروض میں مبتلا ہیں کہ حضرت مولانا محمد سلیم صاحب خطیب جامع مسجد جھال خانوانہ بھی پورے محبت و پیار کے ساتھ تمام پیر بھائیوں کے اشتیاق جمال کا ذوق و شوق پورا کرانے کی غرض سے عرض پیش کرنے کے لیئے پھر چل پڑتے ہیں ایک خنک سی ہوا ان کا استقبال کرتی ہے اور ابھی آستانے راہ ہی میں ہیں کہ بارانِ رحمت کا نزول شروع ہو جاتا ہے اور یہاں مسجد میں مجمع میں سے اکثر لوگ

Marfat.com

اس بارانِ رحمت کو حضور قبلہ عالم کی دوہری کرامت سے موسوم فرما رہے ہیں ایک تو اسطرح کہ گو موسم صاف تھا بادلوں کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا مگر حضور قبلۂ دو عالم کی آمد پہ بارانِ رحمت بھی آگئی دوسرا یہ کہ گو بادل موجود نہیں بارش کا بظاہر کوئی عنوان نظر نہیں آرہا مگر مقبول بارگاہِ الٰہی منشائے ایزدی سے واقف ہیں اور جان گئے ہیں کہ آج رحمتِ الٰہی جوش میں آرہی ہے لہٰذا بارش ہوگی چنانچہ حضور قبلۂ دو عالم کے نماز ادا فرماتے فرماتے لائلپور میں ایسی بارش ہوئی کہ مری و کوئٹہ کی سی ٹھنڈ پیدا ہوگئی عرس لاثانی کی یہ برکت ہوئی کہ بوجہ بارش کے اگلے روز اکثر لوگوں سے سنا کہ عرس نے تو جہاں آباد کر دیا معلوم ہوا کہ نزول غیث کا علم انبیاء و اولیاء کو ایک طرف اور یوں کہنا کہ حضور پر نور کو بارش کا علم نہیں ہے کہ کب ہوگی تو ایک طرف اس واقعہ سے اور سیدہ عائشہ صدیقہ کے روضۂ اطہر کی چھت منورہ کی اینٹ والے واقعہ اور صحابی کی عرض پر حضور علیہ السلام کی دعا غرضیکہ ان تمام واقعات سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ بارش کا حضور کو یا دیگر اولیاء اللہ کو علم ہونا تو ایک طرف بارش کو اللہ تعالےٰ نے یہ علم دے رکھا ہے کہ جہاں میرے محبوب یا محبوب کے کسی محبوب کا اشارہ ہو تو تیرا فرض ہے کہ وہاں حاضر ہو کر ان کی قدمبوسی کر فقیر یہ عرض کرتا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ ان کے اشارۂ ابرو پہ بارش قدمبوسی کے لئے حاضری ہی دیتی ہے نہیں نہیں بلکہ اگر یہ مقبولانِ بارگاہ الٰہی تشریف لے جائیں اور وہاں نزولِ بارانِ رحمت بھی ہو رہا ہو اور ان کی رضا ہو کہ اب بارش رُک جائے تو رُک بھی جاتی ہے خود حضور کا یہ فرمانا کہ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا کہ خدایا اب ہم پر نہیں بلکہ ارد گرد اور پھر مدینۂ منورہ کے اندر نہیں بلکہ ارد گرد بارش

Marfat.com

کا ہونا اس چیز کا ثبوت ہے کہ ان کی مرضی سے نزولِ غیث ہوتا بھی ہے اور رُکتا بھی ہے۔

مُشاہدۂ ذاتی حضرتِ مُحدّثِ اعظم پاکستان رضی اللہ عنہ

کی ایک

کرامت

یہ ۱۹۶۲ء کے ان دنوں کا واقعہ ہے کہ جن دنوں میں گندم کی کٹائی ہو چکی تھی سمندری میں پہلا سالانہ عرس مُبارک نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معین کیا گیا ہے ملک کے مشاہیر علماء و نعت خواں و مشائخینِ کرام جلوہ افروز ہونے والے ہیں اور سمندری کے نور محمد پارک میں عرس کا اہتمام ہے آج پارک بھی بوجہ بجلی کی ٹیوبوں و قمقموں کے بقعۂ نور بنا ہوا ہے دن کی دونوں نشستیں قبل از ظہر و بعد از نماز ظہر بخوبی انجام پا چکی ہیں کہ اچانک عصر کے بعد اور مغرب سے قبل آندھی اور بارش آجاتی ہے باوجود موسم کے ناسازگار ہونے کے اہلِ سنت و جماعت سمندری و گردونواح کے احباب کے چہرے فرطِ مسرت سے تمتما رہے ہیں علم ہے کہ بظاہر بارش سے گندم کے بندھے ہوئے گٹھوں کو نقصان پہنچے گا مگر اللہ رے محبت لوگ آج ہوا سے اڑنے والے خاک کے ذروں کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اور بارانِ رحمت کے قطروں کو رحمت بھرا تبرک سمجھ کر اپنے اوپر لے رہے

Marfat.com

ہیں سبحان اللہ یہ کونسی چیز ہے جو ان سے ایسا کروا رہی ہے محبت محبت اور بس محبت۔

محبت بخشدی روشن ضمیری ✲ بناوے رومی جامی تے نظیری

آج گاؤں۔ قصبوں اور شہروں سے دنیا ہے کہ کھنچی چلی آرہی ہے ہر صغیر و کبیر برناؤ پیر کی زبان پر صرف اور صرف ایک ہی جملہ ہے سُنیت کا رکھوالا حجۃ الاسلام کی چشمانِ مبارک کا اجالا عشق نبوت و رسالت سے سرشار عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا علمبر دار کس وقت تشریف لائیگا لیجئے اب تو بارش بھی رُک گئی لیکن چند منٹوں کے لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا رب کریم نے اسکو روک کر اپنے محبوب کے محبوب کا مکمل استقبال کرانے کا موقع فراہم کیا ہے۔ لیجئے اذانِ مغرب بھی ہو گئی احبابِ اہلسنت و جماعت نے جہاں جہاں جگہ میسر آئی نماز مغرب ادا کی پھر اڈہ لاریاں پر رش ہوتا گیا اب یہ رش بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے چونکہ دوکاندار احباب بھی فارغ ہو چکے ہیں اور وہ بھی استقبال کرنے والوں میں شامل ہو رہے ہیں ایک جم غفیر ہو چکا ہے یہ لیجئے وہ لاری دور ہی سے ہارن دیتی چلی آرہی ہے۔ غلام رسول عُرف تبرک سائیں نے لاری میں سے رومال نکال کر اشارہ کیا کہ مبارک ہو حضور قبلہ حضرت مُحدّث اعظم پاکستان تشریف لے آئے ہیں سمندری کے اڈے پر سے بڑے بڑے امراؤ وزراء بھی گذرے ہونگے لیکن یہ پہل پہل اس نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہو گی گاڑی رُکتی ہے اور فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ۔ نعرۂ غوثیہ یا غوثِ اعظم کے نورانی نعروں سے گونج اٹھتی ہے پروانے مُحدّثِ اعظم پاکستان زندہ باد حضرت قبلہ شیخ المحدثین

زندہ باد نیز عاشقِ رسول زندہ باد کے نعرے لگا رہے ہیں حضور احباب سے ملتے ہوئے فقیر کی طرف تشریف لائے معانقہ سے نوازا فقیر نے دست بوسی کی، پھر نماز مغرب اڈے والی چھوٹی مسجد میں ادا کی اور اسکے بعد بصورت جلوس یہ رضوی دلہار اوی محلہ کی سُنّی رضوی جامع مسجد میں تشریف لائے دو نفل ادا کئے پھر جناب نور محمد صاحب بنولہ فروش کے مکان پر کہ جہاں حضور کی نشست گاہ بنی ہوئی تھی وہاں قدم رنجہ فرمایا احباب کا تانتا بندھا ہوا ہے کوئی آرہا ہے کوئی جارہا ہے اور حضور ہر ایک سُنّی سے خوش ہو کر ملتے ہیں اور حسب العادت کریمہ طیّب طیّب فرما کر مُسکراہٹ کے ساتھ اس فقیر پر توجہ فرماتے جاتے اور نیک دعائیں فرماتے جاتے ہیں۔ یہ لیجئے آندھی و بارش شروع ہو چکی ہے احباب بارش میں بھیگ تو رہے ہیں مگر جانے کا نام تک نہیں لیتے بارش زوروں پر ہے حضور قبلۂ عالم نے جب محفلِ میلاد کی نزاکت اور اہلسنّت وجماعت کی ہمّت اور بارش کی کثرت کو ملاحظہ فرمایا تو فقیر کو یاد فرمایا غازی اے مولانا غازی صاحب ادھر تشریف لاؤ میں قربان جاؤں مجھے کیسے نوازا کرتے تھے رضی اللہ تعالےٰ عنہ فقیر کا دروازے سے ہٹنا ہی تھا کہ احباب نے اندر آنا شروع کر دیا فقیر کے دل میں تھا کہ اب محفل عرس مبارک نہیں ہو گی۔

لیکن حضور میری قلبیہ بات سے فوراً آگاہ ہو جاتے ہیں اور ایک بابا جی جو غالباً وضع وقطع سے زمیندار معلوم ہوتے تھے کو نزدیک بلا کر فرماتے ہیں کہ بابا جی گندم کی کٹائی ہو چکی ہے عرض کیا جی حضور گندم مکمل طور پر کٹ کر ابھی باہر کھیتوں میں پڑی ہوئی ہے حضور قبلۂ عالم نے فرمایا کیا آپ حضرات کو بارش کی ضرورت ہے۔

بابا جی کے ساتھ حاضرین نے ان کے ہمنوا بن کر عرض پیش کی کہ حضور ہمیں مال ذ

Marfat.com

اسباب کا اتنا فکر نہیں ہم کوئی کہیں سے کوئی کہیں سے پیارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرے سننے کے لئے آئے ہیں اگر بارش یونہی جاری رہی تو پھر عرسِ پاک میں ہم آپ کے ارشادات سننے سے محروم رہ جائیں گے آپ نے زیرلب تبسم فرمایا اور قدرے وقفہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ فرشتے جتنے بھی ہیں پیارے رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم ہیں بارش برسانے والے ہوا چلانے والے تمام فرشتے حضور کے خادم ہیں اور یہ محفل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل ہے اگر ان کو منظور ہوگا تو اپنے خادم ہوا کے اور اپنے خادم بارش کے فرشتوں کو فرمان جاری فرمادیں گے کہ بارش بند کردو محفلِ میلاد ہونے دو پھر بارش بند ہوگی ہوگی کیوں نہ ہوگی۔ بس اتنا فرمانا تھا کہ بارش ایسی رُکی کہ جیسے شروع ہی نہ ہوئی تھی ہوا میٹھی میٹھی چلنی شروع ہو گئی قصبہ سمندری اور گردونواح کے ہزاروں مسلمان گواہ ہیں کہ پھر حضور قبلۂ عالم کے تمام بیان کے دوران میٹھی میٹھی ہوا تو ضرور چلی مگر بارش نہیں آئی۔ یہ ہے اولیاء اللہ کی کرامت ایک ولی کامل کی آمد پر بارش کی تمنا ہے بارانِ رحمت نازل ہوتی اور شرفِ قدمبوسی حاصل کرتی ہے دوسرے ولی کامل کی آمد پر گندم کی کٹائی ہوکر گندم ابھی کھلیانوں میں پڑی ہوئی ہے دوسرے انہوں نے محفلِ میلاد میں ذکرِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کرنا ہے احباب کے ملے جُلے جذبات ہیں کوئی کہتا ہے گندم خراب ہو جائے گی کوئی کہتا ہے محفل نہ ہو سکے گی تو یہی بارش بند ہو جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ ان اللہ والوں کو نزول غیث تو ایک طرف یہ تو ایسے مقبول بارگاہ الٰہیہ ہیں کہ بارش کو اللہ کریم نے ان کے تابع فرمان کر دیا ہے۔

Marfat.com

الحمد للہ کہ قاسمی صاحب فقیر نے آپ کی طرف سے پیش کردہ حدیثیں تمہاری ذاتی رائے کے تانے بانے کو قرآن و حدیث و مشاہدات و واقعاتِ ذاتیہ کی روشنی میں تار تار کر دیا آپ نے جتنی بھی احادیث پیش کی ہیں ان پہ ہمارا ایمان ہے لیکن آپ کی طرح نہیں کہ حسبِ مرضی و منشاء عنوان قائم کر کے تمام مفسرین و محدثین امت کے خلاف ایک نیا ترجمہ کر کے نیا مذہب تیار کر لیا بلکہ ہمارا ان تمام احادیث یا جو آگے احادیث آرہی ہیں ان پر اسطرح ایمان ہے کہ جسطرح سلف صالحین علمائے متقدمین جملہ اولیائے کاملین کا تھا اور ہے۔ قاسمی صاحب طریقت کے لحاظ سے آیئں اور حضرت داتا علی ہجویری۔ خواجہ معین الدین اجمیری۔ باوا فرید گنج شکر۔ گولڑہ شریف۔ علی پور سیداں وچورہ شریف سلطان العارفین سلطان باہو شریف۔ شرقپور یا سیال شریف غرضیکہ جتنے بھی آستانے ہیں وہاں جا کر دیکھیں کہ آج بھی اولیائے کاملین کہ جن کے دم قدم سے مسندِ رُشد و ہدایت میں چمن آرائیاں ہیں ان کے کیا عقائد ہیں۔

فقیر نے علم ماذا تکسبُ غدا۔ علم ما فی الارحام و علم نزولِ غیث۔ علم قیامت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں انبیاء و اولیاء کے لئے ثابت کر دیا اب انشاء اللہ بقایا ایک شق کہ موت کہاں آئیگی یا کب آئیگی کی احادیث پیش کرتا ہے۔

مفاتیح الغیب کی جزویات اربعہ پر فقیر نے احادیث طیبات سے اپنے مسلک کے دلائل پیش کئے کہ اللہ تبارک و تعالٰے نے مفاتیح الغیب میں سے جزویات اربعہ کا علم اپنے انبیاء خصوصاً جناب مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کو عطا فرمایا اب فقیر علوم خمسہ کی جزو خمسہ یعنی بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ پر احادیث طیبات پیش کرتا ہے۔

Marfat.com

قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا جَاوَزَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخِذَ بِاَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ۔ (خصائص کبریٰ ص۱۹۱، ابوداؤد ص۸، مسلم شریف ص۱۰۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل فلاں کے گرنے کی جگہ اور آپ نے اپنے دستِ مبارک کو زمین پر رکھا یہ ہے فلاں کے کل گرنے کی جگہ اور آپ نے اپنا دستِ کرم زمین پر رکھا۔ آپ یعنی حضرتِ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس قبضۂ قدرت میں میری جان ہے پیارے حبیب پاک کے ارشادات اور نشاناتِ دستِ مبارکہ سے کہ جن آدمیوں کے متعلق نشاندہی فرمائی تھی ذرا بھی پس وپیش نہیں ہوا تو بمطابق حکم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیروں سے پکڑ کر گھسیٹا اور قلیبِ بدر میں ڈالا گیا۔

بعض کتبِ احادیث میں یہانتک موجود ہے کہ اس ارشاد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن کفار کے متعلق حضور علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ فرار ہو گئے تھے لیکن اگلے روز میدانِ جنگ میں آ کر بالکل بعین ہی اسی جگہ ہر ہر کافر گرا جس جس جگہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے فلاں یہاں گرے گا اور مرے گا بالکل ارشاداتِ مصطفوی کے مطابق ہر ہر کافر لعینہ وہیں گرا پڑا دیکھا گیا۔

59775

Marfat.com

قاسمی صاحب تُف ہے ایسی ذہنیت و علمیت و اکابر پرستی پر کہ ان کی اندھی تقلید میں آنکھیں بند کر کے بلا تحقیق راگ الاپے جا رہے ہو افسوس تمہاری اس مُسلمانی پر کہ وہ مسئلہ جو کفار سنیں اور اس پر یقین لاکر فرار تک ہو جائیں لیکن آپ کلمہ بھی پڑھیں اور پھر کلمہ پڑھنے کے بعد عقیدہ کفار سے بھی بدتر ہو کہ حضور کو یا مخلوق میں سے کسی نبی یا ولی کو یہ پتہ نہیں کہ موت کہاں آئے گی اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ ان تمام احادیث سے کہ جن میں انبیاء خصوصاً حضرتِ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیئے حصول عُلومِ خمسہ کا ثبوت موجود ہے ان سے چشم پوشی اختیار کی جائے اور یہ چشم پوشی کرنے والے کوئی یہودی یا نصرانی نہ ہوں بلکہ آپ جیسے بڑے بڑے اسلام کے ٹھیکے دار اور بزعمِ خود عالم و علامے و فاضلانِ دیو بند اور نہ جانے کیا کیا کہلانے والے ہوں۔ کچھ خوفِ خدا کیجئے قبر یا حشر و نشر میں یہ مُلّاں ملانے کام نہیں آئیں گے وہاں تو فقط شفاعتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناءٔ ہی کام آوے گی اور ان کی شانِ محبوبی کا مظاہرہ ہوگا۔

؎ فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

(حضرت حسن رضا رضی اللہ عنہ)

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرُوْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹)

حضرت عبد اللہ بن عمرو روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اُتریں گے اور نکاح فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی اور پینتالیس ۴۵ سال قیام فرماویں گے پھر ان کا وصال باکمال ہوگا اور میرے مقبرے میں میری قبر کے ساتھ دفن کئے جائیں گے مشکوٰۃ شریف میں یہ حوالہ موجود ہونے کے علاوہ بھی دیگر کتب احادیث میں بمضمون واحد یا کچھ اضافہ کے ساتھ یہ حوالہ موجود ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۰۸ ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۰۶ و ۳۰۸ -

بہرحال ابن ماجہ - مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف جیسی معتبر کتب احادیث کے اس حوالہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عِلم مافی غدٍ و علمِ ما فی الارحام اور علم بایِّ ارضٍ تموت بخوبی اظہر من الشمس نظر آرہا ہے مگر جس کی آنکھوں کے آگے جہالت کے شیشے اڑے ہوئے ہوں وہ بے چارہ کیا جانے عیسیٰ علیہ السلام کی کل قربِ قیامت کے قریب اطلاعِ نزول علمِ ما فی غدٍ میں شامل ہے دیگر آپ کا شادی کرنا اور پھر اس منکوحہ زوجہ سے اولاد کا ہونا یہ عِلم ما فی الارحام ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کی بمع جائے دفن اطلاع دینا یہ عِلم بایِّ ارضٍ تموت میں شامل ہے قاسمی صاحب کی تسلی کے لئے اور ان سے ازراہِ ہدایت و ہمدردی وہ جہاں بھی ممکن و مناسب سمجھیں فقیر اپنے تمام پیش کردہ حوالے دکھانے کو تیار ہے -

؎ شاید کہ اتر جائیں تیرے دل میں یہ اثبات

قاسمی صاحب کتبِ احادیث میں یہ حوالے ملاحظہ کر کے پھر جواب دیں کہ حدیث شریف نمبر ۲۱ میں مفاتیح الغیب یعنی علومِ خمسہ جو کہ بایں نوع کہ ذاتی

Marfat.com

طور پر صرف پروردگارِ عالم ہی جانتا ہے اسکا خاصہ ہے لیکن جہاں تک اس کی عطا کا تعلق ہے اس پر مثبتَت براہین قطعیات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے انبیاء خصوصاً حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کو بھی علومِ خمسہ عطا فرمائے ہیں اور آپ کی توجہؐ پاک کے فیضان کے صدقے سے آپ کے صحابۂ کرام اولیائے عظام کو بھی یہ علوم بعطائے الٰہی حاصل ہیں اور اسکا منکر مسٹر پرویز جیسے منکر حدیث ہی کی جماعت کا ایک رکن ہے جو کہ علومِ خمسہ و توحید باری کی آڑ میں صرف ایک حدیث پاک پر اور وہ بھی حسب منشائے ذاتی عنوان قائم کرکے بظاہر اقرار کرتا نظر آرہا ہے لیکن درحقیقت اس نے اسکا ترجمہ و مطلب اپنے مخصوص نظریات کے مطابق کرکے تمام محدثین و مفسرین علمائے امت و فقہائے مِلّت کے اس ترجمہ کا کہ جس پر تمام امت کا اجماع ہے انکار کرکے دین میں ایک نئی راہ پیدا کی ہے جو کہ سراسر ضلالت و گمراہی ہے اور شارع علیہ السلام کی منشائے مبارکہ کی مخالفت اور دیوبندی قاسمی۔ انبیٹھوی۔ گنگوہی۔ مودودی۔ احراری ملاؤں کی موافقت پر مبنی ہے۔

قاسمی جی رب کے محبوب دانائے غیوب منزہ من کل العیوب پر اور آپکی حدیث کے مقابلہ میں دنیا کے کسی شیخ الاسلام یا شیخ الھند شیخ القرآن و شیخ الحدیث کی رائے کو برتر و بالا [illegible] وافضل واعلیٰ سمجھنا کیا یہ کفر نہیں ہے تو اور کیا ہے حدیث نمبر ۲۱ کے ترجمہ میں آپ نے حضور علیہ السلام کے لئے علومِ خمسہ و دیگر علم غیب شریف کی عطا سے قطعاً انکار کرکے جیسا کہ تمہارے عنوان و ترجمہ سے ظاہر ہے اور اس پر غضب یہ کہ حدیث شریف ۲۲ سے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالٰے عنہا پر بہتان تراش کر کہ ان کی منشاء کے خلاف یہ ترجمہ کر کے کہ وہ ایسے شخص کو کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کل کی بات جانتے ہیں وہ مفتری ہے کیا کفر نہیں کیا۔

کیا حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہا اپنے والدِ ماجد سے عِلم ما فی غدٍ وعِلم ما فی الارحام سُنکر یقین کر کے بیس وسق کھجوروں کو اس وقت تک کہ جب تک کہ ان کی تیسری ہمشیرہ تولد نہیں ہوئیں تقسیم کر چکی تھیں کہ جو وراثتِ پدری تھی اور جس میں یہ تیسری ہمشیرہ بھی حق وراثت رکھتی تھیں نہیں اور یقیناً نہیں تو قاسمی جی ام المؤمنین جو کہ اپنے والد سے عِلم ماذا تکسب غدٍ وعِلم ما فی الارحام سنیں اور پھر اس پر ایسا یقین کامل رکھیں کہ وراثتِ پدری تا وقتِ تولد ہمشیرہ تقسیم ہی نہ کریں کیا ان کی حدیث کا وہی مطلب ومنشا ہوگا جو آپ نے اربعین میں تحریر کر کے امتِ رسول کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

جب تک آپ مائی صاحبہ والی اُس حدیث پاک میں کہ جو بطرز اربعین آپ کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۲۲ ہے کے ترجمے میں ذاتی وعطائی کا فرق ملحوظ خاطر نہ کریں اور کرائیں گے اس وقت تک معاذ اللہ معاذ اللہ آپ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ پر بوجہ خود عِلم ما فی غدٍ وعلم ما فی الارحام کے دعوے دار ہونے کے افتراء کا دعویٰ باندھ کر مودودی کی طرح جاہل وگمراہ اور شیعوں کی طرح تبرائی دشمنِ صداقتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ومنکر صداقتِ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا ہی رہیں گے۔

Marfat.com

الحمدللہ ہم اہلسنت وجماعت قرآن وحدیث کے شارح ان مفسرین و محدثین کے وضع کردہ قانون پر کہ جس پر خیر القرون سے لے کر آج تک تمام امت کے علمائے عاملین اور اولیائے کاملین کا عمل رہا عمل کرتے ہوئے مائی صاحبہ کی طرف سے کتب احادیث میں آمدہ دونوں روایات پر یقین محکم اور ایمان کامل رکھ کر حُبِ صحابہ اور محبتِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا پورا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ مائی صاحبہ کے اس ارشاد کا کہ وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰہِ الْفِرْیَۃَ کا واقعی اور یقینی یہی مطلب ہے کہ جو شخص رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ خود کل کے واقعات جانتے تھے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے فتوے کے مطابق واقعی وہ بہت بڑا مفتری ہے اور جہاں تک اللہ کی عطا سے کل کے واقعات جاننے کا تعلق ہے اس پر مائی صاحبہ کا اپنا یہ ایمان ہے کہ یہ بالکل صحیح ہے اور ایسے عقیدہ والا پکا اور سچا مؤمن ہے جیسا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی آپ ہی کی روایت کردہ حدیث میں اپنے والد ماجد کے علم ما فی غدٍ وعلمِ ما فی الارحام کے دعویدار ہونے پر آپ کا سکوت اور بایں یقین کہ یقیناً میرے والد ماجد کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے علم ما فی غدٍ اور علم ما فی الارحام حاصل ہے وراثتِ پدری کی تقسیم کو تا تولدِ ہمشیرہ رد کے رکھنا اس عقیدہ کا متحمل ہے کہ آپ کا یقین ہے کہ ذاتی طور پر یہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے مگر بعطائے الٰہی تو میرے والد محترم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

Marfat.com

بھی جانتے ہیں لہذا جو شخص کسی غیر کے لیئے خواہ وہ رسولِ پاک علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوں یہ عقیدہ رکھے کہ آپ بھی بغیر عطائے الٰہی کے کل کے واقعات جانتے ہیں وہ سب سے بڑا مفتری وکذاب ہے کیونکہ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے کہ آپ فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمین وآسمان کی مخلوق غیب نہیں جانتی مگر اللہ جو کہ خالق ہے وہ جانتا ہے چونکہ اس نے ہر شے کو تخلیق فرمایا۔

قاسمی صاحب اس حدیث پاک میں ان نجومیوں اور رمالوں کا جو کہ بذریعہ نجوم ورمل یا فال کے علمِ غیب کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا رد موجود ہے نہ کہ جیسا کہ آپ نے سمجھا ہے کہ علم غیب انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسکے قائلین کا رد۔ اللہ کریم ہر ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر اس پر اسی طرح کہ جس طرح صاحبِ حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کا منشیٰ ہو یقین کامل لاکر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے علمِ باقی ارضِ نموت کی اس سے بڑی اور اہم دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رَاَیْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب میں نے خواب میں رسولِ پاک علیہ السلام کو دیکھا اور آپ کا سر اقدس وداڑھی مبارک غبار آلود ہے فَقُلْتُ مَا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے مقدس وبرگزیدہ رسول یہ کیا وجہ ہے قَالَ شَھِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا فرمایا میں کربلا سے ابھی آرہا ہوں امام عالیمقام سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

شہید کر دیئے گئے ہیں۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۱۸)

کیوں قاسمی صاحب اب تو علم بایّ ارض تموت بہر نوع بمع جائے شہادت کے ثابت ہوگیا اب تو ایمان لاکر اپنے مؤمن ہونے کا ثبوت فراہم کیجئے اور آئیے فقیر مزید یہ بھی دکھائے دیتا ہے کہ علم بایّ ارضٍ تموت حضور کے صدقے سے حضور کے پیارے ہدایت کے ستارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو بھی حاصل ہے یہ دیکھئے بخاری شریف عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ

(بخاری جلد اول صـ۱۸۰)

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے موقع پر رات کو میرے والد نے مجھے بلاکر کہا کہ بیٹا صبح سب سے اول میں شہید کیا جاؤں گا پس صبح سب سے اول آپ ہی شہید ہوئے۔

بلکہ علم بایّ ارضٍ تموت کا مسئلہ اتنا پکا و مضبوط ہے کہ جمال الاولیاء میں امتِ دیوبندیہ کے حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اسکو اولیائے کاملین صحابۂ مہدین کے لئے تحریر کیا ہے یہ دیکھئے کتاب جمال الاولیاء حضرت فاروق اعظم فاتح روم وعجم کی کرامتوں میں سے یہ کرامت نقل کرتے ہیں کہ آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے عرض کیا جُمرہ (انگارا) فرمایا تیرا باپ کون ہے اس نے عرض کیا میں شہاب کا بیٹا ہوں فرمایا کس قبیلہ سے ہو عرض کیا حرقہ (سوزش) میں سے فرمایا وطن کیا ہے

Marfat.com

عرض کیا حرہ (حرارت والا) فرمایا کونسا محلہ عرض کیا ذات نطی (شعلہ والا) فرمایا جلد گھر والوں کے پاس پہنچو کہ وہ سب کے سب جل گئے ہیں اور ایسا ہی ہوا تھا

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۷، ۲۶ مصنفہ اشرفعلی تھانوی)

حوالہ ۲: محمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ (شہر رباط والے) لکھتے ہیں کہ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ کے خادم نے افریقہ میں ایک طویل سفر کیا اس کے گھر والوں کو یہ اطلاع ملی وہ مرگیا وہ بہت شکستہ دل ہوئے اور استاد کے پاس آئے آپ نے کچھ دیر سر جھکایا اور فرمایا وہ افریقہ میں ہے مرا نہیں عرض کیا گیا کہ اس کے مرنے کی اطلاع آئی ہے فرمایا میں نے جنت میں دیکھا اسے وہاں نہیں پایا اور میرا درویش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا پھر اسکے زندہ ہونے کی خبر آگئی اور ایک عرصہ بعد وہ خود بھی آگیا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۱۰ مصنفہ اشرفعلی تھانوی)

کہیے قاسمی صاحب اب تو تھانوی جی کا تحریر کردہ حوالہ بھی مل گیا کہ علم باِیّ ارضٍ تموت تو ایک طرف ان کو تو مر جانے کے بعد کے نتیجہ یعنی جنت دوزخ کا بھی علم ہے بلکہ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ ملاحظہ کیجیے کہ فرما رہے ہیں کہ میں نے جنت میں دیکھا تو اسے وہاں نہیں پایا اور میرا درویش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا سچ کہا قلندر لاہوری علامہ اقبال مرحوم نے

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں!

قاسمی صاحب سٹیج سے کسی کو مطعون کرنا اس پر سوقیانہ حملے کرنا میرا سیانہ

Marfat.com

پھبتیاں کسنا بڑا آسان کام ہے لیکن میدان تصنیف و تالیف کے لئے قرآن و حدیث فقہ و تفسیر اجماع امت کا مطالعہ و مشاہدہ لازم ملزوم ہے جو کہ آپ کے بس کا روگ نہیں کاش کہ آپ لباس علماء زیب تن کر کے علماء کو بدنام نہ کرتے اربعین رسلیا میں تفسیر بالرائے و ذاتی استدلال سے قبل آپ نے کتبِ احادیث ملاحظہ کی ہوتیں اقوال علمائے خیر القرون آپ کے پیشِ نظر ہوتے یا کم از کم اگر آپ کتب احادیث یا تفسیر و فقہ سے بالکل ایسے ہی نابلد تھے تو کم از کم اپنے مولویوں کے اردو رسالے ہی دیکھ لیئے ہوتے اگر آپ نے یہ اردو رسالے بھی ملاحظہ کئے ہوتے تو آج آپ جاہلوں کی صفوں میں صف آراء نظر نہ آتے اور تمام کتب احادیث و مفسرین و محدثین جملہ اولیائے عظام و علمائے کرام مسئلہ علومِ خمسہ میں آپ کے دعویٰ کے خلاف صف بستہ ہو کر شہادتیں دیتے نظر نہ آتے اور آپ کو یہ حیرت انگیز ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔

الحمد للہ کہ مسئلہ علمِ غیب عطائی خصوصاً مفاتیح الغیب یعنی علوم خمسہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بالکل واضح ہو گیا اور یہ بخوبی صراحت ہو گئی کہ قاسمی جی کی پیش کردہ حدیث شریف ۲۱ کہ جس سے انہوں نے علومِ خمسہ کو ذاتِ باری سے مختص قرار دیا ہے وہ بایں معنی مختص ہے کہ ذاتِ باری اِسے خود جانتی ہے لیکن جہاں تک انبیاء و اولیاء خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سوال ہے تو ان مبارک و نورانی ہستیوں کو اس نے یہ علوم اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے ہیں۔

دیگر قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبر ۲۲ میں سیدہ عائشہ

Marfat.com

پر اتہام کا جواب بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی طرف سے پیش کردہ حدیث تقسیم وراثتِ پدری سے بخوبی واضح ہوگیا کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ جس شخص نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات بذاتہ بلا اطلاع الٰہی جانتے ہیں وہ سب سے بڑا مفتری وکذاب ہے یہ بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ ہر نبی یا صحابی یا ولی حصول علمِ غیب خصوصاً علومِ خمسہ میں اللہ تعالٰی کا محتاج ہے جو شخص کسی نبی یا ولی یا کسی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ایک ذرہ یا ایک قطرہ حتیٰ کہ ایک درخت کے پتے کا بھی علمِ ذاتی بلا اطلاع خداوندی تسلیم کرے ہمارے نزدیک مشرک ہے اسی طرح جو بعطائے الٰہی انبیاء علیہم السلام خصوصاً جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب شریف عطائی خصوصاً علومِ خمسہ کا انکار کرے وہ صدہا آیات و احادیث نبویہ کا منکر وکافر ہے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کسی نبی یا ولی کے لئے نہ تو علمِ غیب ذاتی کہ جو خاصۂ ذاتِ خداوندی ہے، کے قائل ہیں اور نہ علم غیب نبوی عطائی کہ جس کی صراحت قرآن وحدیث میں موجود ہے، کے منکر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب عطائی کا اِنکار کرنے والا جھوٹا ہے

بجواب قاسمی صاحب

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب سمجھنے والا جھوٹا ہے

قاسمی صاحب نے یہاں بھی ترجمہ میں اسی طرح خیانت فریب ودھوکہ دہی

Marfat.com

تمام تفاسیر و احادیث سے چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے عنوان بالا قائم کر کے پھر حدیث نمبر ۲۳ کے بعد یہ عربی عبارت تحریر کر کے کہ وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (بخاری)، پھر یوں ترجمہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ جو تجھے یہ بتائے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو وہ شخص جھوٹا ہے کیونکہ وہ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کے سوا غیب کوئی بھی نہیں جانتا۔

یہاں بھی قاسمی صاحب نے اپنی جہالت کا وہی پرانا اصول استعمال کیا ہے اس بے چارے کو کیا پتہ کہ قرآن کریم جس میں یہ آیت کریمہ یا دوسری اس جیسی آیاتِ مبارکہ موجود ہیں ان کے متعلق وہی ذاتی یا عطائی کا فرق پیشِ نظر رکھنا ہوگا مائی صاحبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا یہاں بھی علم غیب ذاتی کی نفی فرما رہی ہیں کہ جو شخص تجھے یہ بتائے کہ وہ یعنی نبی کریم خود ذاتی طور پر بغیر اطلاع الٰہی غیب جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے جب تک مائی صاحبہ کی پیش فرمودہ حدیث مبارک میں شامل شدہ یہ آیت یا اس جیسی دیگر آیات مثلاً

۱:- قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ تم فرما دو زمین و آسمان میں کوئی غیب نہیں جانتا اللہ کے سوا۔

۲:- عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ۔ اس رب کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔

۳:- وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۔ اور اگر میں غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا۔

Marfat.com

قاسمی صاحب آن آیات یا ان جیسی وہ بہت سی آیات کہ جن میں بندوں سے علمِ غیب کی نفی موجود ہے جبتک ان میں ذاتی وعطائی کی قید شامل نہ کروگے تو قرآنِ مجید پر تمہارا ایمان کامل نہیں ہوگا چنانچہ مفسرین نے بھی یہی صراحت فرمائی ہے جیساکہ فرماتے ہیں لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ تَكُوْنُ فِيْهِ دَلَالَةٌ اِنَّ الْغَيْبَ بِالْاِسْتِقْلَالِ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ۔

(تفسیر نیشاپور)

یعنی جو علمِ غیب بالاستقلال بذاتِ خود ہو وہ اللہ کے ساتھ خاص ہے آیت کے یہی معنی ہیں۔

دیگر جیسے کہ جمل شرح جلالین میں موجود ہے اَلْمَعْنٰى لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اَنْ يَّطْلَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (تفسیر خازن و تفسیر جمل زیرِ آیت مذکورہ)

یعنی جو آیہ کریمہ میں ارشاد ہوا کہ کہدو یارسول اللہ میں غیب نہیں جانتا اس کے معنی یہ ہیں کہ بلا اطلاعِ الٰہی نہیں جانتا۔

جب تک حدیث مذکورہ میں آپ ذاتی وعطائی کے فرق کو ملحوظ خاطر نہ رکھیں گے اسوقت تک کلامِ الٰہی کی اُن دوسری آیات پر کہ جن میں نبی کریم یا دیگر انبیاء کے لئے عطائے علمِ غیب ثابت ہے آپ کا ان پر ایمان کامل ہونا تو ایک طرف ان کا انکار لازم آئے گا جو کہ کفر ہے۔

اب ذرا وہ آیات ملاحظہ کیجئے کہ جن میں انبیائے کرام خصوصًا حبیبِ کبریا بادشاہِ ہر دوسرا جناب محمد مصطفٰے علیہ السلام کے لئے علمِ غیب عطائی ثابت ہے وہ یہ ہیں مثلاً

۱:۔ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۔ عیسیٰ علیہ السلام

فرماتے ہیں خبر دیتا ہوں میں تمہیں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جمع کرتے ہو۔

۲ :۔ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اور جو میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

۳ :۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ اور سکھا دیا آپکو وہ جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

۴ :۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ اللہ غیب کا جاننے والا ہے پس نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

۵ :۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔ اور وہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

لہذا قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف ۲۳ میں جس علم غیب کی نفی کا ذکر مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا ہے اس سے بھی علم غیب ذاتی ہی کی نفی مراد ہے جبکہ الحمد للہ کوئی بھی قائل نہیں۔

ورنہ اگر بقول قاسمی جی کے معاذ اللہ اگر مائی صاحبہ مطلقاً علمِ غیب مصطفٰے عطائی کی منکرہ ہوتیں تو ستاروں کے اُس ان گنت لشکر کو ملاحظہ فرمانے کے بعد کہ جو ان لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ جن لشکروں کے متعلق خالقِ کائنات کا صاف صاف ارشاد موجود ہے کہ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ کہ اللہ کے لشکر کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حضور پرنور سے یہ سوال نہ کرتیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ

Marfat.com

عمر قُلتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِی بکر قَالَ اِنَّمَا جمیع حسنات عمر کَحَسَنَۃٍ وَاحِدَۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۶۰)

عرض کرتی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے آسمان کے ستارے ہیں اتنی کسی شخص کی نیکیاں بھی ہیں سرکار نے فرمایا ہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اتنی نیکیاں ہیں تو پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا کہ میرے والد کی نیکیاں کدھر گئیں آپ نے فرمایا عائشہ عمر کی یہ سب نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔ اب دیکھئے نیکیاں بعض تو وہ ہیں جو علانیہ کی جاتی ہیں لیکن بعض وہ ہیں کہ جنکا تعلق صرف نیکی کرنے والے یا جس کے لئے نیکی کی گئی اس کے ساتھ ہوتا ہے دوسرے یہ کہ آسمان پر جو ستاروں کا لشکر ہے اس کی تعداد کہ یہ کتنے ہیں اسکا دعویٰ آجتک کسی نے بھی نہیں کیا علاوہ اُس ذاتِ مطلق کے کہ جو فرماتا ہے کہ ایک ستاروں کا کیا کہنا میرے جتنے بھی لشکر ہیں انکو فرمایا کہ میں ہی جانتا ہوں ایسی نصِ قطعی کے ہوتے ہوئے پھر جنابِ عائشہ صدیقہ کا یہ سوال کہ حضور عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ جتنی بھی کسی کی نیکیاں ہیں یہ سوال سیدہ عائشہ کا یہ عقیدہ ثابت کرتا ہے کہ آپکا عقیدہ اور ایمان ہے کہ رسولِ پاک نجوم السماء کے اس ان گنت اور لاتعداد لشکر کو اور اس کی گنتی کو جانتے ہیں کہ یہ کتنے ہیں دوسرے یہ کہ اپنے غلاموں کی ہر نیکی کو خواہ وہ سرّی ہو یا خفی آپ جانتے ہیں تبھی تو مائی صاحبہ نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں سے کس کی نیکیاں نجوم السماء کے برابر ہیں۔

معلوم ہوا کہ آپکا یہ عقیدہ کہ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ میں جو لشکروں

Marfat.com

کی گنتی کا علم ہے وہ ذاتی طور پر خداوند قدوس کو اور اس کی عطا سے حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کو حاصل ہے یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ایمان ہے اگر آپ کا یہ ایمان نہ ہوتا تو آپ اللہ کے لشکروں میں سے اس ایک ان گنت ولا تعداد لشکر سے نیکیوں کی مثال دیگر نیکیاں دریافت نہ فرماتیں جسطرح یہاں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی اس تشبیہ سے جناب عائشہ صدیقہ کا علم غیب عطائی برائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ثابت ہے۔ اسی طرح اس حدیث پاک نمبر ۲۳ میں بھی سیدہ عائشہ نے علم غیب ذاتی کا تذکرہ فرمایا ہے کہ جو شخص رسول پاک کے لئے علم غیب ذاتی کا معتقد ہے وہ بلاشک وشبہ جھوٹا ہے۔

قاسمی صاحب اگر آپکا پیش کردہ ترجمہ جو کہ ترجمہ تو نہیں بلکہ آپ کی ذاتی رائے ہے اسکو جزو ایمان قرار دے لیا جائے تو پھر قرآن وحدیث۔ ایمان صحابہ اقوال مفسرین ومحدثین کہ جن سے نبی کریم علیہ السلام کے لئے علم غیب شریف عطائی ثابت ہے ان کو آپ کیا کہیں گے یہ سب جھوٹے اور فقط آپ یا آپ کے ہم عقیدہ قاسمی انبیٹھوی گنگوہی ومودودی ملاں ہی سچے ہیں تُف ہے ایسے ترجمے وتفسیر پر کہ جس سے تمام اکابر معاذ اللہ کذاب ثابت ہوں۔

(بریں عقل ودانش بباید گریست)

قاسمی صاحب کس کو سچا اور کسکو جھوٹا قرار دو گے جب کہ قرآن وحدیث سے لے کر تمام مفسرین ومحدثین علمائے کرام واولیائے عظام علم غیب شریف عطائی کے قائل ہیں جیسا کہ قرآن کریم وحدیث پاک میں ثابت ہے دیگر اقوال علمائے کرام واولیائے عظام سے اسکا ثبوت ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔

Marfat.com

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ يَعْنِيْ مِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ وَ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَقِيْلَ عَلَّمَكَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ وَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ وَعَلَّمَكَ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَاَطْلَعَكَ عَلٰى ضَمَائِرِ الْقُلُوْبِ وَ عَلَّمَكَ مِنْ اَحْوَالِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ كَيْدِهِمْ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا يَعْنِيْ وَلَمْ يَزَلْ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

(تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۴۹۶ مطبوعہ مصر)

اور سکھایا اس نے آپکو جو کچھ آپ نہ جانتے تھے یعنی احکام شریعت سے اور امور دین سے اور بعض نے فرمایا کہ اُسنے آپ کو سکھایا علم غیب سے جو آپ نہیں جانتے تھے اور بعض نے کہا کہ معنی اسکے اور سکھایا اسنے آپ کو تمام امور کے بھیدوں سے اور مطلع فرمایا اسنے آپ کو تمام قلوب کے ضمائر سے اور سکھایا اسنے آپ کو احوال منافقین سے اور ان کے مکر سے کہ جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا آپکو یہ تمام تعلیم علم غیب بطور فضل عظیم کے ہے کہ آپ پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ در بحر الرائق مے فرماید کہ آں علم مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ است یعنی اُسنے آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے۔ بحر الرائق میں فرماتے ہیں کہ وہ علم ماکان وما سیکون ہے۔ (تفسیر حسینی صفحہ ۱۱۸)

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَيْ عُلُوْمَ عَوَاقِبِ الْخَلْقِ وَعِلْمَ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ۔ اس نے آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے تمام خلقت کے علوم عواقب اور علم ماکان و مایکون۔ (تفسیر عرائس البیان صفحہ ۱۵۹)

Marfat.com

دیگر آیت قرآنی ارشاد ربانی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ کے تحت صاحب معالم التنزیل فرماتے ہیں قَالَ ابْنُ کَیْسَانَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ بَیَانُ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ لِاَنَّهٗ کَانَ یُبَیِّنُ عَنِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَعَنْ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

(تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مصر زیر بحث آیت مذکورہ)

ابن کیسان نے کہا ہے کہ اس نے (رب مثل) الانسان یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور سکھایا آپ کو بیان اس چیز کا کہ جو پیدا ہو چکی ہے یا پیدا ہوگی اسلئے کہ حضور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام اولین وآخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے ہیں۔

فقیر نے ثبوت علم غیب شریف عطائی میں جو پہلی آیت کریمہ پیش کی تھی کہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھا دیا آپکو محبوب جو کچھ کہ آپ نہ جانتے تھے زمانہ ماضی میں۔ آیت مذکورہ میں لفظ مَا عام ہے جو تمام موجودات ممکنات کو حاوی وشامل ہے جس طرح لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ یا جیسے کہ وَمَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وغیرہ آیات کثیرہ میں لفظ مَا عام ہے اسی طرح عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ میں ہے اور یہ عام قطعی ہے اسکا مخصص قطعی درکار ہے نور الانوار توضیح ومُسلّم الثبوت وغیرہ کتب اصول میں ثابت کیا گیا ہے کہ عام افادہ عموم میں قطعی ہے لہٰذا اس آیت کریمہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جمیع اشیائے ماکان ومایکون کا علم قطعی طور پر ثابت ہوا قاسمی جی یا اس آیت کریمہ کا ناسخ لائیے مگر وہ تو قیامت تک نہ لاسکو گے اسلئے کہ اخبار کا نسخ ناممکن ہے اور اسکا مخصص قطعی ناموجود ہے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ صدر بازار راولپنڈی سے آتے ہوئے راولپنڈی کے ایک مولوی صاحب فقیر کے ساتھ ہی لاری پر سوار ہوئے علیک سلیک کے بعد فقیر کی اس تقریر پر کہ جو رات راولپنڈی صدر بازار کی منعقدہ محفلِ میلاد میں عِلم غیب عطائی کے موضوع پر ہوئی تھی اور جس کی صدارت حضرت پیر طریقت جناب پیرزادہ ہمایوں صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ آستانہ عالیہ چورہ شریف نے فرمائی تھی مولوی صاحب نے اُسی تقریر مذکورہ پر تبصرہ کرنا شروع کر دیا اور یہ اعتراض کیا مولانا آپ نے رات کو آیت مبارک وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ میں جو لفظ مَا کو عام قرار دے کر پھر اس سے عموم کا فائدہ مراد لیا ہے اس سے حضور ہی کی کیا تخصیص ہے جب کہ دیگر آیات میں یہ لفظ مَا عام جگہ آتا ہے پھر تو دیگر افراد کے لئے بھی آپ عموم کے فائدے کے ضرور قائل ہونگے جس سے حضور کی زبردست توہین و تنقیص لازم آتی ہے لہذا ایسے گستاخانہ عقیدے سے توبہ کر کے صحیح مسلک اختیار کیجئے۔ دراصل یہ شخص راولپنڈی کے ایک نام نہاد شیخ القرآن صاحب کے دستِ راست تھے اور انہیں جہلم اترنا تھا خیر انہوں نے اپنے دعویٰ پر یہ آیات قائم کیں کہ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۲ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ اور ۳ عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ اگر وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ میں لفظ مَا عام ہے تو آیاتِ مذکورہ میں بھی لفظ مَا عام ہونا چاہیئے اور اس صورت میں شانِ رسالت میں تنقیص لازم آئے گی وہ اسطرح کہ پھر تو تمام صغیر و کبیر برنا و پیر عالم و جاہل شہری و دیہاتی عالم ماکان و مایکون ہو جائیں گے اور پھر حضور کے عِلم ماکان و مایکون سے تمام مساوات قائم ہو جائے گی تو امتی اور نبی کے عِلم میں فرق بقایا نہ رہے گا۔

Marfat.com

میں نے کہا کہ مولوی صاحب چشمِ ما روشن دلِ ما شاد۔ سب سے پہلے تو یہ ثابت ہوا کہ فقیر کے رات والے دلائل سے آپ نے اسوقت علمِ غیبِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عطائی تسلیم کر لیا جہلم جا کر لاری سے اتر کر اپنے ملاؤں میں گھل مل کر چاہے اِنَّا مَعَکُمْ کا نعرہ لگا ہی کیوں نہ دو مگر اسوقت تمہاری گفتگو سے کہ پھر تو علمِ مصطفٰے سے عام لوگوں کی مساوات قائم ہو جائے گی یہی ثابت ہوا کہ تم نے علمِ مَاکَانَ وَ مَا یکون تسلیم کر لیا ہے اگر تم علم ماکان و مایکون تسلیم نہ کرو تو مساوات کیسے قائم ہو گی

بہ اُلجھا ہے پاؤں مُلّاں جی کا زلفِ دراز میں ٭ لو خود ہی اپنے دام میں مُلّاں ہے آگیا

جہانتک آپ کی پیش کردہ آیات میں لفظ مَا سے عام لوگوں کے لیئے فائدہ عموم کا تعلق اور پھر اس پر آپ کے اعتراض کا سوال ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ میں معرّف بالام ہے اس سے فردِ کامل شخص معیّن مراد ہے اور وہ حسبِ تصریحات جملہ مفسرینِ کرام حضور صلی اللہ ہیں اور اگر مولوی صاحب بقول آپ کے یہ بھی مان لیا جائے کہ دوسری آیات میں بھی لفظ ما عام ہے تو ہمیں مضر نہیں بلکہ ہمارے دعویٰ کا مؤیّد و مثبّت ہے اور وہ اس طرح کہ حضور علیہ السلام کو وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ کے مطابق بتعلیم الٰہی علم مَاکَانَ وَمَا یکون حاصل ہے اور نبی کریم علیہ السلام کی تعلیم سے بقایا افراد کو یہ علم حاصل ہے یعنی بقول آپکے اگر آپ کی پیش کردہ آیات میں بھی لفظ مَا عام قرار دے لیا جائے تو نفسِ مدّعا جو ہو گا وہ ہمارا ہی ثابت ہو گا۔ یعنی حضور علیہ السلام علم ماکان و مایکون میں اللہ کریم جل جلالہ کہ جن کا علم شریف ذاتی مستقل قدیم وواجب ہے کے محتاج ہیں اور بقایا تمام افراد اپنے علوم میں اس شاگرد الٰہی کے محتاج ہیں خیر یہ تو قارئین

Marfat.com

کی دلچسپی اور منکرانِ علم غیب عطائی کی طرف سے وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ پر پیش کردہ دلائل کا جواب تھا جو کہ فقیر نے تحریر کر دیا۔

ہاں قاسمی صاحب اب فرمائیے کہ قرآن کریم نے رسولِ پاک کے علمِ غیب عطائی کی گواہی دی صاحبِ تفسیر خازن و معالم التنزیل صاحب تفسیر حسینی و بحر الرائق صاحب تفسیر عرائس البیان نے بھی ان آیات وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ و اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ سے علم غیب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر بالصراحت و بالوضاحت شہادت پیش فرمائی اب آئیے ذرا حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے بھی دریافت کرلیں کہ ان کا علم غیب شریف عطائی برائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا ایمان ہے کیونکہ جو موقع کا گواہ ہو اس کی گواہی تو دنیوی عدالتیں بھی رد نہیں کرتیں سب سے پہلے شارع علیہ السلام نبیٔ غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کریں کہ آقا آپ ارشاد فرماویں کہ آپ علم غیب شریف جانتے ہیں یا نہیں آپ کے رب کریم نے آپکو علم غیب شریف عطا کیا ہے یا نہیں تو سنیئے آپ کا ارشاد مبارک کہ آپ کیا فرماتے ہیں۔

وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ

Marfat.com

قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّیْكَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَیْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَیْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ الخ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۷۲)

اور ایک روایت میں ہے فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْكَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۷۰)

روایت ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں تشریف لانے میں تاخیر فرمائی قریب تھا کہ ہم سورج دیکھ لیں آپ تیزی سے تشریف لائے تکبیر کہی گئی آپ نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام پھیرا تو آواز سے ارشاد فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہیں جیسے ہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر ارشاد فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح مجھے تم سے کس چیز نے روکا میں رات میں اٹھا وضوء کیا جس قدر مقدر میں تھا نماز پڑھی نماز میں مجھے اونگھ آگئی حتی کہ نیند کا غلبہ ہوگیا اچانک میں اپنے رب تبارک وتعالے کے پاس اچھی صورت میں تھا فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا کہ مولٰی میں حاضر ہوں فرمایا مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا مجھے خبر نہیں یہ ۳ بار فرمایا۔ فرماتے ہیں میں نے رب کو دیکھا کہ اس نے اپنا دستِ رحمت میرے کندھوں کے بیچ

Marfat.com

رکھا حتیٰ کہ میں نے اسکے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ جو کچھ زمینوں آسمانوں میں تھا میں نے معلوم کر لیا پھر فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں یا رب۔ فرمایا کس چیز میں جھگڑتی ہے جماعت اعلیٰ میں نے عرض کی کفارات میں آخر حدیث تک۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس حدیث مبارک کی یہ شرح فرماتے ہیں کہ۔ پس دانستم ہر چہ در آسمان ہا و ہر چہ در زمین ہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و احاطۂ آں۔ (اشعۃ اللمعات)

پس جان لیا میں نے جو کچھ زمینوں و آسمانوں میں تھا یہ عبارت ہے تمام علوم جزوی وکلی کے حاصل ہونے اور اسکے احاطہ سے بلکہ مدارج میں تو حضرت موصوف نے یہانتک تحریر فرمایا کہ ہر چہ در دنیا است از زمانِ آدم تا اوان نفخۂ اولیٰ بروے صلی اللہ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہم احوالِ اورا از اول تا آخر معلوم گردید یارانِ خود را بعضے ازاں احوال خبر داد۔ جو کچھ دنیا میں ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر نفخ اولیٰ کے وقت تک حضور علیہ السلام پر سب منکشف فرما دیا یہانتک کہ تمام اول سے آخر تک کے احوال حضور علیہ السلام کو معلوم ہو گئے اور حضور علیہ السلام نے ان میں سے اپنے صحابہ کو بھی بعض احوال کی خبر دے۔ (مدارج النبوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ علمِ کلی خاص اپنے دستِ قدرت سے خالقِ کائنات نے عطا فرمایا دیوبندی انبیٹھوی قاسمی جب دلائل سے عاجز آ جاتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ

Marfat.com

ہاں علم غیب ہے مگر جزوی ہے نہ کہ کُلی لیکن مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۶ و صفحہ ۷
سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ بیشک کچھ غیوب رب کریم نے بذریعہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام
کے عطا فرمائے لیکن جہانتک علم کل کا سوال ہے وہ بلا واسطہ جبرائیل علیہ السلام کے
خاص اپنے دستِ قدرت سے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) عطا فرمایا
اور پھر اس کی دلیل یہ کہ بخاری شریف میں صاف صاف ارشاد فرمایا عن الزھری
قَالَ اخبرنی ان النَّبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا)
پھر فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ
عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا (بخاری شریف جلد دوم
صفحہ ۱۰۸۳) فرمایا کہ جس کا دل جس قسم کے سوال کا بھی چاہے پوچھے خدا کی قسم جب تک
میں اس مقام پر کھڑا ہوں مجھ سے جو بھی اور جس چیز کا بھی سوال کرو گے تو میں تمہیں
خبر دوں گا حتیٰ کہ ایک روز نبی کریم علیہ السلام نے اپنے عطائی علم غیب شریف
کا یوں اظہار فرمایا کہ عَنْ عمر قال قام فینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
مقامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ
النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ،، ، بخاری شریف جلد اول ص ۴۵۳)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں ایک مقام پر قیام فرما ہوئے تو آپ نے
ابتدائے خلق سے لے کر جنتیوں کے مقامات جنت اور جہنمیوں کے مقامات جہنم

Marfat.com

والی کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب رب العالمین کے پاس سے آئی ہے اس میں دوزخیوں اور ان کے باپ دادوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے اب ان میں کبھی زیادتی یا کمی نہیں ہو سکتی۔

اس حدیث پاک سے یہ بالکل ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کل جنتیوں اور کل دوزخیوں کی فہرستیں اللہ تعالےٰ نے عطا فرما دی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جنتی اور اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلے سے کہ کس قبیلے کا ہے آگاہ ہیں۔

شاید کوئی قاسمی انبیٹھوی گنگوہی مودودی کہے کہ جناب جنت و دوزخ کا داخلہ تو بعد از قیامت کا علم ہے اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ دنیا یا اس میں ہونے والے حالات کا بھی علم ہے اس وہم کو رسولِ پاک علیہ السلام نے یوں رفع فرمایا کہ

عَنْ ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْل اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ قَدْ رَفَعَ (اَیْ اَظْهَرَ وَكَشَفَ) لِیَ الدُّنْيَا بِحَيْثُ اَحَطْتُّ بِجَمِيْعِ مَا فِيْهَا، فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ (اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهٗ نَظَرَ حَقِيْقَةً) (زرقانی شریف جلد ہفتم ص ۲۰۴ ، مواہب الدنیہ ص ۱۹۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کو ظاہر فرمایا تو جو کچھ اس دنیا میں تھا میں نے اسکا احاطہ کر لیا تو میں اس تمام دنیا کی طرف دیکھ رہا ہوں اور قیامت تک جو کچھ دنیا میں ہونے والا ہے دیکھ رہا ہوں جیسا کہ اس ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں حضرت علامہ صاحبِ زرقانی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بھی تحریر فرما رہے

Marfat.com

تک کی خبریں ہمارے سامنے بیان فرمادیں جسکو یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا

یہی نہیں کہ صرف دخول جنت و دوزخ کے متعلق اظہار علم فرمایا بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ میرے رب نے مجھے کل جنتیوں اور ان کے آباؤ اجداد کے دوزخیوں اور ان کے آباؤ اجداد کے تفصیلی رجسٹر عطا فرمائے ارشاد ہوتا ہے کہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ فِیْ یَدَیْہِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰٓی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِہٖ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰٓی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا الخ (ترمذی جلد دوم صفحہ ۳۶، مشکوٰۃ باب القدر صفحہ ۱۳)

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ آپکے دست اقدس میں دو کتابیں تھیں فرمایا جانتے ہو کہ یہ کیا کتابیں ہیں ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے (چونکہ آپ نبی خبریں رکھنے والے اور خبریں دینے والے ہیں) تو داہنے ہاتھ کی کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب رب العلمین کے پاس سے آئی ہے جس میں تمام جنتیوں اور ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا کل ٹوٹل لگا دیا گیا ہے لہذا ان میں کبھی زیادتی کمی نہیں ہو سکتی پھر بائیں ہاتھ

Marfat.com

ہیں کہ میرا عقیدہ اس ارشاد نبوی پر یہ ہے کہ اِشَارَۃٌ اِلیٰ اَنَّہٗ نَظَرَ حَقِیْقَۃً کہ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ حقیقتاً آپ نے دیکھا ہے۔ سبحان اللہ کیا نورانی عقائد تھے ان بزرگوں کے لیکن آج کے دیوبندی، نجدی انبیٹھوی گنگوہی قاسمی ہیں کہ تقریر وتحریر تصنیف وتالیف کا تمام زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ رسولِ پاک عِلم غیب شریف لبعطائے الٰہی بھی نہ جانتے تھے جیساکہ ان کی کتابوں میں موجود ہے خصوصاً قاسمی صاحب کی رسلیا اربعین کہ جس میں حضور کے متعلق عِلم غیب کا عقیدہ رکھنے والے کو کذاب قرار دیا گیا ہے اور یہ تمام الزام ام المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے سر تھوپا ہے کہ جنہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالٰے عنہ سے عِلم ما فی الارحام وعلم ما فی غد اور عمر فاروق سے یاساریۃ الجبل الجبل کے غیبی نعرے واشارے بھی سنے لیکن امتِ رسول کو آگاہ فرمایا کہ بیشک میرے والدِ محترم عالمِ علمِ ما فی الارحام وعالم ماذا تکسب غداً اور فاروقِ اعظم کی نگاہِ دور رس سینکڑوں میل کے فاصلے کے واقعات سے آگاہ ہے اور عِلمِ غیب جانتی ہے مگر فرمایا جہانتک آمنہ کے لال کا تعلق ہے فرمایا ان کے متعلق انہی کی زبانی سنو کہ جس پر میرا مکمل ایمان ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمُکُمْ اَنَا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷)

حضرت سیدہ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہمیشہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں تم تمام سے زیادہ متقی اور زیادہ جاننے والا ہوں۔

Marfat.com

قاسمی صاحب دیکھئے یہ روایت بھی مائی صاحبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے آپ کو معلوم تھا کہ دنیا میرے ارشادات کو اپنے نظریات کے مطابق ڈھالے گی آپ نے صدہا برس پہلے فرمادیا کہ بیشک میرے والد محترم نے علم ما فی الارحام سے مجھے خبر دار کیا فاروق اعظم نے سینکڑوں میلوں سے اپنے مجاہدین کا ایکشن لیا اور پہاڑ کی اوٹ کا مشورہ دیا مگر یہ علوم کس کے صدقے سے ملے کملی والے کے صدقے سے تو پھر کملی والے کا کتنا علم ہوگا یہ مسئلہ آپ کی مندرجہ بالا روایت اور اس میں نبیِ پاک کے ارشاد منے کہ میں تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں یہ فیصلہ فرمادیا کہ رسولِ پاک مفاتیح الغیب جانتے ہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ جانتے ہیں علم غیب خصوصاً علومِ خمسہ کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

قاسمی صاحب آپ نے کبھی شفاء امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یا اس کی شرح نسیم الریاض شریف کا نام سنا ہے اس میں آپ جیسے اتہام تراشوں سے یوں خطاب اور آپکے شکوک وشبہات کا اسطرح جواب موجود ہے کہ

(ھذہ المعجزۃ) فِیْ اِطْلَاعِہٖ صلی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْغَیْبِ (معلومۃ علی القطع) بِحَیْثُ لَا یُمْکِنُ اِنْکَارُھَا وَالتَّرَدُّدُ فِیْھَا لِاَحَدٍ مِّنَ الْعُقَلَاءِ (لکثرۃ رواتھا و اتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب) وَھٰذَا لَا یُنَافِی الْاٰیَاتِ الدَّالَّۃَ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللہُ وَقَوْلُہٗ لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ فاما اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم باعلام اللہ تعالٰی لہ فامر محقق لقولہ تعالٰی فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (نسیم الریاض

Marfat.com

فی شرح الشفاء لقاضی العیاض رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً قطعاً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس بارہ میں حدیثیں بکثرت وارد ہیں اور ان سب سے بالاتفاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی ثابت ہے اور یہ ان آیات کے خلاف نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اسی طرح آیت لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ بس اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا ان آیتوں میں بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالٰے کے علم دینے سے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب ملنا تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالٰے خود ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

قارئین اندازہ کیجئے قاسمی صاحب کی کور چشمی اور جہالت کا کہ جس نے صرف مسلمانوں کو گمراہ کر کے دیوبندیت کے دامِ تذویر میں پھانسنے کے لئے حدیث نمبر ۲۳ میں کیسی تحریف کی کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کہ جن کی روایت ماقبل گزری اور آپ نے ملاحظہ کی آپ اس میں فرماویں کہ حضور سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے متقی تھے اور دوسری جگہ خود ہی ایسی روایت جو کہ خود ان سے ہو اور جس سے آپ کے والد ماجد کا علم ماذا تکسب غد وعلم مافی الارحام ثابت ہوں جو کہ بقول قاسمی صاحب کے خاصہ الٰہی ہو اور مفاتح الغیب کے جزئیات سے ہو تو اگر قاسمی صاحب کے اس ترجمہ کو صحیح جان کر کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو تجھے یہ بتائے کہ وہ غیب جانتے ہیں وہ شخص جھوٹا

Marfat.com

ہے کیونکہ وہ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا۔ اگر یہاں ذاتی علم غیب کی نفی مراد لے کر عطائی علم غیب کا اثبات نہ کیا جائے تو خود مائی صاحبہ پر کذب کا احتمال آئے گا چونکہ اگر وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ الْغَيْبَ والی حدیث شریف ان کی ہے تو موطا امام مالک[1]، اصابہ[2]، تاریخ الخلفاء[3]، بیہقی شریف[4]، طہاوی[5] شریف، حدیث کی ان پانچ کتابوں میں اپنے والد ماجد سے علم ما فی الارحام و علم ماذا تکسب غدا والی حدیث بھی انہی کی ہے لہذا آپکا اسکو سن کر صحیح قرار دینا بلکہ یقین کے ساتھ یہ دریافت کرنا کہ ابا جان اگر اس سے بھی زائد مال ہوتا تو میں چھوڑ دیتی لیکن میری ہمشیرہ اسماء ہی تو ہیں اور تو کوئی نہیں تو آپ کا یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان کہ قَالَ ذُوْ بَطْنِ اَبْنَةُ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً فرمایا کہ تیری والدہ کے پیٹ میں حمل لڑکی کا ہے جو پیدا ہونے والی ہے میں اس حمل کو لڑکی دیکھ رہا ہوں اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ کا مفاتح الغیب کی جزئیات علم ما فی الارحام اور آنے والے زمانے کا علم سن کر اپنے والد ماجد سے یہ نہ فرمانا کہ حضرت جب میرا فتویٰ ہے کہ جو شخص حضور کے لئے علم غیب مانے وہ جھوٹا ہے تو پھر آپ کون ہیں جو مفاتح الغیب سے علوم خمسہ کی جزویات کے جاننے کا دعویٰ کریں۔ مگر قاسمی صاحب اَجْمِعُوْا شُرَكَاءَكُمْ قاسم نانوتوی سے لے کر تمہارے جیسے قاسمی تک، رشید احمد گنگوہی سے لے کر گنگوہی تک خلیل احمد انبیٹھوی سے لے کر انبیٹھوی تک، غلام خان پنڈی والے سے لے کر غلام خانی تک سب اکٹھے ہو کر کہیں چھوٹی موٹی کتاب سے اس قسم کا کوئی تجزیہ یا کوئی حوالہ دکھائیں کہ مائی صاحبہ نے آپ کے عقیدے کے مطابق اپنے

Marfat.com

والدِ محترم سے اس مفاتح الغیب کی جزویات کو سنکر کہ جس کو قاسمی صاحب فرمائیں کہ بغیر خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے [illegible] فرمایا ہو کہ اباجی آپ مشرک ہیں اور آپ معاذاللہ جھوٹے ہیں۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ط

لہٰذا قاسمی صاحب تم کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حدیث شریف نمبر ۲۳ میں مائی صاحبہ کی منشاء و مراد سے علمِ غیب ذاتی و مستقل [illegible] مراد ہے نہ کہ علمِ غیب عطائی چونکہ اس کی تو وہ اپنے والدِ محترم کے لیے خود بھی قائل ہیں لہٰذا جب تک کہ علمِ غیب سے ذاتی علمِ غیب مراد لے کر کسی مخلوق کے لیے علم غیب ذاتی کے قائل کو جھوٹا قرار دے کہ علمِ غیب عطائی کا اقرار نہ کریں گے اسوقت تک آپ کے ترجمہ سے کہ جو حضور کے لیے علمِ غیب مانے وہ جھوٹا ہے، قرآن و حدیث و تمام مفسرین و محدثین امت و دیگر راویان احادیث نبویہ و جملہ صحابۂ کرام کہ جن سے آپ نے ماقبل کتاب ہذا میں روایات و توضیحات مطالعہ و مشاہدہ فرمائیں گویا وہ سب کے سب جھوٹے قرار پائیں گے معاذاللہ ثم معاذاللہ ساتھ ہی ان تمام نفوسانِ قدسیہ پر سے امت کا اعتقاد اٹھ جائے گا۔

قارئین آپ نے اچھی طرح مطالعہ فرمالیا کہ قرآن و حدیث و تمام یارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اولیائے امت و علمائے ملت علمِ غیب عطائی کے قائل اور ہمارے ہمنوا ہیں اور ہماری طرح ان کا یہی عقیدہ ہے کہ جہاں جہاں بھی قرآن کریم یا حدیث شریف میں یا کسی مفسر و محدث کے قول سے انبیاء اولیاء سے علم غیب

Marfat.com

کی نفی موجود ہے اس سے علم غیب ذاتی مستقل واجب وقدیم مراد ہے کہ کسی نبی یا کسی ولی غوث، قطب، ابدال، اوتاد کا علم غیب ذاتی نہیں ہے اور جہاں جہاں قرآن وحدیث وصحابہ کرام اولیائے عظام علمائے کرام سے خود علم غیب پر گفتگو یا کسی نبی صحابی یا غوث وقطب یا ولی کے علم غیب جاننے کے واقعے موجود ہیں تو ان سے علم غیب ممکن عطائی حادث غیر مستقل مراد ہے بس یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام اسلاف کا جو کہ قرآن وحدیث مفسرین و محدثین اولیائے عظام علمائے کرام کی تصانیفات مبارکہ سے اظہر من الشمس ہے لیکن امتِ دیوبندیہ قاسمیہ گنگوہیہ انبیٹھویہ مودودیہ ہے کہ ہر جگہ اپنے مخصوص نظریات کی بناء پر الگ ہی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے پر تلے ہوئی ہے، سچ ہے کہ

وَلٰكِنَّ الدِّيَابِنَةِ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ

الحمد للہ قرآن وحدیث اقوال محدثین ومفسرین علمائے ملت اولیائے امت کی تصانیف سے حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب شریف عطائی کا عقیدہ صحیح ثابت ہوگیا اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ وَدْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِيْنَ بِجُوْدِهٖ طٰهٰ وَيٰسٓ اٰمِيْن۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حدیث شریف نمبر ۲۳ سے قاسمی صاحب نے جو مراد لی ہے وہ ان کی ذاتی رائے ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ہر گز ہر گز وہ منشا نہیں جو کہ مصنف اربعین نے لیا ہے مائی صاحبہ کی روایت مبارکہ کا صاف معنی یہ ہے کہ جو تجھے یہ بتائے کہ وہ (یعنی رسولِ پاک) غیب (ذاتی طور پر) جانتے ہیں تو وہ شخص جھوٹا ہے کیونکہ وہ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے

Marfat.com

سوا غیب (ذاتی طور پر) کوئی بھی نہیں جانتا۔

مصنف اربعین کی طرف سے علم غیب کی نفی پر حدیث شریف نمبر ۲ بطرز تحریر حدیث نمبر ۲۴۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ سَاعَةٍ یَاْتِیْہِ فِیْہَا فَجَاءَتْ تِلْکَ السَّاعَةُ وَلَمْ یَاْتِہٖ وَفِیْ یَدِہٖ عَصًا فَاَلْقَاہَا مِنْ یَدِہٖ فَقَالَ مَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلَا رُسُلُہٗ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جِرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ سَرِیْرٍ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَتٰی دَخَلَ ھٰذَا الْکَلْبُ ھٰہُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ مَا دَرَیْتُ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِیْ فَجَلَسْتُ لَکَ فَلَمْ تَاْتِ فَقَالَ مَنَعَنِی الْکَلْبُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتِکَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ (رواہ المسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک وقت آنے کا وعدہ کیا مگر اس وقت مقررہ پر نہ آئے آپ کے ہاتھ میں عصا تھا آپ نے اسے رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا قاصد وعدہ غلط تو نہیں کیا کرتے آپ متوجہ ہوئے (کہ کوئی خاص بات نہ ہو) دیکھا تو چارپائی کے نیچے کتے کا بچہ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا کب داخل ہوا تھا انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے تو اسکا علم نہیں ہے پھر آپ نے اُسے نکالنے کا حکم دیا سو کتا نکالا گیا پھر جبریل علیہ السلام آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آپ وعدہ کر کے کیوں نہیں آئے حالانکہ میں آپکا منتظر رہا تو جبریل

Marfat.com

علیہ السلام نے کہا کہ میں اس کتے کی وجہ سے نہ آسکا جو آپ کے گھر میں تھا کیونکہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا (جاندار کی) تصویر ہو۔ (بلفظہ)

اس حدیث شریف نمبر ۲۴ کے نقل کرنے سے پہلے قاسمی جی نے اس پر یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

(جبریل علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں)

پھر عربی عبارت اور اسکا ترجمہ جو کہ بلفظہ فقیر نے تحریر کر دیا ہے پیش کیا ہے۔

قاسمی جی جہالت بھی یقیناً آپ پر بڑا فخر کرتی ہوگی کہ آپ نے بھی لائلپور میں اس کی شہرت کو چار چاند لگائے ہیں ورنہ اس کی محفل بھی سونی سونی نظر آرہی تھی بھلا قاسمی صاحب یہ تو بتاؤ کہ عنوان بالا کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں کا استنباط و استخراج آپ نے حدیث پاک کے کونسے جملے سے کیا ہے حدیث مذکورہ میں سرے سے نہ تو علم غیب کا ذکر ہے نہ حدیث شریف میں اول تا آخر عَالِمُ الْغَیْبِ کا لفظ ہی موجود ہے نہ آپ نے کسی ایسے محدث کا قول ہی نقل کیا کہ اس نے حدیثِ مذکورہ سے یہ استخراج کیا ہو کہ حضرت جبرائیل کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور عالم الغیب نہیں ہیں۔ قاسمی جی لائلپور میں آپکی طرح جاہل نہیں بس رہے کہ جو تمہاری جہالت پر آنکھیں بند کر کے مہر تصدیق ثبت کر دیں گے بلکہ لائلپور کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں اپنے وقت کے شیخ المحدثین اور استاذ المفسرین غزالی زماں اور رازی دوراں وحید العصر اور فرید الدہر قطب الوقت علامہ زماں غوثِ دوراں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کم از کم ستره ۱۷ سال علم کے گوہر تابدار لٹاتے رہے تشنگانِ علم حدیث کو سیراب فرماتے رہے اور آج بھی ارضِ لائلپور میں اُن کی اس دینی

Marfat.com

خدمت کے عوض اُنکے آستانۂ مقدس سے علم و عمل کے گوہر نایاب لٹائے جا رہے ہیں۔ اعلیحضرت بریلوی، حضرتِ داتا علی ہجویری لاہوری، سید نا شاہ سراج الحق جیسی برگزیدہ ہستیوں کے طفیل جس ٹائم بھی اسکے مرقد مبارک پر جاکر دیکھو تلاوتِ قرآن دیگر قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے آشکار نظر آئیں گے اور اسی آفتاب و ماہتاب کی کم از کم آٹھ سو کرنیں صرف مملکتِ خداداد پاکستان میں اپنی ضیاء پاشیوں میں مصروف ہیں یہ فقط ان مبارک کرنوں کا ذکر ہے کہ جنہوں نے تقسیم ملک کے بعد لائلپور شریف میں حاضر ہو کر اس آفتاب سے اکتسابِ فیض کیا ورنہ اس آفتاب علم و عمل کی کرنوں کا سلسلہ اتنا وسیع و عریض ہے کہ آج ہند و پاکستان ایران و طہران کلکتہ و بنگال برما و سیام ون بلادِ عرب و عجم تک اس کی کرنیں پھیلی ہوئی ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہم و رضوا عنہ۔

(خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را)

ہاں تو قاسمی صاحب لائلپور میں تو آپ کی جہالت کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ چکا ہے آپ سے بڑھ کر دشمنِ خدا و رسول کون ہو گا کہ جس نے اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر حدیث وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ کہ بلاشبہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کا ترجمہ تک تحریر کر کے پھر ایک چیز اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نُورًا لْهُدٰى وَ النُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ۔ کہ ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت و نور ہے۔ پس تم کتابُ اللہ کو مضبوط پکڑو اور اس سے تمسک کرو یہ تو بیان کر دیا لیکن دوسرے ٹکڑے کو کہ جس میں اہلبیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے بالکل ہضم کر لیا قرآن و

وحدیث کے اُس ترجمہ وتفسیر کو کہ جو علمائے خیر القرون سے لے کر آجتک علمائے امت کرتے چلے آرہے ہیں چھوڑ کر قرآن وحدیث میں اپنی رائے کو داخل کر دیا حدیث مذکورہ نمبر ۲۴ میں جو عنوان تم نے قائم کیا ہے ثابت کرو کہ کس مفسر ومحدث نے اس حدیث پاک پر یہ عنوان قائم کیا ہے۔ بھلا سیدنا جبریل امین پر یہ الزام نہیں کہ جو دربار رسالت میں آتے ہیں اور دوزانو ہو کر بیٹھتے اور پھر یوں سوال عرض کرتے ہیں فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ حضور قیامت کی خبر دیجئے جواباً حضور یہ نہیں فرماتے کہ جبریل یہ مفاتح الغیب یعنی علوم خمسہ کی ایک جزء ہے لہذا مجھے کیا پتہ یا اے جبریل تمکو یہ سوال زیب نہیں دیتا چونکہ یہ مفاتح الغیب سے علم غیب کا معاملہ ہے بلکہ سنیئے اور ضد وتعصب کی عینک اتار کر ہوش گوش سے سنیئے حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ اے جبریل یہ ٹھیک ہے کہ مفاتح الغیب کی یہ جزء یعنی علم قیامت مجھے اللہ تعالے نے عطا فرمایا ہے اور جس پر بوجہ اپنے ایمان لانے کے تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے لیکن یہ علم قیامت چونکہ اسرار الہیہ سے ہے اور یہاں مجمع عام ہے لہذا مجھ سے کیوں یہ راز فاش کراتے ہو یہ علم تو اللہ تعالے نے تمہیں بھی عطا کیا ہے قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فرمایا جس سے سوال کر رہے ہو وہ سائل سے زیادہ خبردار نہیں یعنی یہ اسرار تو اللہ تعالے نے تمہارے علم میں بھی دے رکھا ہے یہاں حضرت جبریل نے پھر سوال کیا کہ آقا فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ اسرار الہیہ نہ بتایئے چلیئے آپ اس کی یعنی قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا الخ فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی یعنی اولاد کا نافرمان ہونا بیٹے کا ماں سے ایسا سلوک کرنا کہ جیسے

Marfat.com

وہ اس کی ماں نہ ہو بلکہ اس کی لونڈی ہو۔ کیوں قاسمی صاحب اگر حدیث شریف نمبر ۲
پر قائم شدہ عنوان جو کہ حدیث شریف کے کسی لفظ سے بھی ثابت نہیں اور آپ
کی طبع شیطانی کا وہم و خیال ہے اگر وہ صحیح ہے کہ جبریل علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ
آپ عالم الغیب نہیں تو پھر مشکوٰۃ شریف کے صفحہ نمبر ا کی حدیث شریف نمبر ا کا
آپکے پاس کیا جواب ہے کہ جب کہ آپکا تحریراً عقیدہ اربعین میں موجود ہے کہ مفاتح
الغیب کی ایک جز یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب آویگی۔ اگر جبرئیل
علیہ السلام کا بھی آپ کی رسلیا والا عقیدہ ہوتا اور آپ کا عنوان کہ جبرئیل علیہ السلام کا
عقیدہ تھا کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں صحیح ہوتا تو آپ یعنی جبرئیل امین حضور علیہ السلام
سے مفاتح الغیب جو کہ تمہارے نزدیک خاصہ خداوندی ہے کے متعلق کبھی بھی
سوال دریافت نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف نمبر ۲ پر یہ عنوان کہ جبرئیل
علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں یہ بہت بڑا دھوکہ فریب و
خیانت ہے۔ دیگر تفسیر بالرائے اور سیدنا جبرئیل علیہ السلام پر بہتان اور حدیث مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام ہے جو کسی ایماندار کو تو نہیں البتہ قاسمی صاحب اور انکے
تمام قاسمیوں گنگوہیوں انبیٹھویوں مودودیوں کو ہی زیب دیتا ہے۔ قاسمی صاحب
نے شاید ان لفظوں سے کہ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَتٰی دَخَلَ ھٰذَا الْکَلْبُ ھٰھُنَا
فرمایا کہ اے عائشہ یہ کتا کب داخل ہوا تھا عدم علم مراد لیا ہو تو یہ بھی غلط ہے۔
چونکہ یہ گفتگو جناب نبی کریم اور سیدہ عائشہ کے مابین ہو رہی ہے اس سے جبرئیل
کے عقیدہ کا کیا تعلق اس گفتگو سے کم از کم قاسمی جی آپ یہی مراد لے سکتے ہیں کہ
اگر حضور پر نور کو کتے کا علم ہوتا تو پوچھتے کیوں یہ بھی سوال غلط ہے کہ پوچھنا عدم

Marfat.com

علم کی دلیل ہے چونکہ قرآن کریم میں عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ جیسی شان والے رب کا خود حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے سوال کرنا بایں الفاظ موجود ہے وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى اے موسیٰ (علیہ السلام)، تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے تو کیا کہو گے کہ معاذ اللہ اللہ کریم کو بھی معلوم نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ پوچھنا عدمِ علم کی دلیل نہیں جیسا کہ قاسمی جی نے سمجھ رکھا ہے۔ پھر نبی کریم علیہ السلام کے امر سے کتے کے نکال لینے کے بعد سیدنا جبرئیل امین کی آمد پر حضور کا دریافت فرمانا کہ آپ وعدہ فرما کر تشریف کیوں نہیں لائے پھر اسکے جواب میں سیدنا جبرئیل امین کا کہنا کہ میں اس کتے کی وجہ سے نہیں آسکا جو آپ کے گھر میں موجود تھا سیدنا جبرئیل امین کے اس ارشاد نے تو قاسمیت کا جنازہ نکال دیا۔ قاسمی صاحب بتلاؤ کہ جبرئیل امین ہمارے نبی کریم کے خادم ہیں یا مخدوم یقیناً خادم ہیں تو جن کا خادم قبل از حاضری اپنے مقام یعنی آسمان سے آستانہ نبوی کا مشاہدہ فرما رہا ہو اور اس پر طرّہ یہ کہ اس کو آستانہ پاک کے اندرونی حالات کا بھی علم ہو کہ اندر کتا گیا ہے وہ اپنے آقا سرورِ انبیاء شاہِ ہر دوسرا شبِ اسرا کے دُولہا کے متعلق یہ عقیدہ کیسے رکھ سکتا ہے کہ وہ دور و نزدیک کا مشاہدہ نہیں فرما رہے آیئے فقیر آپ کے گھر سے یہ شہادت پیش کرے کہ سب جن و بشر حور و ملک جملہ انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جتنا بھی علم و عمل حُسنِ صورت یا سیرت عزت و عظمت ولایت و نبوت ملی ہے وہ سب حضور ہی کے صدقے سے ملی ہے ممکن ہے کہ آپ ایمان ہی لے آئیں یہ دیکھئے قصیدہ بردہ شریف امام ہمام عالی مقام امام شرف الدین بوصیری کا وہ قصیدہ جو آپ نے مرضِ فالج میں اپنی زیست دنیا سے ناامید ہو کر

Marfat.com

زادِ آخرت کے لئے تحریر فرمایا تھا اور جس کی قبولیت کا یہ عالم ہے کہ جب یہ تحریر فرمانے کے بعد رات کو کیفیاتِ وجدانیہ میں پڑھ رہے تھے تو نبی کریم علیہ السلام بذاتِ خود سماع فرما رہے تھے اور اس کی دلیل یہ کہ اگلے دن ایک مردِ خدا کا آنا اور یہ کہہ کر کہ وہ قصیدہ جو تم نے کل تحریر کیا اور رات کو پڑھا ہے جسکو میں نے خود دربارِ نبوت میں سُنا ہے مجھے عنائت فرماؤ مزید سرکار دو عالم کی اس نعتِ شریف کے تحریر کرنے کے صلے میں حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا مرضِ فالج سے مکمل صحت یاب ہوجانا ایسا مقبول و منظور شدہ قصیدہ بُردہ شریف کہ آجتک عموماً ہر دور کے اولیائے کاملین نے جسکو بطور وظیفہ حرزِ جان بنایا متعدد شارحین نے جس کی شرحیں تحریر فرمائیں اسکا ایک شعر اور اس پر مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کی عطر الوردہ فی شرح البردہ شرح سے ملاحظہ کیجئے یہ دیکھئے قصیدہ بُردہ شریف کا شعر۔

وَکُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ⁂ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

اور تمام انبیاء علیہم السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طالب ایک کفِ دست یعنی چلو کے ہیں آپ کے دریائے معرفت سے یا بقدر ایک دفعہ کے چوسنے یعنی قطرہ کے آپ کے علم کے بارانہائے بسیار بار ہمیشہ برسنے والے یعنی جملہ انبیاء آپ کے فیض کے طالب اور اس سے مستفید ہیں اور یاں ہمہ جوان کو ہر ایک کے حوصلہ کے موافق عطا ہوتا ہے یکے از ہزار و اندکے از بسیار ہے۔

(عطر الوردہ فی شرح البردہ صفحہ ۱۹ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

کہیئے قاسمی صاحب جب تمام انبیاء و رسل حضور علیہ السلام کے فیض سے

مستفیض ہیں تو سیدنا جبریل امین جو کہ بیشک اپنی شان میں تمام ملائکہ کے سردار اور رسل ملائکہ سے ہیں لیکن ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ بھی اپنے تمام علم میں ہمارے رسول پاک سے ہی مستفیض ہوئے یا نہیں نتیجہ یہ نکلا کہ جبرئیل امین کا آسمانوں پر ہوتے ہوئے زمین کے حالات سے باخبر ہونا یہ رسولِ پاک کے صدقہ سے ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آقا و مولی کی بایں الفاظ نعت شریف بیان فرماتے ہیں کہ حضور میں بڑے بڑے اولوالعزم انبیائے کرام کے پاس حاضر ہوتا رہا لیکن اے میرے آقا بیشک آدم علیہ السلام کی یہ شان سہی کہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ شان سہی کہ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اور سیدنا شیخ الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یہ شان سہی کہ وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لیکن پیارے حبیب آپ کی شان ان سب سے ارفع و اعلیٰ وانوکھی ہے چونکہ ؎

آفاقہا گردیدہ ام ۞ مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام ۞ لیکن تو چیزے دیگری

قاسمی صاحب یہ ہے عقیدہ سیدنا جبرئیل امین کا جو معتبر کتبِ احادیث سے ثابت ہے حضور آپ تمام انبیائے کرام میں ہر نوع یکتا و بے مثل ہیں معلوم ہوا قاسمی صاحب نے جو حدیث شریف نمبر ۲ میں عنوان قائم کیا ہے اسکو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ یہ سیدنا جبرئیل امین پر الزام ہے قاسمی صاحب کو چاہیے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ پڑھ کر اپنے اور اپنی ذریت پر دم کریں

Marfat.com

چونکہ حدیث نمبر ۲۴ پر جو عنوان قائم ہے اس نے خصوصاً قاسمی صاحب کو اس انعام کا مستحق بنا دیا ہے لہذا بندہ انکو ان کے اس انعام پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔ حدیث شریف نمبر ۲۵ بعنوان کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں جانتے تھے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَئَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ اَکَلَ مِنْهَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْهَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کھانا پیش کرتا تھا تو آپ پوچھا کرتے تھے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو تناول فرما لیتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو تناول نہیں فرماتے تھے ——— حدیث مذکورہ میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دریافت فرمانے کو یہ عنوان دیا ہے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو عالم الغیب نہ جانتے تھے) کیوں اسلیئے کہ ہدیہ و صدقہ میں فرق بیان فرمانے کے لئے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ قاسمی صاحب اگر دریافت فرمانے پر آپ نے یہ عنوان نبیٔ کریم کے لئے قائم کر دیا ہے تو ذرا پڑھیئے یہ حدیث پاک کہ جس میں اللہ تعالٰے جو کہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے اور وہ رب کریم کہ جس کی اپنی یہ شان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور جو وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ہے دیگر جو فرماتا ہے لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ یعنی اللہ پر کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے ایسی جلالت علمی جیسی شان والا پروردگار ان فرشتوں سے کہ جو اس نے خود ہی

Marfat.com

اپنے ذاکرین کی تلاش کے لیے متعین فرماتے ہیں ان کے حاضر ہونے پر دریافت فرماتا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً ۔ الخ

(مشکوۃ شریف باب الذکر صفحہ ۱۹۷)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے راستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں پھر جب کسی قوم کو ذکر اللہ کرنے میں شاغل پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ چنانچہ وہ فرشتے اللہ کے ذاکرین کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں اور

Marfat.com

آسمانِ دنیا تک ہو جاتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ رب تعالےٰ جو کہ علیم و خبیر ہے مگر ان سے پوچھتا ہے کہ میرے وہ بندے کیا کہتے ہیں فرمایا عرض کرتے ہیں کہ تیری تسبیح و تکبیر تیری حمد اور تیری بزرگیاں بیان کر رہے تھے فرمایا رب تعالےٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرمایا وہ عرض کرتے ہیں تیری قسم انہوں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا فرمایا رب تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیں تو کیا ہو عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت عبادت کریں اور تیری بہت بڑائی بولیں اور تیری بہت ہی تسبیح کریں فرمایا رب تعالٰی فرماتا ہے وہ مانگتے کیا تھے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے تھے فرمایا رب تعالٰی فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا ہو فرمایا وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو اسکے بہت حریص اور بہت طلبگار اور اس میں بہت راغب ہو جائیں آخر حدیث تک) بوجہ حدیث پاک کی طوالت کے میں نے عربی عبارت لکھا یا کہ جس میں ذاتِ باری کے ملائکہ سے تین اور سوال بھی موجود ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے فرمایا وہ عرض کرتے ہیں کہ آگ سے فرمایا رب تعالےٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے آگ دیکھی ہے فرمایا عرض کرتے ہیں یا رب تیری قسم نہیں دیکھی فرمایا رب تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ لوگ دیکھ لیں تو کیا ہو فرمایا عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تو اس سے بہت بھاگیں اس سے بہت ڈریں پھر رب تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخشدیا۔

حدیث مذکورہ میں ۹ نو مرتبہ سوال ہے یعنی وہ علام الغیوب علیم و خبیر ذات ملائکہ

Marfat.com

سے نو مرتبہ دریافت فرماتی ہے کہ وہ کیا کہتے تھے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔ اگر وہ دیکھ لیں تو کیا ہو۔ وہ کیا مانگتے تھے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے۔ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا ہو۔ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے۔ کیا آگ انہوں نے دیکھی ہے اگر وہ دیکھ لیں تو کیا ہو۔

کہیئے جاہل الکاذبی صاحب اب کیا عنوان ہے ذاتِ باری کے لیئے اگر نبی کریم علیہ السلام ہدیہ و صدقہ کا فرق واضح کرنے کے لیئے اور صدقہ جو کہ حقیقتاً دینے والے کی طرف سے اسکا میل ہوتا ہے وہ نہ لے کر اپنی شانِ بے مثلی ظاہر کریں کہ اے میری امت تم ہدیہ و صدقہ دونوں لے سکتے ہو لیکن میں یا میری آل ہدیہ لے سکتی ہے صدقہ نہیں لے سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اگر دریافت فرما کر اس عنوان کے مستحق ہو سکتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آپ کو عالم الغیب نہ جانتے تھے) تو پھر فقیر نے مشکوٰۃ شریف و بخاری و مسلم کی متفقہ روایت سے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نو مرتبہ اپنے فرشتوں سے اپنے بندوں سے متعلقہ سوالات دریافت فرماتا ہے تو حسبِ عنوان بالا یہی قائم ہو گا کہ (اللہ تعالےٰ اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں جانتا) سچ ہے قاسمی جی۔

(خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے)

قاسمی صاحب مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ کے مطابق عظمتِ رسول کا اقرار عظمتِ خدا کا اقرار ہے اور عظمتِ رسول کا انکار عظمتِ خدا کا انکار ہے چونکہ ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقتاً برہانِ توحیدِ خداوندی ہے جیسا کہ خود ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! بیشک تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے برہان یعنی علت تامہ معجزہ دلیل توحید الٰہی آگئی اور حضور ہی نے آکر فرمایا هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وہ اللہ ایک ہے تو جب تک معرفت خداوندی کے لیے علم مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کائنات کے لیے محیط نہ مانا جائے توحید کامل نہ ہوگی مثلاً حضور فرماتے ہیں کہ اللہ ایک ہے تو اب کوئی شخص کہے کہ اللہ تو ایک ہے یہ تو میں مانتا ہوں مگر آپ یہ فرمائیں کہ آپ کو کیسے پتہ ہے تو حضور فرمادیں کہ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ بیشک اس رب العزت نے میرے سامنے دنیا اٹھائی ہے تو میں اسے اور جو کچھ کہ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

دیگر یوں بھی فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا مشکوٰۃ بروایت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ بیشک اللہ تعالٰی نے سمیٹی میرے لئے زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل کف دست کر دیا پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو یعنی روئے زمین دیکھ لی بلکہ ایک جگہ جیسا کہ پہلے بھی گذر گیا فرمایا فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ زمینوں آسمانوں میں تھا میں نے معلوم کر لیا تو اگر وہ شخص علم غیب شریف عطائی کا قائل ہوگا تو مان جائے گا یعنی توحید خداوندی پر ایمان لے آئے گا کہ ہاں واقعی جس نے مشرق و مغرب جنوب و شمال تحت و فوق نشیب و فراز ارض و سماء ملاحظہ کئے ہیں وہ سچا ہے

Marfat.com

چونکہ وہ مشاہدتاً فرمارہا ہے کہ میں نے ساری کائنات کا مشاہدہ کرکے فرمایا ہے
رَاَیْتُ رَبِّیْ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ میں نے دیکھا ہے کہ میرا رب وہ ہے جو وحدہٗ
لاشریک ہے۔ مگر وہ شخص جو علمِ غیب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عطائی کا قائل نہیں
وہ جب قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد کہہ کر توحید کے ساتھ ساتھ حضور کو مشرق و مغرب
جنوب وشمال تحت و فوق نشیب وفراز ارض وسماء سے لاعلم ہونے کا اعلان
کرے گا تو کیا ایک منکر خدا یہ کہہ کر کہ جس سے خود تم نے درس توحید لیا ہے انہیں
تو بقول تمہارے پس پشت کا بھی علم نہیں نہ وہ شرق وغرب جنوب وشمال۔
ارض وسماء کے مجموعی علم سے آگاہ ہے تو لہذا پھر ہو سکتا ہے کہ اگر اسکو زمین کا علم
ہو مگر آسمان کا علم نہ ہو تو آسمان میں کوئی دوسرا خدا بھی موجود ہو اور جب اسکو
مشرق کا پتہ نہ ہو صرف مغرب کا پتہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ جہاں کا اسے پتہ نہیں
وہاں کوئی دوسرا خدا ہو لہذا اسطرح توحید کامل نہ ہوگی جب تک کہ علم غیب
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عطائی کا اقرار کرکے یہ نہ کہا جائے کہ ہمارے نبی جنہوں
نے ہمیں معرفتِ خداوندی کا سبق پڑھایا کہ وہ خدا ایک ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک
ہے۔ وہ نبی مشرق ومغرب جنوب وشمال تحت وفوق صغیر وکبیر برناؤ پیر ارض و
وسماء غرضیکہ خدا کی خدائی کے شاہد ہیں وہ مشاہدتاً فرمارہے ہیں ھُوَاللّٰہُ اَحَد
وہ ایک ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے لہذا ہمارا اس پر ایمان کامل ہے کہ وہ ایک
ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے چونکہ انھوں نے اس کی عطا سے مشرق ومغرب
جنوب وشمال تحت وفوق نشیب وفراز ارض وسماء کا مشاہدہ فرماکر پھر فرمایا
ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

Marfat.com

قاسمی صاحب اگر یہ چاہتے ہو کہ توحید خداوندی کے چرچے ہوں اور شرک جہاں سے مٹے تو علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تذکروں سے پاکستان کے گوشے گوشے کو منور کردو جہاں تک آپ کی تفسیر بالرائے احادیث نبوی پر ذاتی عنوانات توحید کی آڑ میں عظمتِ نبوت ورسالت سے انکار کا تعلق ہے اس سے ان کی شان مقدسہ معظمہ میں سرِ مُو بھی فرق نہیں آئے گا چونکہ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ۔ یہ نورِ مصطفوی دن دگنا رات چوگنا ہوگا لیکن آپ جیسے جاہل و متعصب منکر منشائے قرآن وحدیث علمائے سلف و خلف سے منہ موڑ کر دنیا میں مخلوقِ خدا میں سے سب سے پہلے عظمتِ نبوی کے منکر سے رشتہ جوڑ کر رحمت و قربِ خداوندی سے دور ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور اپنے سب سے بڑے ملاں شیخ نجدی کے ساتھ ہی بلا اپیل جہنم رسید ہو جائیں گے اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ جو کہ تیار ہی کافروں کے لئے کی گئی ہے۔ بقول اعلیٰحضرت امام اہلسنت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے ؞ یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر ؞ ذکر اونچا ہے تیرا بول بالا ہے تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے ؞ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

دراصل حدیث شریف نمبر ۲۵ میں قاسمی جی نے وہی رفتار بے ڈھنگی اختیار کی ہے جو کہ پہلے سے چلی آرہی ہے بھلا حدیث شریف کے کس لفظ سے یہ ثابت ہے کہ حضور فرما رہے ہوں کہ میں اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں جانتا حقیقت میں

Marfat.com

حدیث شریف نمبر ۲۴ و حدیث شریف نمبر ۲۵ ہر دو احادیث کو علم کے مسئلہ سے قطعاً کوئی تعلق ہی نہیں بلکہ حدیث نمبر ۲۴ میں اپنے گھروں میں کتا یا جاندار کی تصویر رکھنے کی ممانعت اپنے عمل مبارک سے اور اسی طرح حدیث نمبر ۲۵ میں ہدیہ و صدقہ میں عملاً تفریق فرما کر اپنے غلاموں کو اپنی بے مثلی کا مشاہدہ کرایا ورنہ نفی علم غیب شریف کا ان ہر دو احادیث سے اشارۃ النص یا دلالۃ النص سے بھی قطعاً کوئی ثبوت نہیں ملتا لیکن قاسمی صاحب ہیں کہ ساون کے اندھے کی طرح کہ جس طرح اسکو ہر طرف ہریالی کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا اسی طرح قاسمی صاحب کو بھی قرآن و حدیث میں اپنی مثل بشر اور علم غیب شریف عطائی کی نفی اور محض ایک مجبور انسان کے علاوہ مصطفے علیہ السلام کی دیگر شان یا معجزات چاند کو توڑنا پھر جوڑنا اور سورج کو موڑنا مادر زاد گونگوں سے کلمہ پڑھانا جلی ہوئی کھجوروں کا اگانا حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے گھران کے کھانے میں لعاب مبارک سے برکت پیدا فرمانا ان کے مردہ بچے زندہ کر کے بچوں کی ضد پر بکری جو کہ ذبح ہو کر آگ پر پکی اور کھائی جا چکی تھی اسکا دوبارہ زندہ فرمانا حضرت ربیعہ ابن کعب کو جنت اور حضرت قتادہ کو آنکھ عطا فرمانا ابوجہل کی مٹھی کے کنکروں کا کلمہ پڑھنا پھوٹی ہوئی آنکھوں ٹوٹی ہوئی ہڈیوں چھوٹی ہوئی نبضوں کا چلانا ایک پیالۂ جامِ شِیر سے ستر صحابۂ کرام کا پیٹ بھر کر پی لینے کے بعد بھی بچ جانا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰے عنہ کے آشوبِ چشم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کی پنڈلی کے زہریلے زخم کو لعابِ پاک سے صحتیاب فرمانا ناری کو نوری حبشی کو رومی سیاہ فاموں کو چودہویں رات کے چاند بنانا قاسمی صاحب

Marfat.com

تمکو یہ تمام معجزات اوران تمام شانوں میں سے کوئی ایک شان بھی نظر نہ آئی اربعین کی تصنیف کے وقت صرف بشریت اور سجدہ کے آڑ میں انکار تعظیم اور علم غیب ذاتی پر نفی والی آیات واحادیث سے علم غیب شریف عطائی کا انکار ہی یاد رہا۔

قارئین رسالہ ہذا سے گذارش ہے کہ وہ اربعین کے چالیس صفحات کو بنظرِ عمیق دیکھیں کیا مجال ہے کہ ان میں کہیں بھی نبی کریم کا کوئی معجزہ یا حضور نبی اکرم نورِ مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کسی ایک آیت یا حدیث سے کچھ استنباط کیا ہو حالانکہ تمام قرآن وحدیث شان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرے پڑے ہیں۔ لیکن سنا ہے کہ برتن سے وہی نکلتا ہے کہ جو اس میں ہوتا ہے چونکہ قاسمی کے ظروف یعنی بطنِ ناپاک میں شان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا شائبہ تک نہیں اس لئے اربعین میں ان کے قلم نے ان کے ذہن نارسا بطنِ ناپاک سے عداوتِ رسول کی عکاسی کا اظہار کر دیا ہے جو کہ اس کے قلم سے اس کی تصنیف اربعین میں صاف صاف نظر آرہا ہے۔ قاسمی جی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں جانتے تھے فقیر عرض کرتا ہے کہ جن کے خمیر میں ہندو کی ہولی کا پانی اور مشرک کی کچوریوں کا جواز تو موجود ہو لیکن سیدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی نیاز حرام ہو خواہ اس پر قرآن کریم ہی کیوں نہ پڑھا جائے (فتاوٰے رشیدیہ) تو ان کی زبان وقلم سے انبیاء واولیاء پر سب وشتم ہی نکلے گا۔ کاش کہ یہ کسی مقبول بارگاہِ الٰہی کی صحبت میں بیٹھے ہوتے اور کسی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے قرآن وحدیث پڑھا ہوتا تو آج ان کی زبان وقلم کی حیثیت بحمداللہ ایک مسلمان کے زبان وقلم جیسی ہی ہوتی اسلئے کہ

Marfat.com

ے   نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(قلندر لاہوری)

کاش کہ کوئی رَجُلِ رشید وسعید اس کور چشم بد باطن دشمنِ پاکستان کانگرس کے پٹھو انگریز کے نمک خوار فتنہ وفساد کے علمبردار سے پوچھے کہ ملاں جی بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کیا تمہیں رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام تھوپنے سے قبل کہ آپ اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتے تھے یہ تمام حدیثیں بھول گئیں کہ حضور پرنور علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چند ایسی اشیاء کے متعلق سوال کئے گئے کہ جن کے اظہار کو آپ بُرا محسوس فرماتے تھے تو جب آپ پر ایسے سوالات کی کثرت کی گئی تو آپ نے جوش میں آکر فرمایا سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو ایک آدمی (عبداللہ کہ) جس کے والد کی طرف سے لوگ اسے مشکوک سمجھتے تھے اس نے سوال کیا کہ حضور میرے والد کون ہیں فرمایا قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ آپنے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کے سلسلہ میں بھی لوگ اسکو اس کے غیر کی طرف نسبت کر کے بدنام کرتے تھے اس نے بھی موقع غنیمت جانا اور پوچھا کہ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضور میرا باپ کون ہے (اس شخص کا نام سعد تھا)، قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِہٖ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کے جلال مبارک

Marfat.com

کے آثار کو رخِ انور پر پایا تو اس خوف سے کہ کہیں اس کثرتِ سوال سے آپ کی طبع مبارک میں بوجہِ ملال کے عتابِ الٰہی نہ نازل ہو جائے آپ نے فوراً یہ عرض کی کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ کہ اے اللہ کے حبیب ہم توبہ کرتے یعنی اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۹، مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ پاکستان کراچی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت پیش کی گئی مٹی کی صورتوں میں جیسے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے پیش ہوئی تھیں اور یہ بتلا دیا گیا ہمکو کہ کون ہے جو کہ ہم پر ایمان لاوے گا اور کون ہے جو کہ کفر کرے گا فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقِيْنَ قَالُوْا اِسْتِهْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِهٖ مِمَّنْ لَّمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهٗ وَمَا يَعْرِفُنَا۔ پس یہ بات منافقوں تک پہنچی تو انہوں نے ازراہِ مذاق کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مومن و کافر کی تخلیق سے پہلے ہی پہچان ہوگئی حالانکہ ہم اسوقت ان کے ساتھ ہیں اور حال یہ ہے کہ ہمکو پہچانتے بھی نہیں۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِىْ عِلْمِىْ لَا تَسْئَلُوْنِىْ عَنْ شَىْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَّاْتُكُمْ۔ پس جب یہ خبر (عالم ماکان ومایکون) حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے منبر پر قیام فرمایا حمد و ثنائے باری تعالےٰ کے بعد فرمایا کہ اس قوم کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتی ہے تم مجھ سے اوقاتِ حاضرہ سے لے کر قیامت تک

Marfat.com

کی جو بھی چیز پوچھو گے میں تمکو خبر دوں گا آخر حدیث تک ۔

(تفسیر خازن شریف جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۳۲۸)

یوم خیبر کہ جسدن جنگ خیبر ہوئی تھی تو بعض صحابہ کرام بعض کے متعلق فرما رہے تھے کہ فلاں فلاں شہید ہے حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّیْ رَاَيْتُهٗ فِی النَّارِ ۔

(مسلم شریف جلد اول صفحہ ۷۴)

حتیٰ کہ صحابہ کرام نے ایک اور شخص کے متعلق بھی فرمادیا کہ فلاں یعنی وہ بھی شہید ہے رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا نہیں اسے تو میں دوزخ میں دیکھ رہا ہوں ۔

دیگر فرمایا کہ اِنِّیْ اَرَی الْفِتَنَ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سب گھروں میں آنے والے فتنے دیکھ رہا ہوں ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۸)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۵۵)

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے

حضرت انس صحابی و خاص خادم رسول (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ایک دن عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے فرمایا ہاں میں تمہاری شفاعت کروں گا تو حضرت انس عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ

Marfat.com

اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال

فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال

فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی ھذہ الثلاث المواطن۔

(ترمذی شریف جلد دوم ص۶۶)

حضور میں آپ کو اس دن (یعنی بروز قیامت) کہاں تلاش کروں فرمایا سب سے پہلے پلصراط پر پھر میزان پر پھر حوضِ کوثر پر ان تین جگہوں کے بغیر میں کہیں نہیں ملوں گا۔

عن انس بن مالکٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنة ثلاث مرات قالت الجنة اللھم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بندہ اللہ تعالٰی سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس بندے کو مجھ میں داخل فرما اور جب دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ اس بندے کو مجھ سے پناہ دے۔ دیکھ لیجئے کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر جنت اور ساتوں زمینوں کے نیچے دوزخ بندے کی دعا سن لیتی ہیں اور نبی پاک نے ان کے اس سننے کو بیان ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کی دعا کہ جو اسوقت اللہ تعالٰی سے کرتی ہیں (یعنی جنت و دوزخ) وہ بھی بیان فرما دیں۔ معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ تو فقط بندے کی دعا سنتی اور ان کے لئے

Marfat.com

دعا کرتی ہیں مگر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم بندے کی دعا بھی سنتے اور جنت و دوزخ کی دعا بھی سنتے ہیں۔

کیوں ملاں جی قاسمی صاحب جو نبی ساتوں آسمانوں و ساتوں زمینوں کے تحت و فوق کی آوازیں سماع فرمائے اور پھر اسکا یہ دعویٰ بھی ہو کہ جو میں دیکھتا اور سنتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور سنتے اور اسپر دلیل یہ ہو کہ اے صحابہ فلاں شخص کہ جس کو تم شہید کہہ رہے ہو وہ تو جہنمی ہے چونکہ میں اسکو جہنم میں دیکھ رہا ہوں پھر ان منافق لوگوں سے کہ جنہوں نے آپ کے علم غیب شریف عطائی کا انکار کیا تھا اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے انکو یہ دعوت دیں کہ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ اور لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَّاْتُکُمْ۔ جو چاہو پوچھو جس چیز کے متعلق مرضی ہو سوال کرو آج سے لے کر قیامت تک کے حالات پوچھو میں بتلاؤں گا۔ جو اپنے علم غیب عطائی کے دعوے کو مع دلیل کے منافقین پر پیش فرمائے اسکے متعلق تمہارا یہ عقیدہ کہ آپ اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں جانتے تھے یہ آپ پر الزام نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ عقیدہ آمنہ کے لال کے متعلق تو نہیں البتہ مرزا جی مہاراج قادیانی کے متعلق ضرور ہو سکتا ہے جو اپنے گھر لڑکا ہونے کے دعویدار ہوں مگر تولد ہو لڑکی۔ جو محمدی بیگم سے آسمانوں پر نکاح کا دعویٰ کرے مگر آجتک امتِ مرزائیہ کی ماں غیر کے قبضہ میں ہو (یعنی غیر سے نکاح ہو چکا ہو) قاسمی جی یہ تو مرزا کے لئے عقیدہ ہو سکتا ہے کہ مرزا جی علم غیب نہیں جانتے۔ اس آمنہ کے لال کے متعلق (کہ جس نے چچی اُمِ فضل کو لڑکے کی بشارت دی اور لڑکا ہوا) یہ عقیدہ نہیں

Marfat.com

ہوسکتا۔ لہٰذا جس نبی کے متعلق آپ نے یہ لکھا ہے کہ وہ عالم الغیب نہیں تھے وہ کوئی اور آپ کے نبی ہونگے اللہ کا نبی تو عالم ماکان ومایکون ہے اور اس کی تقریر تقریر الٰہی۔ لیکن جس کے دعوے بلا دلیل اور جو اپنے دعووں میں کاذب ہے وہ وہی ہے کہ جسکو آپ کے قاسم نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں یہ تحریر کر کے کہ (بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم[1] بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ تحذیر الناس صفحہ ۳۲ مطبوعہ لاہور آرٹ پریس باہتمام زاہد حسین) دعوائے نبوت کا موقع فراہم کیا تو جس نبی کے متعلق آپ نے کچھ نہ جاننے والا لکھا ہے وہ تو مرزا جی ہیں کہ جس کاذب کے تمام دعوے غلط نکلے اور جسے دعوائے نبوت کرانے کا سہرا بھی اُسی قاسم نانوتوی کے سر ہے کہ جس کی طرف تم اپنی نسبت کر کے محمد ضیاء سے ضیاء القاسمی کہلاتے ہو لہٰذا تمہارے قاسم نانوتوی کے فراہم کردہ نبی کی تو یہ تعریف ہوسکتی ہے لیکن ہمارے پیارے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعریف نہیں ہے بلکہ وہ تو بعطائے الٰہی عالم الغیب ہیں اور اپنے علم غیب عطائی پر ان کی کئی احادیث موجود ہیں کہ جو فقیر پہلے ہی پیش کر چکا ہے اور ان احادیث سے حضور دلائل قائم فرما کر اپنے علم غیب عطائی کے دعوے کو پختہ قرار فرما رہے ہیں لہٰذا قرآن وحدیث و اقوال علمائے دین محدثین ومفسرین سے یہ بخوبی روشن ہو گیا کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی طرف سے عطا فرمودہ علم غیب حاصل ہے اسکا منکر منکرِ قرآن وحدیث دشمنِ عظمتِ شان نبوت ورسالت وکافر ہے۔ اب فقیر ایک ایسی شخصیت کا حوالہ پیش کرتا ہے کہ جنکو تمام دیوبندی اپنا پیر ومرشد وپیشوا ہادی،

[1] ہم کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وراسمنا تسلیم کرتے ہیں یعنی حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ دیکھئے ان کے ملفوظات گرامی کہ جنکو آپ کی تمام امت کے حکیم مولوی اشرف علی نے اپنے زیر اہتمام شائع کر کے امداد المشتاق نام سے موسوم کیا اسکے اندر حاجی صاحب قبلہ کا یہ قول فیصل موجود ہے کہ (فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جسطرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا انکو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ کے معاملات سے خبر نہ تھی اسکو دلیل اپنے دعوے کی سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔)

(امداد المشتاق صفحہ ۷۶ و ۷۷ مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر)

مسئلہ حاضر و ناظر

ہمارا اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تمام حجابات اٹھا دیے ہیں اور تمام جہان کو مثل کف دست ملاحظہ فرما رہے ہیں زمین و آسمان کی کوئی چیز حضور سے دور نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کے پیش نظر ہے قرآن پاک میں آتا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا۔ اے غیب کی خبریں دینے والے ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ شاہد شہود سے ہے یا مشاہدہ سے اگر شاہد شہود

Marfat.com

سے ہو اسکا معنی حاضر ہوگا اور اگر مشاہدہ سے ہو تو اسکا معنی ناظر ہوگا چنانچہ شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالے عنہ نے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کے یہ معنی تحریر فرماتے ہیں کہ یعنی عالم و حاضر بحالِ امت و تصدیق و تکذیب و نجات و ہلاکِ ایشاں۔ (مدارج النبوت صفحہ ۲۶۰)

اور پھر آیہ مذکورہ میں اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً شاہد فرمایا جس پر نہ ال داخل کیا اور نہ شاہد کا صلہ ل لائے نہ علیٰ جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ مطلقاً ہر مخلوق پر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا مشاہدہ موجود ہے۔ قرآن کریم نے متعدد جگہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد کے لقب سے یاد فرما کر آپکے حاضر ہونے کا تذکرہ فرمایا مثلاً ملاحظہ ہو۔ (۱) وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (۲) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا (۳) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ۔ بلکہ دو جگہ آپ پر لفظ شَهِيْدًا کا اطلاق بھی آیا ہے مثلاً فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا پس کیونکر ہوگا جب کہ ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور آپ کو بھی ان سب پر گواہ (یعنی حاضر) ونگہبان بنا کر لائیں گے (۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہم نے تمکو ایسی ہی ایک جماعت بنادی ہے کہ جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ اور نگہبان ہوں (یعنی حاضر و ناظر ہوں)

یہاں پہلے تو اللہ تعالے نے ویکون فرما کر ثابت فرمایا کہ آپ موجود ہوتے

Marfat.com

ہیں اور لبعد ازاں الرَّسُول میں (ال لائے تاکہ اس ال سے لفظِ رسول حضور علیہ السلام کے واسطے خاص مراد لیا جائے لہذا یہاں لفظ رسول سے علاوہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور رسول مراد نہیں لے سکتے اور یہی آل عہد خارجی کا خاصہ ہے پھر آگے نفسِ عبارت میں عَلَیْکُمْ سے خطاب عام فرمایا جسکے مخاطب تمام ہیں جیسے کہ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ط اے لوگو میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول ہوں لہذا عَلَیْکُمْ کے خطاب عام کی شرح اس آیت مبارک کے لفظ جَمِیْعًا سے واضح ہو رہی ہے۔ عَلَیْکُمْ کے خطاب عام کے بعد آگے ارشاد فرمایا کہ شَہِیْدًا یہ شَہِدَ یَشْہَدُ کے باب سے نکلا ہے اور فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبّہ کا صیغہ ہے اور صفتِ مشبّہ دوام پر دلالت کرتا ہے اگر ایک وقت کے لئے بھی فاعل فعل سے دور ہو جائے تو صفتِ مشبہ صفت مشبہ نہیں رہتا تو لفظ شَہِیْدًا میں جب تک شہادت دائمی تسلیم نہ کی جائے اسوقت تک شَہِیْدًا پر ایمانِ کامل نہیں ہوتا اور اس میں انکار حاضری سے انکار حقیقتِ لغوی لازم آتا ہے جسکو اللہ کریم نے اس مثال سے صاف صاف ظاہر فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ط بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر شاہد ہے کیا شہید کے معنی یہاں شہادت الشہادت جو کہ دیابنہ نے نکالے ہیں یہ سمجھے جائیں گے یہاں، اگر یہ معنی تسلیم کئے جائیں تو کفر لازم آتا ہے تو جہاں یہ خرابی لازم آتی ہے تو پھر وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا میں تم قرآن مجید میں تحریف کر کے تفسیر بالرائے سے فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ط کے کیوں مستحق بنتے ہو آخر خدا کو جان دینی ہے یہاں، کانگرس کے ووٹوں یا نوٹوں کا سوال یا گاندھی و نہرو کی خوشنودی کا سوال نہیں

Marfat.com

یہ تو قرآن اور اس کی تفسیر کا سوال ہے اس میں جو بھی تحریف کا مرتکب ہو کر تفسیر بالرائے کا حامل ہوگا منکر قرآن اور بے ایمان و جہنمی ہوگا لہٰذا آیت مبارکہ مذکورہ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کے معنی و مفہوم پر اسوقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا کہ جب تک رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر تسلیم نہ کیا جائے۔ الحمد للہ رب العٰلمین ہم اہلسنت وجماعت کا یہی مسلک و عقیدہ ہے جو کہ ارشاد ربانی وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کے مفہوم کے مطابق ہے اب فقیر لغت کی مشہور کتاب منجد سے شاہد کے معنی پیش کرتا ہے (شاہد) ج شُہُوْد و شُہَّدٌ (المنجد صفحہ ۱۱۴۴) اور یہ دیکھئے تفسیر خازن شریف مطبوعہ مصر اس میں شہود کے معنی صاف صاف یہ موجود ہیں کہ شہود اے حضور شہود یعنی حاضر ہونا تو الحمد للہ قرآن کریم کی اس آیت میں کہ یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا کے معنی ترکیبی لحاظ سے بمع اثبات لغت کے یہ ہوئے کہ حاضر دوسری جگہ اللہ کریم نے آپ کے ناظر ہونے کی واضح صراحت فرمائی وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ۔ پ۱۵ رکوع ۱۶۔ اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔ صاحب تفسیر خزائن العرفان وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ کے تحت حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ حضور کی نگاہِ کرم ہمیشہ اپنی امت کے صالحین پر ہے خواہ وہ کہیں اور کسی زمانے میں ہوں حضور کی نگاہ میں ہیں اس سے مسئلہ حاضر و ناظر بھی ثابت ہوتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۴۲۷ حاشیہ ۱۲)

Marfat.com

اور یہ بھی یاد رہے کہ حضور علیہ السلام کو ان سے رخ پھیر لینے کا امر بھی قرآن کریم میں موجود ہے کہ جنہوں نے یادِ الٰہی سے رخ پھیر لیا یہ دیکھئے ارشاد ہوتا ہے کہ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا (پ ۲۷ رکوع نمبر ۵ سورہ نجم) ذکر خدا سے کفار و مشرکین ہی منہ پھیرتے ہیں جہانتک مومن و مسلم کا تعلق ہے وہ کسی نہ کسی حال میں ذکر اللہ ضرور کرتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کبھی بے تعلق نہیں ہوتے اگرچہ وہ کیسی ہی گناہگار کیوں نہ ہو اور رسولِ پاک علیہ السلام کے امت میں جلوہ گر ہونے کا تذکرہ بایں الفاظ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں (پ ۲۶ رکوع ۱۲) کب تک موجود ہیں جب تک کہ ذکرِ خدا کرنے والے موجود ہیں کہاں تک موجود ہیں جہانتک کہ ذکر خدا کرنے والے موجود ہیں. کیوں ان کے قریب ہیں اسلئے کہ ان کو اللہ نے انکے قریب رہنے اور انہیں نہ چھوڑنے کا امر فرمایا ہے لہذا اس ارشادِ خداوندی کے تحت آپ مؤمنین صالحین کے قریب ہیں کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط اور دور نہ کرو (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ہیں (پ ۷ رکوع ۵ سورۃ انعام) یاد رہے کہ ذاکرین و صالحین عباد الرحمٰن کے لئے یہ خوشخبری ہے اور یہ حکم تاقیامت جاری ہے لہذا قربِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یادِ خدا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اولیائے کاملین جو کہ ہمہ اوقات ذکرِ خدا کرتے ہیں وہ عالمِ بیداری میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

یادِ او سرمایۂ ایماں بود ⁂ ہر گدا از یادِ او سلطاں بود

گر چہ خواہی زیستن با آبرو ⁂ ذکرِ او کن ذکرِ او کن ذکرِ او

اور قرآن کریم ایک اور جگہ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۱) لیجئے اس کے معنی بھی تمہارے قاسم صاحب نانوتوی کے قلم سے ہی تحریر کرا دیتا ہوں شاید ممکن ہے کہ ایمان ہی لے آؤ یہ دیکھئے لکھتے ہیں کہ اسکو یعنی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو بعد لحاظ صلہ من انفسہم کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلعم[۱] کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے۔ (تحذیر الناس ص۱۲ مصنفہ قاسم نانوتوی)

کیوں قاسمی صاحب کیا فتویٰ ہے قاسم صاحب نانوتوی کے متعلق کہ جنہوں نے نبی کریم کا امت کے ساتھ وہ قرب تحریر کیا ہے کہ جو امت کو اپنی جانوں سے بھی حاصل نہیں فرمائیے ارض و فلک جن و ملک شرق و غرب جنوب و شمال ہر ہر ملک ہر ہر شہر نہیں نہیں بلکہ الحمد للہ کہ آج دنیا کے ہر ہر خطّے میں حضور کی امت موجود ہے یا کہ نہیں موجود ہے اور یقیناً موجود ہے تو پھر دنیا کے ہر ہر خطّے میں قربتِ مصطفےٰ بھی موجود ہے۔ چونکہ قاسم نانوتوی صاحب نے یہاں قرب کو لفظِ امت کے ساتھ عام مراد لیا ہے اور امت ہونے کے لحاظ سے ہر کلمہ گو صغیر و کبیر برنا و پیر مومن مسلم نیک و بد امتی ہے تو لہٰذا آپ اپنے ہر امتی کے قریب

---

[۱] : ہم کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ فقہائے کرام نے درود پاک میں اپنی طرف سے اس تخفیف کہ صلعم وغیرہ کو حرام لکھا ہے۔

Marfat.com

ہیں خواہ وہ نیک ہو یا بد چھوٹا ہو یا بڑا مومن ہو یا مسلم چونکہ امتی ہوتے ہیں سب کلمہ گو مساوی ہیں جنہوں نے اعمالِ صالحہ اختیار کئے انہوں نے درجات پا لئے اور اعلیٰ امت ہونے کے حقدار ہو گئے لیکن امتی ہونے کا اطلاق اس امتی پر بھی آئے گا جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

قارئین کرام یہاں بھی وہی مثال صادق آتی ہے کہ دقاسم سست قاسمی جی آپ کی تو شب و روز یہی کوشش و کاوش ہوتی ہے کہ کوئی آیت یا ایسی ملے جس میں دبظاہر، حضور کی شانِ علمی یا عملی نہ معلوم ہوتی ہو اگر آپ میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو آج سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور کہنا چھوڑ دو یا حاضر ہونے کا اقرار کر لو چونکہ لغت والوں نے حَضَرَ حُضُوراً وَحَضَارَۃً ضد غاب سے غائب کی ضد قرار دیا ہے غائب بمعنی چھپا ہوا اور اس کی ضد کیا ہے حَضَرَ حُضُوراً وَحَضَارَۃً یعنی حاضر (المنجد صفحہ ۱۳۴) لہٰذا آج سے یا تو حضور کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کر لو یا اپنی اور اپنے اکابر کی تمام کتب سے لفظ حضور مٹا دو ہیں اپنے اللہ کے قربان جاؤں جو منکرانِ حاضر و ناظر سے صبح و مساء ہر جگہ تقریر و تحریر تصنیف و تالیف میں حضور علیہ السلام کو کئی کئی مرتبہ حضور لکھوا کر کہلوا کر اپنے حبیب کے حاضر و ناظر ہونے کے چرچے کراتا ہے۔ حضور کہہ کر حاضر و ناظر کا اقرار نہ کرنے والے کی جہالت تو دیکھو کہ حضور یعنی حاضر بھی کہہ رہا ہے اور انکار بھی کر رہا ہے دراصل یہی تو شانِ خداوندی ہے کہ منکر سے کہا کہ کہو حضور اس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بس حاضر ہونے کا تو اقرار ہو گیا منکر کہنے لگا نہیں نہیں یہ کیسے فرمایا یہ نبی پاک کو حضور کہہ کے آگے جو مرضی ہے خرافات

Marfat.com

بکو شان حضوری تو لفظ حضور ہیں ہی آ گئی۔

ایک مرتبہ یہ فقیر خادمِ اہلسنت تبلیغی دعوت کے سلسلہ میں قصور شریف پیر روشن ضمیر الحاج خواجہ پیر سید شبیّر احمد شاہصاحب نقشبندی مجددی قصوری دائم الحضوری حال مقیم دھوکری بنگلہ نو متصل قصبہ کمالیہ حضور قبلہ وکعبہ خواجہ خواجگاں ہادی گمگشتگاں خواجہ پیر سیّد غلام دستگیر و حضور قبلہ عالم حضور قبلہ خواجہ پیر سید محمد نذیر احمد شاہصاحب دائم الحضوری نقشبندی مجددی کے عرس پاک کے سلسلہ میں جارہا تھا کہ کاہنہ نو قصبہ جو کہ راستے میں آتا ہے وہاں چھوٹی سی جلسی بھی ہورہی تھی کہ جس میں چند آدمی حاضر تھے اور ایک کوّے کی سی رنگت کا موٹا تازہ آدمی جو وضع قطع اور گفتگو سے علاقہ جھنگ کا رہنے والا معلوم ہوتا تھا میکروفون پر ندائے یارسول اللہ علیہ السلام کی تردید میں ہمارے نعت خوان حضرات کی اس نعتِ مبارک کے وزن سے ملتی جلتی نظم پڑھ رہا تھا کہ داساں یانبی اللہ کہنا ایں، لیکن یہ سبز لوپنچے کی اولاد کوے کی سی رنگت والا شخص بالکل اسی سے ہموزن نظم کہ داساں یانبی اللہ نئیں کہنا، پڑھ رہا تھا میرے ساتھ خواجہ صاحب قبلہ کے علاقہ ماہموں کانجن کے کچھ مرید بھی ہمسفر تھے جو کہ حسب الارشاد قبلہ حضرت خواجہ پیر شبیر احمد صاحب مجھے ساتھ لے کر جا رہے تھے بوجہ سواریاں اتارنے اور چڑھانے کے ہماری لاری کوئی دو تین منٹ کے لئے کاہنے رکی اور میرے ان ساتھیوں نے جب یہ آواز کہ داساں یانبی اللہ نئیں کہنا، سنی تو ٹھیٹ پنجابی زبان میں کہنے لگے کہ مولانا صاحب سندے ودے ہو کاں خورے کیٹے پٹے آہد ئین ہیں نے کہا فرماؤ تو کہنے لگے

فا[illegible] حضرت [illegible] فرماچکے ہو لہذا اب کہئے رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اے آہدے ہئیں کہ اساں یا نبی اللہ نئیں کہنا انہاں جاہلاں تے عقل دیاں دریاں
کوں کوئی سمجھاوے چاکہ بہی جیئیں گل کوں اِٹّیں آہدے اوجو اساں نئیں کہناں اد
تے آہدے ودے او کہ جس بات کو کہہ رہے ہو کہ ہم نہیں کہیں گے وہ تو تم کہہ
رہے ہو میں نے کہا بھئی وہ کیسے تو جوابًا انہوں نے کیا نفیس بات بتلائی کہنے لگے جی
مولانا صاحب اے آہدے ہئین جو اساں یا نبی اللہ نئیں کہناں تے نالے آہدے وی
جاندے ہئین یعنی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے یا نبی اللہ نہیں کہنا اور کہتے بھی جا رہے ہیں
میں نے کہا کہ بھئی وہ تو انکار کر رہے ہیں تو ان دیہاتی دوستوں نے بڑے پیارے
انداز میں کہا کہ مولوی جی انہاں دی گل تے کن دھر و چاتے سمجھ آسی اے پئے آہدے ہئین
اساں یا نبی اللہ نئیں کہنا ایں گل وچ دو جملے ہئین ہک ہے یا نبی اللہ دوجا ہے
نئیں کہنا رب سائیں فرمایا آکھ او تے منکر آیا نبی اللہ ایں آکھیا یا نبی اللہ رب
سائیں فرمایا اُتھے یاد اانکار پیا کرناں ایں ناں اے تے اساں کہا ہے اے
آکھے جی نئیں کہناں رب سائیں فرمیندن جو بہڑا جملہ امی یا نبی اللہ دا ہے جہڑا
توں آکھ چھوڑیا اے اگوں جو مرضی ہے بکواس ماری جا۔ ان دیہاتیوں کی اس سادی
سی بات پر تمام سواریاں محظوظ ہوئیں اور مجھے قرآن کریم کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ اُولٰئِکَ
کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کہ چاہے کوئی عربی پڑھ لکھ کر عربی بننے والا نہیں بلکہ
عربی کا لڑکا عربی کا پوتا اور عربی کا نواسا ہی کیوں نہ ہو اور تمام بلاد عرب وعجم میں
اسکی حکمتوں سے اڑی ہوئی مہمیں بھی کیوں نہ سر ہوتی ہوں اور اسکو عرب والوں نے
بوجہ اسکے صاحب عقل وحکمت ہونے کے ابوالحکم کی کنیت ہی کیوں نہ دے
رکھی ہو اگر اسکے دل میں حبِ مصطفٰے نہیں اور وہ آمنہ کے لال کو محمد رسول اللہ

Marfat.com

نہیں بلکہ محمد ابن عبداللہ کی حیثیت سے مانتا ہو خواہ عرب والے اسکو حکمتوں کی سب سے بڑی ضیاء ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں وہ حکمتوں کی ضیاء نہیں اور نہ ہی وہ ابوالحکم ہے بلکہ وہ ابوجہل ہے اس میں حکمتوں کی ضیاء نہیں بلکہ جہالت و گمراہی کی وبا ہے۔

اسکا عربی لکھنا عربی پڑھنا عربی پڑھانا عربی بولنا چالنا کسی بھی کام نہیں آئے گا بلکہ ایسا شاتم رسول اپنے حلقۂ اثر اور اپنے زعمِ باطل میں خواہ حکمتوں کی ضیاء ہی کیوں نہ بنتا پھرے قرآن حکیم کی اصطلاح میں وہ چوپاؤں سے بھی بدتر ہے اس لئے کہ چوپائے تو پھر بھی حضور کو مصطفٰے و مجتبٰے حاجت روا مشکل کشا تک مانتے اور جانتے ہیں چڑیاں یہاں آکر فریادیں پیش کرتی ہیں ہرنی قیدی ہو کر استغاثہ پیش کر کے رہائی کی مستغیث ہوتی ہے اونٹوں پر مظالم کی داستانیں بھی یہیں سنی جاتی ہیں ہاں ہاں یہیں پر اُستنِ حنانہ جیسی سوکھی ہوئی لکڑیوں کی فریاد رسی ہوتی ہے چونکہ عالمین کی ہر شئے کے لئے یہی ایک ذات تو ہے کہ جو سراپائے رحمت ہے۔ سبحان اللہ کیا اچھا کہا کسی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

شہبازِ لامکانی جانِ اُو ٭ رحمت للعالمین درشانِ اُو

اور پھر فرمایا کہ

سیّدُ الکونین ختم المرسلین ٭ شد وجودش رحمۃ للعالمین

ہاں تو قاسمی صاحب فیصلہ اب تم پر ہے کہ تمہارے قاسم صاحب جن کی تم ضیاء ہونے کے لئے محمد ضیاء سے صرف ضیاء القاسمی رہ گئے ہو ان پر کیا فتویٰ

Marfat.com

چسپاں کرتے ہو جب کہ انہوں نے یہانتک تحریر کر دیا کہ حضور علیہ السلام اپنی امت کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں اب تو دو ہی صورتیں ہیں یا تو ضیاء جھوٹی قاسم سچا یا قاسم جھوٹا ضیاء سچی۔ قاسمی صاحب جو بات کہنے پر ہم اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی راولپنڈی سے لے کر لائلپور تک کے دیوبندی۔ قاسمی، گنگوہی، انبیٹھوی مودودی غلام خانی مفتیوں کے فتووں سے مشرک وکافر ہو جائیں اور قاسمی سے نکاح ٹوٹنے کی ڈگری مل جائے وہی بات تمہارے ہندوستانی آقا قاسم نانوتوی کہیں تو وہ قاسم العلوم والخیرات بھی رہیں اور وہ مولانا وبالفضل اولینا بھی رہیں یہ کیا منافق پنا ہے اگر نبی کریم کو حاضر وناظر ماننے والا مشرک اور اسکا نکاح ختم تو پھر خدارا یہی فتویٰ قاسم نانوتوی صاحب پر بھی چسپاں کیجئے یہ کیا تمہارے ملاں اگر نبی پاک کو اپنی کتابوں میں حاضر وناظر لکھیں تو تم چیں بچیں نہ ہو اور اگر مملکت خداداد پاکستان کا پرامن شہری ملک وملت کا وفادار غازی اپنے نظام حیات پر ان کو حاضر وناظر بلکہ اپنی رگ جاں سے بھی انکو قریب سمجھے تو تم اس پر مشرک کافر۔ بدعتی وبے ایمان ہونے کے فتوے چسپاں کر کے فضاء میں انتشار واشتعال پیدا کرو خدارا اپنے کانگرسی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ہمارے ملک کے امن وامان میں اپنی فرقہ وارانہ تحریر وتقریر تصنیف وتالیف سے انتشار پیدا نہ کیجئے یہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ ملک کیسے بنا اور اسکے لئے ہمیں کیا کیا قربانیاں دینا پڑیں آپ کے اکابر قیام پاکستان کے وقت بھی ترنگے جھنڈے تلے گاندھی کے ساتھ مل کر بندے ماترم کا نعرہ لگا رہے تھے اور یہ مجھ سے پوچھئے کہ دہلی کا مہاجر ہوں کہ جب قیام پاکستان سے قبل متحدہ ہندوستان میں الیکشن ہوا تھا تو تمہاری

Marfat.com

جمعیتہ العلمائے ہند کے بڑے بڑے جگادری ملاں اسوقت کیا نعرے لگا رہے تھے اسکو تو چھوڑیے قیامِ پاکستان کا اعلان ہوا اسوقت کانگرسی ملاں حسین احمد مدنی ۔ ابوالکلام آزاد اوران کے ہمنوا از حد ناراض تھے اوراسوقت کہ جب دہلی کے چاندنی چوک میں جن سنگھی غنڈے میری قوم کے معصوم بچوں کو کرپانوں کی نوکوں پر اٹھا اٹھا کر پوچھتے تھے جگر کے ٹکڑے لوگے یا پاکستان ۔ ہمارے ایماندارانہ جوش وولولے سے نکلے ہوئے نعرے کہ

لے کے رہیں گے پاکستان ، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

جن سنگھی غنڈوں کے دِل ہلا دیتے تھے ہمارے جگر کے ٹکڑے ہماری نظروں کے سامنے ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے تھے ہم سے آباؤ اجداد کے ورثے چھوٹ رہے تھے لیکن ہمیں یہ سب کچھ برداشت تھا کس کے لئے ایک اور صرف ایک مقصد کے لئے ایک حصول تمنّا کے لئے وہ مقصد اور حصولِ تمنا کیا تھا وہ مقصد اور حصولِ تمنا یہی تھا جسے آج دنیا کی سب سے بڑی مملکت ہونیکا فخر حاصل ہے اور جسے ملک وبیرون ملک بلکہ تمام ایشیا میں پاکستان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے پاکستان زندہ باد بلکہ زندہ و پائندہ باد ۔

قاسمی صاحب اب پاکستان بن چکا ہے اور الحمد للہ تا قیامت تابندہ و پائندہ ہی رہے گا اب آپ پاکستان میں رہ رہے ہیں مثل مشہور ہے جس درخت کے سائے میں بیٹھو اس کی حفاظت کرو لیکن آپ کی یہ دورنگی چالیں یہ انتشار واشتعال انگیز تقاریر وتصانیف ملکی امن کی بقاء کی ضامن نہیں بلکہ منافی ہیں خدارا غور کیجئے ملک کے سوادِ اعظم کو حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر وناظر سمجھنے پر فتویٰ لگانے

Marfat.com

سے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لیجئے حضور علیہ السلام تو ایک طرف تمہارے ملاں تو اپنے متعلقین کو اپنے متعلق حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ و یقین رکھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ دیکھئے تمہارے صدر دیوبند حسین احمد مدنی کی تصنیف الشہابُ الثاقِبُ اس میں لکھا ہے کہ

دیم مرید بر یقین داند کہ روئے شیخ مقید بیک زماں نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگر از شیخ دور است اماں روحانیت او دور نیست وچوں ایں امر محکم داند و ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربطِ قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود چوں مرید ہر دم در حل واقع محتاج شیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسانِ حال سوال کند البتہ روحِ شیخ باذنِ اللہ تعالیٰ او را القاء خواہد کرد۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۶۱ و ۶۲ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

مرید اس بات کو یقین جانے کہ شیخ (پیر) کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں ہے پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو خواہ دور اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں (کیونکہ اس کی روحانیت حاضر و ناظر ہے) تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہمہ اوقات شیخ کو یاد رکھے اور ربطِ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل کشائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبانِ حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القا کرے گی۔

کہیئے قاسمی جی کیا خیال ہے بیچ اس مسئلہ کے کہ تمہارے پکے ٹھکے صدر دیوبند اور اتباعِ کانگرس کے جوشِ بے ہوش سے کھدر پوش مولوی مدنی جی صاحب

Marfat.com

تو پیر کو حاضر و ناظر حاجت روا مشکل کشا تک لکھ رہے ہیں اور آپ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر ماننے والے کو مفسد اور عقیدہ حاضر و ناظر کو عقیدہ فاسد کہہ رہے ہو اگر صدر دیوبند سچے ہیں تو تم جھوٹے اور تم سچے تو صدر دیوبند جھوٹے یاد رہے کہ غوثیت سے مصطفویت ستر درجہ لطیف ہے اور غوثیت ولایت سے اعلیٰ تو جب حسین احمد مدنی کانگرسی دیوبندی ایک عام ولی کے حاضر و ناظر ہونے کے قائل ہیں تو پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں کیا عداوت ہے اسکا جواب اب قاسمی جی ہی دیں گے چونکہ وہ تو آنجہانی ہو چکے ہیں۔

ملاں قاسمی جی تردید حاضر و ناظر اور اس کو عقیدہ فاسدہ کہنا تمکو بڑا مہنگا پڑے گا یہ دیکھئے آپ کے حکیم الامت مسئلہ حاضر و ناظر کے تیسرے شاہد اپنی کتاب جمال الاولیاء میں کیا لکھتے ہیں (محمد الشربینی) انکے حالات تحریر کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ایک سیاح سے روایت ہے کہ ان کی اولاد کچھ تو ملکِ مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ بلادِ عجم میں تھی اور کچھ بلادِ ہند میں اور کچھ بلادِ تکرور میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرما دیتے تھے اور شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے پاس قیام رکھتے ہیں۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر)

حوالہ ۲:۔ (محمد الحضرمی مجذوب) آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تینتیس ۳۳ شہروں میں خطبہ اور نمازِ جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔ (جمال الاولیاء ۱۸۹)

Marfat.com

کیوں جی قاسمی صاحب اب بتلائیے کیا فتویٰ ہے غلام خاں سے لے کر آپ تک کے کل دیوبندیوں قاسمیوں انبیٹھویوں وگنگوہیوں کا پہلے حوالہ میں امام شعرانی کے حوالے سے مولوی اشرفعلی نے ایک ولی کو چار مختلف ملکوں میں کہ جن کے درمیان کئی کئی سو میلوں کا فاصلہ ہے بیک وقت حاضر مانا ہے اور اس کی دلیل ان چاروں ملکوں میں ان کی اولاد کا ہونا بھی تحریر کر دیا ہے۔

دوسرے حوالے میں حضور نبی کریم علیہ السلام کی امت کے ایک مجذوب کا بیک وقت ایک دو دس بیس نہیں پورے تیس ۳۰ شہروں میں حاضر و ناظر ہونا تسلیم کیا ہے اب فرمائیے کہ اشرفعلی کا عقیدہ صحیح ہے اور آپ کا عقیدہ فاسد یا آپ کا عقیدہ صحیح ہے اور آپ کے حکیم جی صاحب کا عقیدہ فاسد۔

حوالہ ۳:۔ فتاویٰ امدادیہ میں یہی حکیم الامت صاحب لکھتے ہیں کہ شیخ کی صورت ذہن میں حاضر کر کے نظر قلب سے اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر اور خیال کو سادہ کر کے دیکھا جاتا ہے فَيُفْرَضُ كَأَنَّهٗ حَاضِرٌ وَنَاظِرٌ لٰكِنْ تَصَوُّرًا یعنی شیخ کے تصور کو حاضر و ناظر تصور کیا جائے۔ (فتاویٰ امدادیہ جلد چہارم صفحہ ۳۷ مصنفہ اشرف علی تھانوی)۔

قارئین اب ہم قاسمی صاحب سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ بتلائیں کہ حسین احمد مدنی، اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی جو کہ عام اولیاء بلکہ مجذوبوں کے حاضر ہونے کے قائل ہیں وہ مشرک و بدعتی و کافر ہیں یا کہ نہیں اگر وہ عام اولیاء اللہ حتیٰ کہ مجذوبوں کے متعلق حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھ کر مومن ہیں تو ہم اہلسنت و جماعت کافر و مشرک کیوں اور اگر نبی کریم امام الانبیاء علیہ السلام کے متعلق

Marfat.com

اہلسنت وجماعت عقیدۂ حاضر و ناظر رکھ کے کافر ومشرک و بدعتی تو حسین احمد مدنی اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی مومن کیوں۔

دور نگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا ؛ سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

اب فقیر حاضر و ناظر کے متعلق علمائے اہلسنت وجماعت کی تصانیفات مبارکہ سے چند حوالے نوٹ کرکے قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ تفسیر بالرائے کا نمونہ پیش کریگا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ مجمع البرکات میں یوں ارقام فرماتے ہیں کہ

"وے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم بر احوال واعمال امت مطلع است و بر مقربان وخاصان درگاہِ خود ممد و مفیض و حاضر و ناظر است"۔

یعنی حضور علیہ السلام اُمت کے حالات واعمال پر مطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض پہنچانے والے اور حاضر و ناظر ہیں۔

دیگر اپنے مکتوبات مبارکہ حاشیہ اخبار الاخیار شریف میں بھی آپ نے ایسا ہی تحریر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ حقیقتِ حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است بر اعمالِ امت حاضر و ناظر و مر طالبانِ حقیقت را متوجہانِ آنحضرت را مفیض و مربی است۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۱۵۵) حضور علیہ السلام حقیقی زندگی سے دائم اور باقی ہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور حقیقت کے طلبگار اور حاضرینِ بارگاہ کے فیض رساں و مربی۔

بلکہ صاحبِ جواہر البحار نے تو کمال ہی فرمادیا یہانتک تحریر فرمادیا کہ آپ

جَسَدُہُ الشَّرِیْفُ لَا یَخْلُوْا مِنْہُ زَمَانٌ وَلَا مَکَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا اِمْکَانٌ وَلَا عَرْشٌ

Marfat.com

وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا سَهْلٌ وَلَا وَعْرٌ وَلَا بَرْزَخٌ وَلَا قَبْرٌ الخ

(جواہر البحار شریف صفحہ ۴۸۳)

اور آپکے جسدِ مبارک سے نہ کوئی زمانہ خالی ہے نہ کوئی جگہ نہ کوئی محل خالی ہے نہ کوئی مکان نہ عرش نہ کرسی نہ قلم نہ دریا نہ نرم زمین نہ سخت زمین اور نہ برزخ اور نہ قبر۔

حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ لَوْ حُجِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مَا عَدَدْتُ نَفْسِيْ مُسْلِمًا۔ کہ اگر رسولِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک پلک جھپکنے جتنی دیر مجھ سے پوشیدہ ہو جائیں تو میں اپنے نفس کو مسلم شمار نہیں کرتا۔

(تنویر الحلک فی رویئۃ النبی والملک صفحہ ۱۸)

دیوبندی جب دلائل کی روشنی سے تنگ آکر اپنے اصلی روپ وہابی نجدی میں ظاہر ہونے لگیں تو عوام میں اپنا اعتماد بحال رکھنے کے لئے قرآن کریم کا جھوٹا حلف اٹھانے تک سے گریز نہیں کرتے اور پھر دہائی دیتے ہیں کہ ہم بھی حنفی ہیں جناب ہم تو احناف ہیں لیکن یہ بھی بالکل غلط ہے اسلئے کہ خود امام ہمام عالی مقام سراج الائمہ امام الامۃ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے عقیدہ کا بایں الفاظ ذکر فرماکر ان سے بیزاری کا اظہار فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

وَاِذَا سَمِعْتُ فَعَنْكَ قَوْلًا طَيِّبًا ❊ وَاِذَا نَظَرْتُ فَمَا اَرٰى اِلَّاكَ

(قصیدۃ النعمان صفحہ ۴ تصنیف امام صاحب علیہ الرحمۃ)

اور یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کوئی بات سنتا ہوں تو آپ ہی کا کلامِ مبارک

Marfat.com

سنائی دیتا ہے اور جب میں ہر طرف دیکھتا ہوں تو سوائے آپکے مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔
قاسمی صاحب یا تو آج سے حنفی کہلانا چھوڑ دو یا حاضر و ناظر کا اقرار کرو سبحان اللہ
یہ ہے حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ کا ایمان۔ کہیئے کس کس کے عقیدے کو عقیدۂ فاسدہ
قرار دے کر کافر و مشرک قرار دو گے بقول آپکے شیخ المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی
صاحب تنویر الحلک و صاحب جواہر البحار۔ صاحبِ قصیدۃ النعمان رضوان اللہ
تعالےٰ علیہم اجمعین سب کے سب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کافر و مشرک ہیں لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم قاسمی صاحب فَانْتَهُوْا عَنِ الْكِذْبِ وَ الْاِفْتِرَاءِ وَ
الْكِنَّ الَّذِيْ يَا بِنَهٖ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ۔

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی ۞ عشق کے بدلے عداوت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ۞ اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
یارسول اللہ دوہائی آپ کی ۞ گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں ۞ چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں ۞ ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ ۞ ذکر اُن کا اپنی عادت کیجئے

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۶۶ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
رحیمی پریس بمبئی)

آیئے مزید علمائے کرام و مشائخ عظام ذی احترام سے دریافت کریں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے لئے عقیدۂ حاضر و ناظر رکھنا کیا واقعی عقیدۂ فاسدہ ہے یا کہ قاسمی صاحب
ہی مفسد و فتین و فتنہ پرور و جاہل ہیں۔

Marfat.com

تو لیجئے پڑھیئے کہ بعضے عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریانِ حقیقتِ محمدیہ است در ذرائر موجودات و افرادِ ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید از ایں معنیٰ آگاہ شد و ازیں شہود غافل نبود۔"

(اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ و مدارج النبوۃ باب پنجم ذکر فضائل سید المرسلین)

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ التحیات میں یہ خطاب اسلئے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت فرمائے ہوئے ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں نمازی کو چاہیئے کہ اس معنیٰ سے آگاہ رہے اور اس شہود (مصطفوی) سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے رازوں سے ہمکنار ہو جائے۔

دیکھ لیجئے کہ یہاں شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے عارفانِ الٰہی کے عقیدہ حاضر و ناظر کو ڈنکے کی چوٹ بیان کیا ہے امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس حقیقت کا یوں انکشاف فرماتے ہیں کہ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو کہ اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس پر دلیل ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کیوں کہے السلام علیک ایہا النبی۔ فرماتے ہیں اس لئے کہ لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَاضِرَةٌ فِی الْبُیُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ۔ روحِ پاک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔ (شفا شریف و نسیم الریاض)

بلکہ امام احمد قسطلانی نے تو وصالِ نبوی علیہ السلام کے بعد حضور علیہ السلام

Marfat.com

کا امت سے تعلق ختم ہونے کا شبہ ختم کرنے والوں کے جواب میں تو یہ فیصلہ ہی فرما دیا کہ فرماتے ہیں قَدْ قَالَ عُلَمَائُنَا لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ جَلِیٌّ عِنْدَہٗ لَا خِفَاءَ بِہٖ۔

(مواہب جلد دوم فصل ثانی باب زیارت قبرہ الشریف امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ)

بیشک ہمارے علماء نے فرمایا کہ سرکار دو عالم علیہ السلام کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں اپنی امت کا مشاہدہ و ملاحظہ فرما رہے ہیں اور ان کی حالتوں نیتوں ارادوں اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں اور یہ سب حضور علیہ السلام پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

حضرت امام غزالی اس شبہ کا کہ نمازی السلام علیک ایہا النبیؐ میں حکایتِ معراجیہ قصد کرے رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں حکایتِ معراجیہ مقصود نہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(احیاء العلوم مصنفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ)

فرماتے ہیں کہ اپنے دل میں نبیؐ کریم علیہ السلام کو اور آپ کی ذات کریم کو حاضر جان کر کہو السلام علیک ایہا النبیؐ۔

یہ تو رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے حضرتِ غواص بحرِ عرفانی محبوبِ سبحانی امام ربانی حضرت الشیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے تو یہ شانِ حاضر و ناظر اولیائے کاملین کیلئے بھی تحریر فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ سے نقل

Marfat.com

ہے، کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام ان سے وقوع میں آتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۸ دفتر دوم صفحہ ۱۹۰)

اور یہی مجدد پاک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسئلہ حاضر و ناظر یوں ثابت فرماتے ہیں کہ بعد از تحریر آنچناں معلوم شد کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ با جمع کثیر از مشائخ امت خود حاضر اند و ہمیں رسالہ را در دست مبارک خود دارند۔ یعنی اس رسالہ کے تحریر کر لینے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مجمع مشائخ امت کے ساتھ حاضر ہیں اور وہی رسالہ آپ کے دستِ مبارک میں ہے۔ معلوم ہوا کہ رسول پاک علیہ السلام کو حاضر و ناظر سمجھنا ہرگز کفر و شرک نہیں ہے۔ (مکتوبات شریف جلد اول ص۲۲)

قاسمی صاحب کی طرف سے مُستند و سکّہ بند جہالت کی مثال

قاسمی صاحب اگر تم نے مسئلہ حاضر و ناظر پر قلم اٹھانے سے پہلے قرآن و حدیث اقوال ائمہ و بزرگانِ سلف و خلف پر نظر ڈالی ہوتی تو آج تم امام الجاہلین و سند الکاذبین بن کر ذلیل و خوار نہ ہوتے تم نے یہ عنوان قائم کر کے کہ "تردید عقیدہ حاضر و ناظر" اور پھر اس کے نیچے حدیث شریف نمبر ۲۶ پر یہ عنوان دے کر کہ "جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے تھے" اپنی سکہ بند جہالت کا پھر ماتم کیا ہے۔ کاش کہ تم حضور علیہ السلام کے معجزۂ حاضر و ناظر پر قلم اٹھاتے وقت حضور کو حضور تحریر نہ کرتے لیکن یہ میرے محبوب دانائے کل الغیوب مُنزّہ

Marfat.com

من کل العیوب کا معجزہ ہے کہ جس شان کی تردید کے لئے دشمن نے قلم اٹھایا ہے رب کریم تبارک وتعالےٰ نے اسکے قلم سے پہلے اسی شان کا اثبات تحریر کرا دیا ہے۔

قاسمی جی تم نے جو لفظ حضور تحریر کیا ہے بھلے آدمی کسی عالم دین سے پہلے اسکے معنی معلوم کئے ہوتے اگر تمہارے قبیلے کے تمام صغیر وکبیرا سکے معنی بتلانے سے عاجز تھے تو کسی سُنّی طالب علم کے سامنے زانوئے ادب طے کر لیا ہوتا تاکہ تم کو حضور کے معنی ومفہوم سے شناسائی ہو جاتی اور تفسیر بالرائے کرکے جہنم رسید ہونے سے بچ جاتے۔ یہ دیکھئے تفسیر خازن شریف مطبوعہ مصر جلد ۷ کے صفحہ ۱۹۲ پر شہود کے معنی اے حضور تحریر ہیں یعنی شہود بمعنی حضور روبرو حاضر ہونا اب بتلایئے کہ حاضر ناظر تو تم نے پہلے ہی تحریراً تسلیم کر لیا جب کہ تمہارے قلم نے حضور کو حضور تحریر کر دیا تو حضور کے معنی روبرو ہونا ہوئے اب یا تو حضور تحریر کرنے کی معاذاللہ تردید کیجئے لیکن یہ تم سے نہ ہو سکے گا تو چلو پھر حضور کو حضوری قلب سے مان بھی لو منافقیت کب تک چلاؤ گے آخر خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش ہونا ہے۔

جب وہ پوچھیں گے بہر محشر بُلا کے سامنے ﴿ کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد خود ہی حضور کو حضور بھی تحریر کر رہے خود ہی حضور کی تردید بھی کر رہے ہو۔

قاسمی صاحب فقیر اب آپ کی خدمت کے لئے بالکل آپ کے قریب حاضر ہو گیا ہے ذرا ہمت سے کام لیجئے اور مجدّدی جامع مسجد میں تشریف لایئے آپ کی حفاظت کی ہر طرح کی ضمانت فقیر پیش کرتا ہے یا پھر فقیر جہاں کہو حاضری

Marfat.com

کے لیے تیار ہے لیکن یہ فیصلہ جلد کیجئے کہ اگر حضور حاضر و ناظر نہیں ہیں تو آپ کو دیوبندی قاسمی انبیٹھوی گنگوہی مودودی حضور ہی کیوں کہتے ہیں جب کہ اسکا مفہوم یہی رو برو ہونا ہے۔ اور اگر حضور کو حضور آپ لوگ دل سے مانتے جانتے ہیں تو حاضر و ناظر کے خلاف یہ سب و شتم و طوفانِ بدتمیزی برپا کیوں ہوتا ہے۔ بہر حال قاسمی جی نے حدیث شریف نمبر ۲۶ پر یہ عنوان دے کر کہ جبرئیل امین علیہ السلام حضور داے عالم علیہ السلام کو حاضر ناظر نہیں سمجھتے تھے اپنی سکہ بند و مستند جہالت کا پختہ ماتم کیا ہے۔

سچ ہے خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

حماقت قاسمیوں کو سکھانے سے نہیں آتی ؛ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

قارئین اب پڑھیے ذرا قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث پاک آج تک قاسمی دھڑے کے کرتے دھرتے تمام صغیر و کبیر قاسمی جی کی طرف سے حاضر و ناظر کی تردید میں پیش کی ہوئی حدیث کو علم غیب کی نفی کے لئے پیش کرتے رہے ہیں لیکن قاسمی صاحب بُغض نبوی میں ایسے اندھے ہوئے کہ ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا اور وہ حدیث جو انکے اکابر علم غیب کی تردید کے لئے پیش کیا کرتے تھے حاضر و ناظر کی تردید کے لئے پیش کردی خیر یہ ان کے گھر کا مسئلہ ہے یہ فیصلہ قاسمی جی خود ہی کریں گے کہ ان کے سابقہ بڑے بڑے مُلاں سچے اور قاسمی جی جھوٹے ہیں یا قاسمی جی سچے اور سب مُلاں جھوٹے ہیں فقیر قاسمی جی کی طرف سے فیصلہ کا منتظر رہے گا۔

قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبر ۲۶ لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَاِلٰى اَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَشَارَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

(بخاری ومسلم)

(ترجمہ قاسمی صاحب) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے کہا آپ نے ہتھیار اتار دئیے ہیں ہم فرشتوں نے تو ابھی تک نہیں اتارے ادھر ان کی طرف چلیئے آپنے فرمایا کدھر انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اُدھر چنانچہ آپؐ لشکر کے ساتھ اُدھر تشریف لے گئے۔

(قاسمی جی کی طرف سے طرز استدلال) اگر آپ حاضر وناظر ہوتے تو جبریل امین آپکو بنی قریظہ کی طرف تشریف لے جانے کو نہ کہتے کیونکہ آپ تو (عقیدہ فاسدہ کے مطابق) پہلے سے وہاں موجود تھے آپ کا تشریف لے جانا اور جبریل امین کا عرض کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ ہر جگہ حاضر وناظر نہیں تھے اور نہ حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا۔

قارئین فقیر نے حدیث شریف نمبر ۲۶ بمع ترجمہ نقل کر کے اسکے بعد قاسمی جی کی طرف سے ان کا استدلال بھی پیش کر دیا ہے قاسمی جی نے اس پر جو استدلال ذاتی

عہ :- علمائے سلف وخلف نے حضور علیہ السلام کے نام کے آگے پورے درود شریف کی جگہ ﷺ یا صلعم وغیرہ لکھنا حرام فرمایا ہے لہذا قاسمی جی ودیگر عوام الناس کو محتاط رہنا چاہیے تھوڑے سے کاغذ کے ٹکڑے اور سیاہی کی بچت کیلئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے درود میں تخفیف یہ عشق گوارا نہیں کرتا۔

Marfat.com

پیش کیا ہے انکو چاہیئے تھا کہ وہ اسکی اصل نقل سے پیش کرتے اسلئے کہ حدیثِ پاک میں کہیں مسئلہ مذکورہ یعنی مسئلہ حاضر و ناظر کی تردید کے لئے متن تو کیا اشارۃً یا دلالۃ النص تک موجود نہیں ہے۔ تمام عربی عبارت کو غور و خوض سے پڑھ لیجئے کہیں کسی بھی حرف سے مسئلہ حاضر و ناظر کا موضوع نظر نہیں آئے گا لیکن واہ رے ساون کے اندھے سچ کہا ہے پنجابی والوں نے کہ

ہر پاسے ہریا دسدا اے یارو ساون دیاں انھیاں نوں

قاسمی جی سے کوئی پوچھے کہ جو طرزِ استدلال تم نے تحریر کیا ہے یہ طرزِ استدلال محدثین کرام جو کہ جماعت صحابہ تابعین تبع تابعین میں سے لے کر آج تک گزرے ہیں ان میں سے یا چلیئے دور کے نہیں مستقبل قریب کے محدثین کرام جن کو آپ بھی محدثین تسلیم کرتے ہیں مثلاً حضرت قبلہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ یا برکات المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق علی الاطلاق حضرت قبلہ استاذ الاساتذہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان میں سے کسی نے بھی حدیث مذکورہ سے یہ استدلال یا استخراج لیا پایا گیا ہے اگر لیا پایا گیا ہے تو پیش کریں ورنہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن کا وظیفہ پڑھ کر اپنے سینہ پر کینہ پر پھونکیئے۔

قاسمی جی جن کے حاضر و ناظر ہونے پر وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا وَاِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاہِدًا جیسے ارشادات خداوندی موجود ہوں اور جو خود اپنے حاضر و ناظر ہونے کو بایں الفاظ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۳ میں بیان فرمائیں کہ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں ہر مومن کے قریب ہوں اگر چاہو تو پڑھو نبی کریم بہت نزدیک ہیں مومنوں کی جانوں سے۔

صحابہ حضور کو حاضر سمجھ کر اپنی مشکلات میں حضور سے استعانت طلب کریں حضرت سفینہ شیر کا سامنا ہونے پر حضرت راجز رضی اللہ تعالٰے عنہ مکہ شریف سے بلہر الفوہ پر حملہ ہونے پر حضرت امام زین العابدین میدان کرب و بلا میں یوں عرض پیش کریں۔

یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِكْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ یوں عرض کریں کہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا ⁂ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٍ ⁂ خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

جن کو روبرو جان کر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ یوں گویا ہوئے۔

یَا اَكْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا كَنْزَ الْوَرٰی ⁂ جُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاكَ

جنکو بوقت مرض فالج اطبائے طب و نیا نے لاعلاج قرار دیدیا تھا اور جو زندگی سے مایوس ہو گئے تھے وہ امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ تمام اطباء کے جواب دے دینے کے بعد اس طبیب کائنات سید عالم نور مجسم کے دربار گوہر بار

میں یوں عرض پیش کرتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ ÷ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

حضرت شیخ فریدالدین عطار رضی اللہ تعالٰی عنہ دربار رسالت میں یوں معروض پیش کرتے ہیں کہ

یارسول اللہ بس درماندہ ام ÷ باد برکف خاک بر سر ماندہ ام
بیکساں زکس توئی در ہر نفس ÷ من ندارم در دو عالم جز تو کس
یک نظر سوئے من غمخوارہ کن ÷ چارہ کارِ من بیچارہ کن

اور جن کے دربار میں خواجۂ خواجگاں والیٔ ہندوستاں خواجۂ اجمیری اس طرح استغاثہ پیش کریں کہ

یارسول اللہ شفاعت از تو میدارم امید
باوجودِ صد ہزاراں جرم در روزِ حساب
ہر چہ خواہی بلا معینے بیش از مہر و لطف
لیکن از درگاہ مراں واللہ اعلم بالصواب

عارف جامی عاشق سیدنا و مولانا صلی اللہ علیہ وسلم بھی مندرجہ بالا عقیدے کے حامل ہوئے ہیں وہ بھی سرکار کو حاضر و ناظر جانتے اور مانتے ہوئے دربار رسالت سے رحم کے خواہاں ہو کر یوں عرض پیش کرتے ہیں کہ

ز ہجوری بر آمد جانِ عالم ÷ ترحم یارسول اللہ ترحم

مست بادۂ قیوم حضرت علامۂ روم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت قبلہ سیدی شاہ شمس تبریز علیہ الرحمۃ یوں عرض کرتے ہیں کہ

Marfat.com

یارسول اللہ حبیب خالقِ یکتا توئی ؛ برگزیدہ ذوالجلال پاک و بے ہمتا توئی

اور دیکھئے حضرت سعدی شیرازی جنکی کتب آج بھی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اپنی شہرہ آفاق تصنیف بوستاں میں یوں عرض پیش کرتے ہیں کہ

چہ وصفت کند سعدیٔ ناتمام ؛ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

ہاں تو قاسمی جی تم نے حدیث نمبر ۲۶ کے استدلال میں حضور کو حاضر و ناظر سمجھنے والوں کو مفسد لکھا ہے چونکہ جب یہ عقیدہ فاسد ہوا تو اس عقیدے والے مفسد اب بتلاؤ کہ تمہارے اس گندے فتوے اور تفسیر بالرائے نے کس کس کو چھوڑا۔ تمہاری قاسمیت نے نہ خدا جل جلالہ کو چھوڑا نہ رسولِ پاک علیہ السلام کو بخشا نہ صحابہ پر اعتماد کیا نہ اہلبیت پر یقین نہ اولیائے کاملین کو مانا اور نہ ہی مفسرین کو جانا بلکہ مے نجدیت سے سرشار اور زاغِ معروفہ کے خمار نے ایسا اندھا کیا ان تمام کے عقیدے کو عقیدہ فاسد ہو رہا اِن عقائد کو متحملان عقائد (فاسدہ کہا) جن میں خدا اور رسول صحابہ و تابعین مفسرین و محدثین اولیائے کاملین و راشدین شامل ہیں آنکھیں بند کر کے سب کے سب کو مفسدین بنا دیا۔

قارئین غور کیجئے کہ قاسمی صاحب کا مسلک کیا ہے اور کدھر بے جا رہا ہے خدارا غور کیجئے کہ جس مذہب میں عظمتِ خدا اور رسول و عزت صحابہ و اہلبیت دیگر عزت تابعین و تبع تابعین ہی نہ ہو وہ مذہب یہود و ہنود کا تو ہو سکتا ہے کم از کم نبی کے دیوانوں شانِ رسالت کے پروانوں کلمہ گو مسلمانوں کا نہیں ہو سکتا۔

اس لیئے قیومِ زمانی امامِ ربانی سیاح ملکِ رحمانی حضرت الشیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد

مائیۃ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بے دینوں گستاخان شانِ نبوت و رسالت منکرانِ صحابہ واہلبیت سے قطع تعلق کا ارشاد فرمایا ہے امام اہلسنت تو یوں مسلمانوں کو جھنجھوڑتے ہیں کہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے ⁂ سونیوالے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں ⁂ تیری گٹھڑی تاکی ہے تو نے نیند نکالی ہے

ہوشیار اے اہلسنت ہوشیار
دیابنہ کی طرف سے اہلسنت میں انتشار و افتراق کی
○ مذموم چال ○

چند دنوں کی بات ہے کہ میرے ایک عزیز نے مجھے اس شبہ میں ڈالدیا کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو معاذ اللہ ضال تحریر کیا اور ان کے دل میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بدظنی بھی رہی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کسی بھی کتاب میں آپ کو رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تحریر نہیں فرمایا فقیر چونکہ نقشبندی قادری و مجددی ہے اور الحمد للہ فقیر کو اپنے شیخ کامل عالم و عامل روحِ بزمِ اولیاء امام الاتقیا سند الاصفیاء حضور قبلہ عالم

Marfat.com

سیدی وسندی یومی وغدی حضرت قبلہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب علیپوری کی طرف سے اجازت وخلافت بھی حاصل ہے اور الحمد للہ کہ جس طرح اللہ ورسول میرے شیخ کامل کی نگاہِ کرم کے صدقے شب وروز مجھ سے بسلسلۂ تبلیغ تقریری وتحریری خدمات لے رہے ہیں اسی طرح طریقت کا سلسلہ بھی حضور قبلۂ عالم کے صدقے اور آپ کی نظر کرم سے جاری ہے۔

ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

ان کی اک نظر کی قیمت میری ساری زندگانی

وہ اگر قبول کر لیں ہنگے یہ ان کی مہربانی

واللہ واللہ واللہ

دیدار کے قابل یہ کہاں میری نظر ہے ؛؛ یہ انکا کرم ہے کہ رخ انکا ادھر ہے

ہاں تو تحریر یہ کر رہا تھا کہ میرے اک عزیز نے میرے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالے عنہ نے شیخ مجدد کی شان میں عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ گستاخانہ عبارات تحریر کی ہیں فقیر جس طرح امام ربانی قیوم زمانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا متوالا ہے بالکل اسی طرح اعلیحضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کا بھی شیدائی ہے چنانچہ فقیر نے مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی تصانیف کا مطالعہ شروع کر دیا اور ادھر مناظرِ اسلام شیخ الحدیث والتفسیر مولانا العلام الحاج حافظ محمد احسان الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ سابقہ مدرس مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار شیخ الحدیث روڈ لائلپور وحال خطیب ہجویری جامع مسجد جناح کالونی لائلپور سے بالمشافہ

Marfat.com

زبانی گفتگو بھی شروع ہوئی میرا خیال ہے کہ شاید رب کریم تبارک وتعالٰے نے
الحاج حضرت مولانا قبلہ حافظ صاحب کو محض میری قلبی تسلّی وتشفی کے لئے
ہی گوجرانوالہ سے لائلپور روانہ کیا ہے۔ فقیر سے دورانِ گفتگو حضرت موصوف نے
کچھ اسطرح مسائلِ شرعیہ بیان فرمائے کہ تمام شبہات قلب سے محو ہو گئے مثلاً
حضرتِ موصوف نے فرمایا کہ مولانا کسی بھی مقبولِ بارگاہِ الٰہی جو کہ گروہِ اولیاء سے
ہو کے لئے رحمۃ اللہ علیہ کہنا کوئی ضروری نہیں پھر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ اہم ہے
کہ ایک شخص جو کہ ایک مقبول بارگاہ الٰہی کو مثلاً اعلیحضرت فاضل بریلوی نے
حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمۃ کو اپنی کتب میں متعدد جگہ امام ربانی مجدد الف ثانی
تحریر کیا ہے تو اعلیحضرت فاضل بریلوی جو کہ خود عالم بے نظیر صاحب تصانیفات
کثیرہ ہیں کا آپکو فقط امام ربانی مجدد الف ثانی ہی تحریر فرمادینا بلنسبت رحمۃ اللہ علیہ
تحریر کرنے کے کافی ہے ویسے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ
کو علیہ الرحمۃ ہی نہیں تحریر کیا بلکہ حضرت نے فرمایا مجھے اسوقت یاد نہیں آرہا آپ نے
یعنی اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی
شان میں مستقل رسالہ تحریر فرمایا تھا جو کہ طبع نہیں ہو سکا خیر آپ نے فرمایا مولانا
رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہو رہی تھی تو سنیئے مثلاً ایک شخص حضرت قبلہ شیخ الحدیث
یا خود اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو اعلیحضرت مجدد مائتہ حاضرہ مانتا تحریر
کرتا ہے لیکن وہ رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نہیں لکھتا تو وہ شخص کافر یا بے دین نہیں
ہے حضرت موصوف کی تمثیلاً اس مثال نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ وساوس یکے
بعد دیگرے نکلنے شروع ہو گئے پھر فقیر اپنے غریب خانہ یعنی غوثیہ منزل

Marfat.com

غلام محمد آباد آ گیا اور امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دیگر کتب کا مطالعہ شروع کر دیا آپ یقین جانیئے کہ فقیر نے مطالعہ کرتے کرتے جب حسام الحرمین شریفین کی تمہید کا مطالعہ شروع کیا تو اس میں اعلیٰحضرت امامِ اہلسنت کی ایک ایسی عبارت ملی کہ جسکو پڑھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ حضور قبلہ سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے شاید یہ عبارت آج ہی کے لئے تحریر فرمائی تھی آپ بھی پڑھیں اور محظوظ ہوں یہ دیکھیے حسام الحرمین مطبوعہ گلزار عالم پریس لاہور اسکے صفحہ ۱۴ تا ۲۴ پر آپ اس چال کو جس سے اپنے غافل ہی نہیں بلکہ اس چال کو پھیلا رہے ہیں آپ اس چال کے متعلق یوں رقمطراز ہیں کہ

"ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتویٰ تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہدیتے ہیں ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہدیا۔ مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبدالحئ صاحب کو کہدیا پھر جن کی حیاء اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہدیا پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گذر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو کہدیا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اسکے سامنے اسکا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہدیا۔"

Marfat.com

عبارت حسام الحرمین ختم ہوئی الحمد للہ اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے نورانی قلم مبارک سے تحریر شدہ ان الفاظ کا ملنا تھا کہ فقیر پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وقت امام المحدثین سند المدرسین صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت قبلہ استاذ العلماء واستاذی محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے آستانۂ عالیہ پر بچشم پرنم حاضری دی اور پھر اپنے مخلص رفیق عالم بے نظیر فاضل شہیر مقرر و مدرس حضرت علامہ مولانا قاری عبدالرشید صاحب چشتی نقشبندی قادری دامت برکاتہم العالیہ صدر مدرس جامعہ مجددیہ لاثانیہ وخطیب الٰہی جامع مسجد غلام محمد آباد کو ساتھ لے کر دوبارہ دربار محدث اعظم پاکستان سے ہو کر نماز عصر و مغرب کے درمیان ہجویری جامع مسجد میں استاذ العلماء حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ الحاج الحافظ محمد احسان الحق صاحب کے ہاں حاضر ہو کر مٹھائی منگوا کر اعلیحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی نیاز دلوائی اور پھر نماز مغرب کے بعد حضرت قبلہ استاذ العلماء کی موجودگی میں انکے ارشاد پر امام اہلسنت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہی یہ مشہور نعت پڑھی کہ

انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دئے ہیں ٭ جس راہ چل دئے ہیں کوچے بسا دئے ہیں

محفل بڑی وجدانی اور روحانی رہی حضرت نے دعا فرمائی الحمد للہ کہ فقیر اس مذموم چال سے جلد ہی نکل گیا اور جلد ہی حضرت قبلہ حافظ صاحب کی صحبت اور کتب اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی برکت نے اس گندی تحریک سے نکال لیا ورنہ ہو سکتا ہے کہ فقیر گمراہ ہو جاتا۔ فقیر اس سلسلہ میں جہاں استاذ العلماء حضرت قبلہ حافظ صاحب کا (جو کہ میرے دیرینہ کرم فرما مشفق دوست ہیں) شکریہ ادا کرتا ہے

Marfat.com

وہاں ساتھ ساتھ تمام علمائے اہلسنت و احباب اہلسنت بالخصوص تمام یارانِ طریقت کی آگاہی کے لئے یہ تحریر کرتا ہے کہ یہ چال دیابنہ کی ہے اب جب کہ شب و روز کی تبلیغ سے پھر اسکے بعد پیری مریدی سے بھی دیوبندیت پھلتی پھولتی نظر نہ آئی تو باہمی منافرت کا بیج ڈالدیا۔ میرے اہلسنت بھائیو! بالخصوص علمائے اہلسنت مبلغین و مدرسین و جملہ یارانِ طریقت سلاسل اربعہ آپ تمام سے یہ گزارش ہے کہ ان دیابنہ کی اس مذموم کوشش سے بچو اور اس سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ ہر جگہ عرس مجددین شروع کر دیں یعنی قادری رضوی حضرات جہاں عرس امام اہلسنت مجدد مائتہ حاضرہ علیہ الرحمۃ منائیں وہاں عرس امامِ ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ضرور منائیں نقشبندی مجددی حضرات کو چاہیئے کہ وہ جہاں عرس امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ منائیں عرس امام اہلسنت اعلیحضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ ضرور منائیں اس طرح دونوں بزرگوں کی تعلیمات عام ہونگی باہمی منافرت و کشیدگی جو کہ اس مذموم تحریک سے متعدد جگہ پیدا ہو چکی ہے ختم ہو کر تمام اہلسنت میں اتحاد و اتفاق کی لہر دوڑ جائے گی ساتھ ساتھ ایسے گندم نما جو فروش مولویوں صوفیوں امام و خطیبوں سے کہ جن کا کام ہی فقط یہ ہے کہ لڑاؤ اور کھاؤ جو کہ تندرست و توانا ہونے کے باوجود مدارس کے لنگروں پر وبال بنے ہوئے ہیں اور صرف چند ٹکڑوں کے لئے جماعت میں انتشار و افتراق کا باعث بنتے رہتے ہیں گزارش کروں گا کہ خدارا وہ خوفِ خدا اور شرمِ نبی سے کام لیں اور جماعت میں انتشار و افتراق کا باعث نہ بنیں یہ دنیا چند روزہ ہے آج تو آپ یہاں جھوٹ سچ بول کر اپنا

Marfat.com

کام نکال لیں گے لیکن اوسدن جسدن ہاتھ پیر آنکھ ناک کان غرضیکہ سارے اعضاء بولیں گے کیا جواب دو گے فقیر اس مذموم تحریک کے بے نقاب کرنے کے بعد اعلیحضرت امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالٰے عنہ کے استغاثہ بدربارِ غوثیت مآب شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالٰے عنہ کے اس شعر پر یہ مضمون ختم کرتا ہے۔

دہائی اے محیُ الدین دہائی ❊ بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

آمدم بر سرِ مطلب ہاں جی قاسمی جی یہ کونسا مذہب ہے کہ جس میں جب اکابرین ارشادِ خدا و مصطفٰے دیگر ارشادِ صحابہ واہلبیت ارشادِ تابعین و تبع تابعین ارشاد اولیائے کاملین وارشاد علمائے امتِ مسلمین سے منہ موڑا اور شیطان لعین سے جو کہ حقیقتاً شیخِ نجدی اور دشمنِ عظمت رسالت و نبوت ہے سے رشتہ جوڑا جا رہا ہے۔

خداوند کریم نے محبوب کی شانِ حاضر و ناظر کو قرآن مجید میں نازل فرمایا خود اس شانِ حاضر و ناظر والے نے بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۲۴ پر اپنی شان حاضر و ناظر کو بیان فرماتے ہوئے اپنی شان کا ثبوت قرآن حکیم سے فراہم کیا صحابہ واہلبیت نے حضور کے اس شانِ حاضر و ناظر والے ارشاد کو تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ کرب و بلا کے خونی میدان میں امام زین العابدین نے آپ سے استعانت طلب کی۔ حضور شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالٰے عنہ۔ حضرت امام اعظم۔ حضرت شمس تبریزی۔ عارف جامی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضوان اللہ تعالٰے علیھم اجمعین نے حاضر و ناظر جانا اور استعانت طلب کی مگر قاسمی جی ہیں کہ ان سب کے مقابلے میں اپنا ہی راگ الاپے جا رہے ہیں۔ نہیں حضور حاضر و ناظر نہیں ہیں

Marfat.com

قاسمی جی دلائل لاؤ براہین پیش کرو یہ علماء کی عدالت ہے اور موضوع شانِ رسالت ہے یہاں فقط چونکہ چنانچہ علی ہذا القیاس سے کام نہیں نکلے گا یہ وہ بارگاہِ بیکس پناہ ہے جسکے متعلق عشاق کا یہ عقیدہ ہے کہ

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

جہاں تک تمہارا حدیث شریف نمبر ۲۶ سے نفی حاضر و ناظر کے استدلال کا سوال ہے وہ تمہاری ذاتی رائے ہے نہ کہ منشائے حدیث مذکورہ حدیث شریف سے بلکہ اختیار نبوی علیہ السلام ثابت ہے چونکہ آپ غزوہ خندق سے واپس تشریف لاکر ہتھیار اتار کر غسل فرما چکے ہیں تو سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ حضور ہم نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے اس میں ان لوگوں کا جو آپ کی یا آپکے دھڑے کیطرح آپکو سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا محتاج تصور کرتے اور کہتے ہیں کہ حضور اپنے علم میں سیدنا جبرائیل امین کے محتاج ہیں حضور ان محتاج کہنے والوں کا اپنے عمل سے رد فرما رہے ہیں کہ اے لوگو سیدنا جبرائیل امین کا آنا جانا یہ ان کی ڈیوٹی ہے جو کہ سرکاری ڈیوٹی ہے اور انہوں نے سر انجام دینی ہے ورنہ بصورت دیگر ہم جبرائیل امین کے محتاج نہیں ہیں ہم مخدوم یہ خادم۔ ہم آقا یہ غلام۔ ہم نبی یہ امتی۔ ہم بادشاہ یہ وزیر چونکہ وزیر احکامات میں بادشاہ کا محتاج ہوتا ہے اس لئے سیدنا جبرائیل امین نے عرض کی کہ آقا آپکی آسمانی فوج نے ہتھیار نہیں اتارے گو آپ اپنے مقام سے عرشِ معلّٰے حوض کوثر۔ جنت و دوزخ بلکہ ساری کائنات کو مثلِ کفِ دست

Marfat.com

ملاحظہ فرمارہے ہیں لیکن وہ غلام جمال محبوب کے متمنی طالب زیارت فیض بشارت منتظر اشارۂ ابروہیں انکی طرف قدم رنجہ فرمایئے اوران کوبھی ہتھیار اتارنے کی اجازت دیجئے۔

جہانتک تمہارے اس اعتراض یا استدلال کا سوال ہے کہ جب حضور وہاں پہلے سے حاضروناظر تھے توسیدنا جبرائیل امین ساتھ لے کرکیوں گئے تو ئے انسان بھلا یہ توبتلاؤ کہ رب کوتم ہرجگہ حاضروناظر مانتے ہو حالانکہ جگہ میں ہونا جسم کا اورناظر ہونا آنکھ سے ہے اوراللہ جسم یا آنکھ وغیرہ سے پاک ہے اللہ کے لئے جگہ میں حاضر یا جگہ کا ناظر ماننا بے دینی ۔گمراہی ۔ضلالت ہے یہ صفت جسم وآنکھ والوں کی ہوسکتی ہے اور وہ نوری اجسام والے کون ہیں انبیاء اولیاء صلوٰت اللہ تعالےٰ علیہم ورضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ۔

قاسمی جی یہ استدلال واعتراض توایسے ہی ہے جیسے کوئی تم جیسا سیدنا جبرائیل امین کے وحی خدالانے پرکہدے کہ جی جب خداوندکریم نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہے توسیدنا جبرائیل امین سے اتنا سفر طے کراکے وحی کا سلسلہ کیوں شروع کیا گیا ۔وہ خود بخود ہی بات چیت کرلیا کرتا ۔یہ کیا کہ جبریل جاؤ یہ پیغام لے جاؤ ۔عیاذاً باللہ یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ نَحْنُ اَقْرَبُ نہیں ہے ۔قاسمی جی یہ عالم اسباب ہیں نظام خداوندی جیسا کہ وہ چاہتا ہے چلتا رہا ہے چل رہا ہے چلتا رہے گا منکر جلتا رہا جل رہا ہے اور جلتا ہی رہے گا کما قال الامام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ ؎

رہیگا یونہی انکا چرچا رہیگا ٭ پڑے خاک ہوجائیں جل جانیوالے

عقل ہوتی توخدا سے نہ لڑائی لیتے ٭ یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

Marfat.com

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے ٭ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں ٭ خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب ٭ یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حدیث شریف نمبر ۲۷ پر قاسمی صاحب کی طرف سے دی ہوئی سرخی کہ

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے تھے

فَرَاٰى قَبْرًا جَدِيْدًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذِهٖ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نسائی)

(ترجمہ قاسمی صاحب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی قبر کو دیکھا تو آپ نے صحابہ سے سوال کیا کہ یہ قبر کس کی ہے تو صحابہ نے جواب دیا کہ یہ فلاں خاندان کی لونڈی کی قبر ہے ان کے بتلانے پر آپ نے پہچان لیا۔

(طرز استدلال قاسمی) اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے تو اس قبر کا آپکو علم ہوتا اور صحابہ کرام سے سوال نہ فرماتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین بھی اگر آپ کو حاضر و ناظر سمجھتے تو عرض کرتے کہ حضور آپ ہم سے سوال کیوں فرماتے ہیں آپ تو ہر قبر میں تشریف لے جاتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے ہیں لیکن صحابہ کرام چونکہ آپ کو ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کے سوال پر انہوں نے صاحب قبر کے بارے میں بتا دیا۔

(قاسمی جی کی طرف سے تحریر شدہ فائدہ) ایک حدیث میں ہذا الرجل کے لفظ سے بعض لوگوں کو آپکے قبر میں حاضر ہونے کا شبہ ہوا ہے لیکن کوئی صحیح حدیث اس پر

Marfat.com

موجود نہیں ہے اور سوال معہود فی الذہن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

قاسمی صاحب یہ کتنی جاہلانہ عبارت ہے جو آپ نے حدیث مبارکہ مذکورہ کے تحت خود اپنی طرف سے تحریر کی ہے خدارا انصاف و دیانت سے کام لیجئے لیکن دیانت اور دیوبندیت میں تو زمین و آسمان کا فرق ہے ورنہ یقیناً یقیناً تم صحابۂ کرام پر اتہام تراشی سے کام نہ لیتے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے یا تو کسی منکر صحابہ کا پس خوردہ تناول کیا ہے یا کسی منکر صحابہ کے تلامذہ میں شامل رہے ہو یا ان سے کوئی خصوصی لگاؤ ہے ورنہ جہانتک صحابۂ کرام کے حضور علیہ السلام کو حاضر ناظر سمجھنے کا تعلق ہے صحابہ کی مثالیں سابقہ حدیث پاک کی شرح سے پیش کر دی گئی ہیں ملاحظہ فرمالیں۔

قاسمی جی یہ تو ایسے ہی ہوا جیسے تم جیسا کوئی جہالت کی پیداوار اٹھے اور اٹھ کر کہے کہ جی مولانا دیکھو پہلے میں رب تعالیٰ کو عالم الغیب حاضر و ناظر تصور کرتا تھا مگر اب نہیں بھلا جو حاضر و ناظر ہو وہ خدا ہو کر اپنے نبی سے دریافت کرے کہ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى اور اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اور پھر کلیم اللہ کے یہ فرمانے پر اسکو علم ہو کہ قَالَ هِيَ عَصَايَ کہ یہ میرا عصا ہے اگر اللہ تعالیٰ جانتے ہوتے اور اس عصا کا آپکو علم ہوتا تو کلیم اللہ سے سوال نہ کرتے۔

معاذ اللہ معاذ اللہ کلیم اللہ بھی اگر آپ کو حاضر ناظر سمجھتے تو عرض کر دیتے کہ اے اللہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرماتے ہیں آپ تو حاضر و ناظر ہیں لیکن عیاذاً باللہ چونکہ وہ تو آپ کو حاضر ناظر نہ سمجھتے تھے اس لئے رب کے دریافت کرنے پر انہوں نے عصا کے متعلق بتلا دیا۔ (نقل کفر کفر نباشد)

Marfat.com

کیوں قاسمی صاحب! کیا خیال ہے آپکا اور آپ کی نعت اسمیت کا اگر آپکے اس طرز استدلال کو صحیح جان کر کوئی شخص یہی استدلال مندرجہ بالا آیت پڑھ کر پروردگار عالم کی ذات کے متعلق کر دے تو صحیح ہو گا یا غلط آپ کے خیال میں تو صحیح اور بالکل صحیح ہو گا چونکہ اس استدلال کے وضع کرنے والے آپ ہیں قاسمی صاحب تسبیح لے لیجئے اور پھر دانے پر یہ وظیفہ شمار کر کے تسبیح پوری ہو جانے پر خود پر دم کر لیجئے سنیئے وظیفہ قاسمی جی اور مع تمام چیلوں چانٹوں کے یہ وظیفہ کیجئے اور داد دیجئے۔ وظیفہ

(احمق گر بر زمیں است ۔ ہمیں است وہمیں است)

کہیئے جناب کیا خوب وظیفہ ہے بالکل آپکی طبع رسا کے مطابق ہے یا نہیں قاسمی جی ہوش میں آؤ آنکھیں کھولو کس کی گستاخیاں کر رہے ہو حیاء سے کام کام لو ملاں جی۔ ؎

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

(امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰے عنہ)

جہانتک حضور علیہ السلام کے قبر میں حاضر ہونے کا مسئلہ اور اس کے متعلق قاسمی جی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث یا ہٰذا الرَّجُل پر کوئی صحیح حدیث واقع نہیں یہ قاسمی جی کی جہالت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے جب دیکھا کہ کسی بات کا جواب موجود نہیں ہے تو کہدیا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے چونکہ اسطرح دامن جلد جھوٹ جاتا ہے۔ دامن تو چھوٹ جاتا ہے مگر حضور کا دامنِ رحمت چھوٹ کر رشتہ ایمانی

Marfat.com

بھی ٹوٹ جاتا ہے عقل کے اندھے ایمان سے کورے علمی دنیا سے بہت دور بسنے والے جاہل صاحب سنیئے حدیث فقیر پیش کرتا ہے ایمان لانا یا نہ لانا تمہارا کام ہے پڑھیئے حدیث پاک۔

عَنْ انس بن مالک قَالَ نَبِیُّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ قَالَ یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی اس سے پھرتے ہیں یعنی واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی کھڑکھڑاہٹ کو سنتا ہے حضور نے فرمایا کہ پھر اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں تو اسکو بٹھاتے ہیں پھر اس سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے بارے میں پس جو مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۳۸۶، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۷۸)

کہیئے قاسمی جی اب تو فقیر نے بخاری شریف سے حدیث پیش کر دی اور راوی بھی حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ حدیث صحیح ہے یا نہیں صحیح ہے تو ایمان لاویں غلط ہے تو ثبوت پیش کریں۔

نکتہ:۔ حدیث پاک میں لفظ مَاکُنْتَ یہ ماضی استمراری ہے ملائکہ یہ نہیں کہیں گے کہ اب کیا کہتا ہے بلکہ وہ کہیں گے کیا کہا کرتا تھا۔ سامنے جلوہ

Marfat.com

محبوب ہے وہ حبیب جلوہ گر ہیں اور ملائکہ سوال کر رہے ہیں ہاں دیوبندی قاسمی انبیٹھوی صاحب کیا کہا کرتے تھے دنیا میں بتلاؤ اگر قبر والا تمہارے قبیلے کا حضور علیہ السلام کی عظمتوں کا منکر ہوتا ہے تو کہتا میں بھی وہی کہا کرتا تھا۔ جو لوگ کہتے تھے لیکن جو عاشق صادق محبوب کو حاضر و ناظر جاننے ماننے والا ہوتا ہے تو تڑپ اٹھتا ہے اور عالمِ وجد میں آکر کہتا ہے اے فرشتو مجھ سے کیا پوچھتے ہو میں تو ؎

مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے

اور کہیں پکارتا ہے

اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام ؛؛ مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ایک مرتبہ پشاور صوبہ سرحد میں بیان کیا بعد فقیر سے ایک پٹھان مولوی نے جو کہ قاسمی جی کا ہم مسلک تھا کہا کہ مولانا قبر میں حضور تشریف نہیں لاتے بلکہ امتی کی نگاہوں سے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں اور وہ یہاں سے مدینہ منورہ کو ملاحظہ کر لیتا ہے میں نے کہا کہ بغض و حسد کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ذرا عقل و ہوش سے کام لیجیئے ایک ایسا کلمہ گو مسلمان جو نہ ولی نہ غوث نہ قطب اور نہ ابدال واوتاد ہے صرف مسلمان ہے اس کے لئے تو اتنا اللہ کا فضل ہو جائے کہ وہ اپنی جگہ سے مدینہ منورہ والے حق کے پیارے محبوب کی زیارت کر لے اور مدینے والے آقا جو کہ روح رواں عالمیاں سید الانس والجان باعث تخلیق کون و مکاں ہوں وہ مدینے شریف سے اپنے غلام کو نہ دیکھ سکیں شرم شرم شرم۔

نجدیا کتنی گندی ہے طبیعت تیری

Marfat.com

المختصر حدیث شریف نمبر ۲۷ سے بھی آپ کا مفہوم مطبوق نہیں ہے اس سے آپ کے اکابر فقط حضور کی لاعلمی ثابت کرتے رہے ہیں لیکن وہ بھی اپنے زعم باطل ہیں ورنہ دریافت کرنا لاعلمی کی دلیل نہیں پروردگار عالم کا ملائکہ سیاحین سے دریافت کرنا کہاں سے آئے کیا دیکھ کر آئے۔ حضرت کلیم اللہ سے دریافت کرنا تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے یہ ایسے اثبات ہیں کہ جن سے قاسمی قبیلے کے تمام صغیر وکبیر برنا و پیر بھی انکار نہیں کر سکتے نتیجہ یہ نکلا کہ دریافت کرنے سے لاعلمی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اپنے موقع و محل کے لحاظ سے کئی رموز ہوتی ہیں جنکو دریافت کرنے والا ہی جان سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ قاسمی صاحب کا حدیث ہٰذا الرجل سے انکار کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یہ ان کے خبثِ باطن اور عداوتِ نبوی اور عظمتِ شانِ رسالت سے فراری کی دلیل ہے اور قاسمی صاحب خوفِ خدا شرمِ نبی دونوں سے کورے بلا ایل جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے محبوب کی عزت و عظمت کو جاننے اور دل سے ماننے کی توفیق عطا فرمائے اور عوام اہلسنت کو قاسمیت کی اس وبا سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین۔

قاسمیو دوڑو کہ قاسمی جی بہک گئے

قاسمی صاحب یہ کیا بہک گئے ہوش کرو کیا ہو گیا تم تو مسئلہ حاضر و ناظر کی تردید میں کچھ تحریر کر رہے تھے اور علمِ غیب کی نفی پر ماقبل اپنے خبث باطن کا دِل کھول کر مظاہرہ کر آئے تھے اب تو مسئلہ حاضر و ناظر پر چل رہے تھے کیا بھول گئے کیا ہو گیا شاید پچیس ۲۵ سال سے ہندو کی ہولی دیوالی کا پانی نہیں ملایا

Marfat.com

زاغ معروفہ تو ہے مگر ہے آٹھ پہر کا مرا ہوا اِدھر بھوک ہے کہ بیہوش کئے جا رہی ہے اور ہوش محمو ملاں جی ہوش کر دیا کیا کہ مسئلہ حاضر و ناظر کو چھوڑ کر حدیث ۲۹ سے پھر پیچھے صفحہ ۲۳ پر آ گئے سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد قاسمی جی بات حاضر و ناظر سے چلا کر اب موضوع کیوں چھوڑ رہے ہو بات حاضر ناظر کی کر رہے ہو اور جواب یہ دے رہے ہو کہ مسجد کے خادم کی وفات کا

مسجد نبوی کے خادم کی وفات کا آپ کو علم نہ ہوا

(قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۲۸ مع ترجمہ) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوْ اِمْرَاَۃً سَوْدَاءَ کَانَ یَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَئَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ بِہٖ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ اَوْ قَالَ قَبْرِھَا فَاَتٰی قَبْرَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْھَا۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرد یا عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کی صفائی اور خدمت کیا کرتا تھا وہ رات کے وقت فوت ہو گیا صحابہ کرام نے اسے دفن کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی کچھ عرصہ گزر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ وہ شخص خادم مسجد کہاں ہے صحابہ کرام نے کہا اسکا تو انتقال ہو چکا ہے اور ہم اسے دفن کر آئے ہیں آپ نے فرمایا تم نے مجھے اس (مرد یا عورت) کے جنازہ کی اطلاع کیوں نہیں دی چلو مجھے اس کی قبر بتلاؤ چنانچہ صحابہ کرام نے اس کی قبر بتلائی اور آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

(قاسمی کا طرز استدلال) اگر آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہوتے اور ہر قبر میں

Marfat.com

آپ موجود ہوتے تو آپ کو اسکی وفات کی خبر کیوں معلوم نہ ہوئی اس کی قبر کا پتہ اصحاب کرام سے کیوں دریافت فرماتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ ہی آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور نہ ہی آپ عالم ماکان و مایکون ہیں۔

یہاں بھی قاسمی جی پر اگر مگر کا دورہ پڑا ہے قاسمی جی ہیں کہ برساتی مینڈک کی طرح اپنی ہی ٹیں ٹیں کئے چلے جا رہے ہیں اس حدیث پاک میں نہ عدم علم کی دلیل ہے نہ حاضر و ناظر کے مخالف کوئی دلیل موجود ہے اصل بات یہ ہوئی کہ یہ مسجد کا خادم یا خادمہ وصال کر گئے تو صحابۂ کرام نے انہیں دفن کر دیا مگر سرکار کو مطلع نہ کیا انہوں نے اسوقت یا تو اسلیئے کہ سرکار محو آرام ہیں یا اس لیئے کہ کہیں تشریف لے گئے ہوئے ہیں بلکہ مسلم شریف میں راوی سے یہ بھی لفظ منقول ہیں کہ شائدا انہوں نے اس کی اطلاع دینا حضور کو حقیر جانا جس پر سرکار نے ان میں قدم رنجہ فرما کر فرمایا کہ فلاں گم کیوں ہے یہ ارشاد اس لئے تھا کہ تا کہ میری گفتگو اور گفتگو کے بعد میرے عمل سے آنے والی امت کے لئے یہ سنت بن جائے کہ مساجد و مدارس کے خدام ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہوتے ہیں اور کیسے اعلیٰ کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر خود تشریف لے جا کر ان کی نماز جنازہ ادا فرماتے اور ان کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ اگر حضور یہ تحقیق نہ فرماتے یا اس خادم یا خادمہ پر اعلانیہ یہ کرم نہ فرماتے تو آج ان خدامانِ مساجد و مدرسہ کو کون پوچھتا دوسرا راز یہ تھا کہ جہاں وہ خادم یا خادمہ دفن ہوئی یا ہوئے تھے اسجگہ قبریں اپنے مُردوں پر تاریک تھیں مسلم شریف کے یہ الفاظ ہیں کہ وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْھِمْ اللہ تعالٰے نے میری

Marfat.com

نماز کی برکت سے انہیں نورانی کردیا۔ سبحان اللہ اس شہنشاہ کی نگاہ ہر گدا پر ہے صغیر ہو یا کبیر برنا ہو یا پیر گورا ہو یا کالا ہندی ہو یا سندھی عجمی ہو یا عربی غرضیکہ

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو ؛ تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو

جہانتک حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کا ذکر ہے اس کے لئے فقیر کی اسی کتاب اَلدُّرِّ الثَّمِیْن فِیْ تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْن کے حصہ اول کا مطالعہ کیجئے۔

سرکار دو عالم کا غائب کو غائب کہنا یہ علم کی دلیل ہے یا بے علمی کی بے علمی تو تب تھی جب حضور فرماتے بھئی اوسکو تلاش کرو جہانتک حضور کا یہ فرمان ہے کہ چلو مجھے اس کی قبر بتلاؤ یہ صحابۂ کرام کو ساتھ لے جانا عدم علم نہیں بلکہ یہ اس لئے تھا کہ اسکو بخشوانا اپنے خدامانِ مسجد پر اس کرمِ کریمانہ پر صحابہ کو گواہ بنانا مقصود تھا۔ قاسمی جی تم تو کہتے ہو کہ حضور کو خادمہ یا خادم کا علم نہ تھا اس کی قبر کی خبر نہ تھی حضور نے متعدد مرتبہ قبروں کے اندرونی حالات اس میں ہونے والی تنگی و فراخی ظلمت و نور بلکہ ایک موقع پر تو مدفون شخصوں پر عذاب ہونے کی خبر یہ کہہ کر دی کہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا حوالہ کے لئے دیکھئے نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۱۔

جہانتک حضور علیہ السلام کا قبر میں موجود ہونے کا سوال ہے اس پر صحابہ کا اتنا پختہ ایمان ہے کہ صحابی صحابی کی عیادت کے وقت آثار موت دیکھ کر ان سے عرض کرتے ہیں کہ فَقُلْتُ اِقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ

Marfat.com

رَوَاہُ ابنِ مَاجۃَ۔ حضرت ابن مکندر فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس گیا جب کہ وہ وفات پا رہے تھے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا۔

قاسمی جی اس روایتِ ابن ماجہ نے تو تمہاری تفسیر بالرائے فی الحدیث اور ذاتی استدلالوں کا تو جنازہ ہی نکال دیا اب فرمایئے کہ اگر بقول تمہارے حدیث ہٰذا الرَّجُلُ میں سوال معہود فی الذہن ہوتا ہے تو صحابی کا دوسرے صحابی کے ذریعہ واضح لفظوں میں سرکار کو سلام روانہ کرنا یہ معہود فی الذہن پر دال ہے یا سرکارِ اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبور مؤمنین میں بنفسِ نفیس جلوہ گر ہونے اور غلاموں کا سلام سن کر قبول کرنے کی دلیل ہے ورنہ صحابی کا صحابی سے سلام پیش کرنے کی غرض پیش کرنے کا کیا مقصد۔ قاسمی جی کچھ تو سوچو تم نے کلمہ کس کا پڑھا ہے۔ ؎

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے ٭ پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

قاسمی صاحب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم نے نَصَلّٰی عَلَیْھَا کا ترجمہ پھر اس پر دعا مانگی یہ کیسے اور کیونکر کیا ہے گو یہ ٹھیک ہے کہ صلاۃ بمعنی رحمت صلاۃ بمعنی دعا صلاۃ بمعنی نماز یعنی تینوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے مگر یہاں بمعنی دعا تو نہیں تھا آپ نے بمعنی دعا کیسے کر لیا ملاں جی کس کے ارشاد میں اپنا منشاء ٹھونس رہے ہو ذرا حیاء سے کام لو یہ عیاریاں مکاریاں حسبِ منشا عنوان و ترجمے جس کا صدقہ کھا رہے اسی کو بھونک رہے ہو جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہو اسی کی شان میں گستاخیاں بھی کرتے ہو اور پھر دعویٰ خطیب اہل سنت

Marfat.com

اور یہ اور وہ ایسے ویسے ڈبل پیسے خدارا سوچو ابھی توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا آؤ توبہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور تم اسی کفر و ضلالت میں پڑے غوطے کھاتے رہو یہ دنیا چند روزہ ہے یہاں کی ٹھاٹ باٹھ چند روزہ ہے خوفِ خدا اور شرمِ مصطفٰے جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے کام لیجئے اور ایسی اکابر پرستی جس سے دامنِ خدا اور رسول علیہ السلام ہاتھوں سے جاتے چھوڑ کر اپنا رشتہ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑیئے اسلیئے کہ خدا کے روبرو جب دِن قیامت کا بپا ہو گا ؛ تو اسدن باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہو گا نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ اپنے شوہر کی ؛ وہ ایسا وقت ہو گا بھائی بھائی سے جدا ہو گا اوسدن سے ڈرو اور محبوب پاک علیہ السلام کے پکے سچے غلام بن جاؤ۔

تمام صحابہ تابعین و تبع تابعین مفسرین و محدثین جو کہ عقیدہ حاضر و ناظر کے قائل اور بصد عجز و نیاز دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نیازمندانہ استغاثے پیش کرنے والوں کو مفسد اور ایسے اجماعی اور قطعی عقائد والوں کو فاسد قرار دے کر خود رئیس المفسدین اور امام الحاسدین نہ بنو۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۲۹ پر عنوان کہ

حضرت عائشہ کے ہار کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہو سکا

حدیث نمبر ۲۹ : عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مِصْرَارًا (الخ) قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْدَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهٗ (رواه البخاری)

(ترجمہ قاسمی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے واپسی پر ایک جگہ میرا ہار گم ہوگیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہار تلاش کرنے کے لئے رک گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جملہ صحابۂ کرام بھی اس کی تلاش میں مصروف ہو گئے مگر پوری توجہ مبذول کرنے کے بعد بھی وہ ہار نہ مل سکا۔ (تھک ہار کر) جب کوچ کرنے کا اعلان کیا گیا تو وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہ سوار تھیں اسکو اٹھایا گیا تو ہار اسکے نیچے پڑا ہوا تھا۔

(قاسمی طرز استدلال) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہوتے تو آپکو ہار تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی صحابہ کرام کو تلاش کرنا پڑتا کیونکہ آپ خود ہی بتا دیتے کہ ہار تو اونٹ کے نیچے ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

قارئین کی ضیافت طبع کے لئے یہاں فقیر رئیس المناظرین سند المقررین حضرت ابو عبد الوہاب علامہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کی تصنیف مقیاس حنفیت سے سوال مذکورہ پر حضرت کی طرف سے ارشاد فرمودہ جواب بطور استفادہ پیش کرتا ہے۔

ہوائی جہاز کے چلانے والا جب جہاز رانی کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ جہاز زیر مختار ہوتا ہے چونکہ تمام جہاز کی مشینری اسکے ہاتھ میں ہوتی ہے باوجود

Marfat.com

اسکے پھر بھی وہ وائرلیس اپریٹر کے اشارے پر جہاز ران کی ہر حرکت اسکے ماتحت ہوتی ہے ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالٰی نے تمام عالمین کے نقل وحرکت کی مشینری آپکے قبضہ میں عطا کی ہوئی ہے۔

باوجود اسکے کہ آپ کو اس مشینری کا اختیار کلی مل چکا ہے لیکن آپ کی ہر نقل وحرکت اللہ کے اشارے سے باہر نہیں اس واسطے آپ حضر میں ہوں یا سفر میں غزوہ میں ہوں یا امن میں ہوں مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو آپ کا اس غزوہ کے رستے میں حضرت عائشہ صدیقہ کو چھوڑ ناخدا کے اشارے پر تھا اور آپ کا حضرت عائشہ صدیقہ کو ان کے باپ کے گھر بھیجنا یہ بھی رضائے الٰہی کے بغیر نہ تھا۔

چنانچہ آپ نے اللہ کے حکم کو مقدم سمجھتے ہوئے حضرت ام المومنین کی پرواہ نہ کی بلکہ خداوند تعالٰی کے توکل پر اور حفاظت پر چھوڑ دیا کیونکہ آپ سید الانبیاء تھے اسلیئے خلیل اللہ علیہ السلام سے اپنی اطاعت کو بالا ثابت کرنے کے لئے توجہ نہ فرمائی کیونکہ دنیا کی محبوبہ اشیاء سے زیادہ محبوب اللہ تعالٰی نے عورت کو فرمایا ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ (لوگوں کے لئے عورتوں کی محبت شہوت کو مزین کیا گیا ہے) تو آپ نے باوجود محبت خاصہ کے اللہ کی محبت کو مقدم سمجھا کیونکہ فرمان الٰہی ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (اور ایمانداروں کو اللہ کی بہت سخت محبت ہوتی ہے) اگر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہار چننے میں وقت صرف کرتے اور کوچ کو دیر کرتے تو اللہ کی محبت میں فرق لازم آتا۔

Marfat.com

تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب حضرت ساریہ کو چھینا گیا تو اللہ تعالے نے فرمایا کَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور ابراہیم علیہ السلام کو زمین آسمان کی بادشاہیاں دکھلادیں۔

کیا ابراہیم علیہ السلام کیلئے ان کی زوجہ مطہرہ کی جدائی کے وقت تو اللہ تعالیٰ زمین آسمان کے پردے اٹھادے تو آپ ایمان لے آئیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالے کو معاذ اللہ مخالفت تھی کہ آپ کی زوجہ مطہرہ کی جدائی کا پتہ نہ دیا تاکہ تمہیں بھی اعتراض کا موقع مل جائے۔

(چوتھا جواب) آپ اسلئے حضرت ام المومنین کو اپنے گھر نہ لائے کہ اگر میں نے اپنی بیوی کو اپنے مکان میں جگہ دی تو منافقین معترض ہونگے کہ گھر کی بات تھی اسلئے پردہ ڈال لیا اور یہ آپ کے علم غیب کی بڑی دلیل ہے کہ اگر میں اپنے مکان میں نہ لاؤں گا تو اللہ تعالے بہتان لگانے والوں کو ضرور سزا مقرر فرمائیگا تو میں بحکم الٰہی منافقین کو اور اتہام لگانے والوں کو سزا دے کر اپنی بیوی کو اپنے گھر لاؤں گا چنانچہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالے نے متہمین کے واسطے سزا مقرر فرمائی۔ سورۂ نور پ۱۸ ۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ط اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط

اور جو لوگ نیک عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر وہ گواہ نہیں لاتے تو ان کو اسّی

Marfat.com

کوڑے مارو اور ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جو لوگ توبہ کریں بعد ازیں وہ نیک ہو جائیں تو اللہ تعالٰے بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ تو تمام اتہام لگانے والوں کو اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے تو بعد ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کو واپس گھر لائے۔ یہ تھی عصمت انبیاء جس کی وجہ سے آپ رکے رہے اور گھر نہ لائے۔

(مقیاسِ حنفیت صفحہ ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸۔ از مناظر اسلام حضرت علامہ اچھروی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ)

قاسمی صاحب فقیر نے سوچا تھا کہ آپ کچھ تو وزنی دلائل پیش کریں گے چونکہ جگہ جگہ چیلنج بازی چھچھورا پن مجنونوں والی بڑیں آپ کے ساتھ ایسی چمٹ گئی ہیں جیسے کسی پوستی کو پوست چمٹ جاتا ہے کہ جب تک اسے پوست نہ ملے اسے چین ہی نہیں آتا ایسے ہی جب تک تم کسی مقبول بارگاہ الٰہی کی شان علمی تصرف عطائی ان کی ملکیتِ خداداد پر معترض نہ ہو تو تمہیں چین نہیں آتا اور اس گستاخی دریدہ دہنی اور غیر مہذب و ناشائستہ تحریر و تقریر کے باوجود پھر بھی جن کی شان علمی ملکیتِ خداداد کے منکر ہو انہی کے امتی ہونے کے دعویدار اور محمدی ہونے کا دعویٰ۔ سچ فرمایا اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کہ

کرے مصطفٰے کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ کیا میں نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

قاسمی جی یہ تو قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں اسوقت پتہ لگے گا جب کہ جن

Marfat.com

کی گستاخیاں تقریراً تحریراً کرتے رہے ہو وہ سامنے ہونگے اور منکر نکیر خدائی اسلحہ لے کر تمہارا بھیجہ نکالنے کے لئے باذنِ الٰہی موجود ہونگے اور تم سے پوچھیں گے کہ ہاں ملاں جی فَیَقُولُوْنَ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ پس کیا کہا کرتا تھا تو انہی کا کلمہ پڑھ کر انہی کو بے علم ثابت کیا کرتا تھا انہی کے اختیارِ خداداد کا منکر تھا بہانہ سازی اور حیلہ جوئی کام نہ آ سکے گی یہ تو آج موقع ہے آج ہی یہ وقت ہے جو مرنے سے پہلے توبہ کر لی سو کر لی ورنہ پھر ضَرَبَ یَضْرِبُ کے لئے اللہ کے فرستادہ فرشتے نہ ٹوٹنے والا اسلحہ اور نہ تھکنے والی قوت سے دیو کا سر کچلنے گستاخی کی سزا دینے کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔ ؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ۔ کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(امام اعلیحضرت علیہ الرحمۃ)

قاسمی جی آپ نے حدیث شریف نمبر ۲۹ سے جو استدلال پیش کیا ہے اگر اسی طرز پر کوئی دہریہ منکر ذاتِ خدا یہی استدلال لے کر رب کریم پر اسطرح استہزا شروع کر دے کہ اگر اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہوتا تو اسکو گم گشتہ راہ ہدایت کے لئے انبیاء بھیجنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی ان کو ناحق قتل کرانا (جیسا کہ قرآن میں موجود ہے کہ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ الْحَقِّ) پڑتا آپ خود ہی فرما دیتا کہ اے گمراہو اصنام کی پرستش کرنے والو ہدایت تو میرے قرآن میں ہے لہٰذا مندرجہ بالا واقعات سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ پروردگار حاضر و ناظر نہیں ہے۔

کیوں جی قاسمی جی صاحب تمہاری قوتِ استدلالیہ نے کیا چاند چڑھایا

Marfat.com

اب بھی اس استدلال جاہلانہ کا کچھ مزا آیا کہ نہیں آیا۔ حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ قاسمی جی نے اپنے بزرگوں کی لائن کو بھی چھوڑ دیا اور آیۃ اِنِّیْ ھُوَ الْاٰیَۃُ یَدُ اِلٰی ھُوَ الْاٰیَۃُ کی عملی تفسیر اور چلتا پھرتا نمونہ بن گئے ان کے اکابر آج تک حدیث نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ کو سرکار دو عالم کی نفی علم غیب پر پیش کرتے چلے آتے ہیں لیکن قاسمی صاحب ان سے بھی چار قدم آگے ہیں اور نشہ حب شیخ نجد میں ایسے مستغرق ہوئے ہیں کہ بریلوی سنیوں پر مفسد اور عقیدۂ حاضر و ناظر کو عقیدۂ فاسد کا فتویٰ صادر کر کے اپنوں کو بھی مفسد قرار دے کر قبروں میں بے چین کر رہے ہیں خیر بھئی ہمیں کیا وہ ان کے اکابر یہ انکے اصاغر ان کو جلائیں۔ بھونیں مفسد کہیں فتین کہیں ہم کون ہوتے ہیں روکنے والے یہ انصاف سے بعید ہے ہم انشاءاللہ کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ یہ قاسمی صاحب کے گھر کا معاملہ ہے اور قرآن کریم نے لَا تَدْخُلُوْا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ کہہ کر غیر کے مسکن میں دخل سے منع فرمایا ہے ہاں البتہ قاسمی جی کی نازبرداری کے لئے چونکہ وہ میرے ہمسائے ہیں اور بڑے ہی قریبی ہمسائے غلام محمد آباد ہی نہیں بلکہ سمندری کے بھی ہمسائے اس لئے ان کی نازبرداری مجھ پر ذرا ضروری سی ہے تو ان کی نازبرداری کے لئے چند ایسے حوالے کہ جن سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ قاسمی جی کے قلم کی زد میں فقط یہی نہیں کہ خدا و مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کبار و اہلبیت اطہار یا تابعین و تبع تابعین ہی آ رہے ہیں بلکہ دیوبند کے مستند اور دیوبندیوں کے اکابر بھی ان کی قلم کی زد میں ہیں سبحان اللہ ماشاءاللہ قلم ہو تو ایسا ہو تحریر ہو تو ایسی ہو بغض ہو تو ایسا ہو اور حسد ہو تو ایسا ہو کہ غیر تو غیر

Marfat.com

اپنے بھی کیوں بچیں۔ دیکھو قاسمی جی فقیر صرف تمہاری نازبرداری کے لئے نئے اور بالکل نئے حوالے پیش کر رہا ہے ارے یہ رخ کیوں پھیر لیا۔ ہائیں یہ ماتھے پر پسینہ کیوں آ گیا۔ اوہو یہ کپکپی کیوں طاری ہو گئی ڈر کیوں رہے ہو حوالے ہی تو ہیں کوئی حضرت ملک الموت تو نہیں ہیں جو کہ تمہاری موت کا پروانہ لے کر آ گئے ہوں یار قاسمی جی تم تو بڑی ڈینگیں ہانکتے تھے یہ کیا ہو گیا تم تو بالکل ایسے ہو گئے جیسے مرنے والا سکراتِ موت سے مرعوب ہو جاتا ہے قاسمی صاحب یہ کتابوں اور تمہاری کتابوں کے حوالے ہیں ذرا ہوش میں آیئے اور دیکھئے کہ تمہارے اکابر کیا تحریر کر گئے ہیں یہ دیکھئے ہاں دیکھئے سب سے پہلے فسادی نمبرا بانئ مدرسہ دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی قصائد قاسمی میں کیا تحریر کر رہے ہیں۔ ؎

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا ؛ نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی صفحہ ۸ مطبوعہ ملتان)

قاسمی صاحب شاید یہ نہ کہہ دو کہ جی وہ حضور کو قریب نہیں بعید سمجھتے ہوئے بالواسطہ یہ مدد مانگتے رہے ہیں تو انہی کے قلم سے تحریر شدہ مسئلہ قرب وبُعد کا حل بھی پڑھ لیجئے یہ دیکھئے تحذیر الناس لکھتے ہیں کہ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو بعد لحاظ صلہ من انفسہم کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلعم[1] کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنے

---

[1] ہم کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

اقرب ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱۲ مطبوعہ لاہور)

کہیئے قاسمی جی کیا حال ہے کیسے مزاج ہیں جناب کے ضیاء جی جن کی تم ضیاء ہو وہ سچے ہیں یا تم یہ فیصلہ آج ہی ہو جانا چاہیئے یہ روز روز کی چخ چخ بک بک ختم ہو جائے ہاں کہیئے اگر حضور کو حاضر جاننا اور حاضر بھی اتنا کہ اپنی جانوں سے بھی قریب اگر یہ مشرکانہ یا مفسدانہ عقیدہ ہے تو قاسم صاحب مشرک و مفسد اور ضیاء سچی اور اگر قاسم صاحب کا یہ عقیدہ سچا ہے تو اربعین کے استدلالات فساد کا پلندہ اور ضیاء جعلی اور جھوٹی چونکہ تم میرے ہمسائے ہو اسلیئے بندہ کچھ نہیں کہتا فیصلہ خود تمہی نے کرنا ہے اور جلد فیصلہ کر کے مطلع کرنا ہے۔

قاسمی صاحب! ہائیں کدھر چلے ٹھہرو ٹھہرو یار کیا ہو گیا یہ سر پہ پاؤں رکھ کر کیوں بھاگ پڑے ابھی فقیر کے پاس تمہاری ضیافت طبع کے لیئے اور بھی تحفے موجود ہیں لیجیئے یہ لیجیئے ہائیں کیا کہا عینک کے شیشے چٹخ گئے چلو عینک کسی امدادی سے بطور امداد[فٹ] ہی لے لو ہاں تو یہ دیکھو تمہارے مؤید براہین قاطعہ اور تم سب کے رشید الملّۃ کیا لکھتے ہیں۔

اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود میں حاضر جاننا بھی غیر ثابت ہے اگر باعلام اللہ تعالٰے جانتا ہے تو شرک نہیں ورنہ شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ کتاب البدعات صفحہ ۹۴ مطبوعہ کراچی)

ہاں جی قاسمی جی اب بتلائیے کہ کیا خیال ہے یہ ہیں مفسد ۲ جناب رشید احمد صاحب گنگوہی یا تم مفسد اور تمہارا عقیدہ فاسد یا رشید احمد مفسد اور اسکا عقیدہ فاسد۔ اسلیئے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکار دو عالم کا علم غیب

فٹ:- اس فائدہ کا یا فقیر کو علم ہے یا ملاں جی اور انکے امداد آف غلام محمد آباد ہی جانتے ہیں بہر حال اگر ضرورت محسوس کی گئی تو یہ تمام فائدہ اور اس سے ماقبل امدادی صاحب اس فائدے کے لئے سنی طلباء کے پاس جس طرح بصد عجز و نیاز پھرتے رہے اور پھر کبھی لائلپور کبھی کاہنہ متصل لاہور و قصور جس طرح حاضری دیتے اور

حضور علیہ السلام کے اختیارات حضور کا معجزہ حاضر وناظر حضور کی دیگر شانیں تمام پروردگار عالم کا عطیہ ہیں سب کچھ باعلام اللہ ہیں ہمارے تمام علمائے سلف وخلف نے یہی تحریر کیا ہوا ہے اور رشید احمد گنگوہی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ حضور کو محفل میلاد میں حاضر جاننا باعلام اللہ جائز ہے تم کہتے ہو حاضر جاننا عقیدۂ فاسد ہے تم نے اربعین کی حدیث نمبر ۲۷ کے استدلال میں ص ۲۸ پر حاضر وناظر کے عقیدہ کو عقیدۂ فاسد تحریر کیا ہے بتلاؤ یا رشید احمد مفسد ہے اور تم سچے ہو یا تم مفسد ہو رشید احمد سچے ہیں ہم کچھ نہیں تحریر کرتے بلکہ تبصرے کا حق تمہاری طرف سے جواب آنے تک محفوظ رکھتے ہیں۔ جواب آنے پر انشاء اللہ خوب خدمت کی جائے گی۔ قاسمی جی فقیر پھر وہی بات دہراتا ہے کہ اگر آپ واقعی اپنے ہی والد محترم کے بیٹے ہو اور اپنی ہی ماں کا دودھ پی رکھا ہے تو یا تو اپنے استدلال جہنم رسید کر کے پکے سچے سنی حنفی بریلوی مسلمان بن جاؤ یا قاسم صاحب اور رشید احمد صاحب کو بھی مفسد تحریر کر کے شائع کر دو دیکھو اب یہ لحاظ نہ ہو کہ جی ہاں یعنی چونکہ چنانچہ گویا کہ علیٰ ہذا القیاس یہ ہمارے اکابر اور ہم ان کے اصاغر ہیں لہذا یہ جو بھی کریں ٹھیک ٹھاک اور بالکل جائز ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے ❊ نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اور یہ دیکھئے قاسمی صاحب فسادی ۳ آپ اور آپ جیسی ہم مشرب وہم مسلک ٹولی کے حکیم الامت مولوی اشرفعلی صاحب ان کا قول کتاب دعوۃ الحق جو کہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور سے زیر اہتمام دار التصنیف جامعہ اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

رجسٹرڈ کی ۔ ڈیلی بزنس پریس لائلپور سے شائع ہوتی ہے اور جسکے مصنف مولوی سید بادشاہ گل تھے جو کہ ابھی پچھلے دنوں فوت ہوئے ہیں وہ اپنی کتاب دعوۃ الحق کے صفحہ ۲۹ پر مولوی اشرفعلی کا ایک قول باین الفاظ نقل کرتے ہیں کہ

آپ فرماتے ہیں کہ ہم سے عہد لیا گیا ہے وعظ سے پہلے جب تک پوری توجہ اور حضور قلب کے ساتھ یوں نہ کہیں یا رسول اللہ میں اجازت چاہتا ہوں کہ آپ کی نیابت میں کچھ بیان کروں اسوقت تک وعظ نہ کہیں اور یہ اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب یعنی علماء اور اولیاء باطنی طریقہ سے ہماری امداد کریں پھر انشاء اللہ تعالےٰ ہمارے بیان میں الجھن یا لغزش یا رکاوٹ نہ ہوگی ۔ درسالہ النور ۱۴ ذالحجہ ۵۲ سنہ ہجری)

کیوں جی جاہل مرکب صاحب اگر قرآن وحدیث کی عربی عبارات محدثین کی عربی شرحیں پڑھنے سے اگر آپ ایسے ہی قاصر ہیں اور یقیناً قاصر ہیں اور وہ اسلیئے کہ آپ فقط واعظ ہیں اور واعظ بھی کچی پکی روٹی کے ہیں تو چلیئے کم از کم اپنے اکابر کے اردو رسالے ہی مطالعہ کر لیا کریں تاکہ اتنی ذلت ورسوائی نہ اٹھانی پڑے چونکہ بوجہ ہمسایہ ہونے کے کم از کم مجھ سے تمہاری اتنی ذلت ورسوائی برداشت نہیں ہوتی ۔

ہاں تو فرمائیے قاسمی صاحب تھانوی صاحب تو جب بھی جہاں بھی جیسی بھی جس وقت بھی تقریر کرتے ہیں تو حضور علیہ السلام کو حاضر وناظر تصور کرتے ہوئے یا رسول اللہ میں اجازت چاہتا ہوں عرض کرتے ہیں اور مدد بھی مانگتے ہیں بلکہ مدد کا اثر بھی تحریر کرتے ہیں کہ لغزش یا الجھن ورکاوٹ نہیں ہوتی ۔

Marfat.com

اب کہیئے کہ یہ تھانوی صاحب کا عقیدہ صحیح ہے یا آپکا چونکہ آپ حاضر و ناظر و استمداد کے منکر اور تھانوی جی قائل آپ کے نزدیک حاضر ناظر کا عقیدہ رکھکر استمداد چاہنے والے مفسد و مشرک اب تھانوی جی کے متعلق فیصلہ خود ہی کیجئے چونکہ گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

یا تو تمہارے بزرگ عقیدۂ حاضر و ناظر رکھنے والے سچے اور تم مفسد و فتّین یا تم سچے اور تمہارے بزرگ مفسد و فتّین فتوے بھی تمہارے بزرگ بھی تمہارے ہم نے تو فقط تمہیں آگاہ کیا ہے اگر وہ سچے ہیں اور تم جھوٹے ہو تو اربعین کے تمام دلائل جو کہ تمہارے نزدیک انوکھے اعلی اور سچے و سچے ہیں سب کے سب کچے چھٹے کی طرح بودے اور ضلالت و گمراہی سے اٹی ہوئی راہیں ہیں انکو جہنم رسید کر دو اور عقیدۂ حاضر و ناظر کے قائل ہو جاؤ اور اگر تھانوی صاحب جھوٹے اور تمہارے اربعینی دلائل سچے ہیں تو جلد از جلد اربعین کی طرح فوراً ایک رسالہ میں ان کے متعلق جو کہ حاضر و ناظر سمجھ رہے ہے اور مدد بھی مانگ رہے ہے شائع کر دو کہ تھانوی صاحب فتّین و مفسد اور ضال و مضل ہیں۔ ہم کچھ نہیں کہتے کتاب بھی تمہاری فتوی بھی تمہارا حاضر و ناظر ماننے والے بھی تمہارے یا رسول اللہ کہنے والے بھی تمہارے مدد چاہنے والے بھی تمہارے۔

قاسمی صاحب بہادر یہ سودا بڑا مہنگا پڑے گا پہلے تو فقط تحصیل سمندری اور اسکے گرد و نواح کے چکوک کی گوجر برادری ہی تمہاری کذب بیانیوں جھوٹی قسموں اور ہیرا پھیریوں سے آگاہ تھی مگر اب لائلپور کا بچہ بچہ آگاہ ہے بہتر تو یہی تھا کہ تم جیسے بھی تھے ویسے کے ویسے مثبت پہلو اختیار کر کے اپنا مسلک بیان

Marfat.com

کرتے رہتے لیکن یہ جو تم نے حاضر و ناظر ماننے والوں پر مفسد ہونے کا جاہلانہ فتویٰ جڑا ہے اس سے تو تمہارا آدا بھی محفوظ نہ رہا اور تمہارے اکابرین میں سے جنکو کہ تم قاسم العلوم والخیرات، رشید الدین والملۃ اور حکیم الامت کہا کرتے اور لکھا کرتے ہو وہ بھی مفسد و فتین و مشرک و کافر ہو گئے۔

الجھا ہے پاؤں قاسمی تیرا زلف دراز میں

لے خود ہی اپنے دام میں ظالم تو آگیا

بندہ قاسمی صاحب اور انکے دھڑے کے ہر صغیر و کبیر سے موؤدبانہ اپیل کرتا ہے کہ اپنے جاہلانہ فتاووں پر نظر ثانی کریں کہا تو یہ جاتا ہے کہ جی یہ بریلوی بڑے فتویٰ باز اور کفر ساز ہیں فلاں کو کافر کہدیا فلاں کو کافر کہدیا لیکن اب قارئین بھی اندازہ فرماویں کہ کون کفر ساز ہے اور کون نہیں ہے۔ ہماری طرف سے الحمدللہ آجتک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا گیا اور جیسے کہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا گیا ویسے ہی کسی کافر کو مسلمان بھی نہیں کہا گیا۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

یہ تو قاسمی جی کا کردار ہے کہ مائی کی جھگی میں نیم بریلوی سنی مدنی مسجد میں نیم دیوبندی اور گول میں پھنس کر پھر بالکل ہی گئے گذرے نہ بڑوں کا ادب نہ چھوٹوں سے پیار قلم جو چلنے پہ آئی تو آؤ دیکھا نہ تاؤ بلکہ ارشاد خدا و مصطفےٰ بھی پس پشت اقوال محدثین و مفسرین سے بھی روگردانی اور خود اپنے بزرگانِ دیوبند پر بھی فتووں کی ارزانی یہ نتیجہ ہے خدا اور رسول سے بغاوت کا خداوند کریم

Marfat.com

بحرمت نبی کریم علیہ السلام بُغض انبیاء و اولیاء سے بچائے آمین آمین ثم آمین
قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ حدیث نمبر ۳۰ پر پیش کردہ عنوان کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روٹھ کر چلے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو تلاش کروایا

(حدیث شریف نمبر ۳۰ مع قاسمی ترجمہ و استدلال)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَائُهٗ عَنْ شِقِّهٖ وَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ۔ (رواہ البخاری)

(ترجمہ) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت علی کو گھر میں موجود نہ پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ تیرے چچا کا بیٹا (یعنی حضرت علی) کہاں ہیں عرض کیا کہ میرے اور ان کے درمیان کسی معاملہ میں بات بڑھ گئی ہے

Marfat.com

تو وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس آرام بھی نہیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ (حضرت فاطمہ سے) سن کر ایک آدمی کو حکم دیا کہ جا انہیں تلاش کر کہ وہ کہاں ہیں تو اس نے آکر بتایا کہ اے اللہ کے رسول وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود مسجد میں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں اور چادر ان کے پہلو سے اتر چکی ہے اور مٹی لگی ہوئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تھپکی دیتے ہوئے فرمانے لگے اے مٹی والے اٹھ اے مٹی والے اٹھ۔

(طرز استدلال قاسمیہ) اگر آپ حاضر و ناظر ہوتے تو حضرت فاطمہ سے کیوں پوچھتے کہ علی کدھر گئے اور پھر دوسرے آدمی کو ان کی تلاش کے لئے کیوں بھیجتے اور پھر خود کیوں تشریف لے جاتے۔ گھر میں آکر حضرت فاطمہ سے پوچھنا اور دوسرے آدمی کو تلاش کے لئے بھیجنا یہ سب باتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

قاسمی جی سرکار یہاں بھی نہ عدم علم ہی مستلزم ہے اور نہ ہی حاضر و ناظر کا مسئلہ ہے حضور علیہ السلام کا باوجود نبی اللہ ہونے کے عین ایسے وقت میں اپنی شہزادی رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لانا کہ جب خفگی پیدا ہو چکی تھی یہ لاعلمی نہیں بلکہ علم کا ثبوت ہے کہ میری شہزادی کے گھر میں بوجہ خفگی بے رونقی ہے اور علی پاک ناراض ہو کر گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں تو گھر آکر آپ کا اور کوئی سوال نہ کرنا اور سب سے اولاً حضرت شیر خدا کے متعلق دریافت

فرمانا یہ کس بات کی دلیل ہے حالانکہ معمولی سے معمولی عقل والا آدمی بھی یہ جانتا ہے کہ مرد عموماً بوجہ مصروفیت کے گھر پر موجود نہیں ہوتے بلکہ ہر خسر کو اپنے داماد کے کاروباری مسئلے کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ کیا کاروبار کرتا اور کہاں کرتا ہے تو کیا حضور علیہ السلام کو جو کہ عالم علم الاولین والآخرین ہیں جن سے اقوامِ عالم نے بالعموم اور عالم اسلام نے بالخصوص جملہ علوم وفنون اخذ کئے ہیں اپنے داماد کے طرزِ معاشرت اور ان کے اقتصادی پہلو سے آگاہی نہیں ہوگی جب ہوگی اور ضرور ہوگی اور یہ بھی اصول ہے کہ مرد بوجہ کاروبار کے دن کو عموماً گھر سے باہر ہوتے ہیں تو حضور علیہ السلام کا آتے ہی حضرت شیرِ خدا کے متعلق سوال کرنا کہ وہ کہاں ہیں یہ عِلم کی علامت ہے بے علمی کی نہیں اور یہ آپ کے ناظر ہونے کی بین علامت ہے کہ قیام اپنے گھر میں ہے مگر صاحبزادی رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر میں بوجہ رنجش کے بے رونقی کو ملاحظہ فرما کر تشریف لا رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ علم تھا تو پوچھا کیوں اگر پوچھتے نہ تو آج یہ ساری حدیث جو کہ خاوند و بیوی کی طرزِ معاشرت کے لئے بہترین اسوۂ حسنہ ہے تم تک کیسے پہنچتی۔ حضور کا دریافت فرمانا اور پھر ان کی تلاش کے لئے آدمی کو روانہ کر کے تخلیہ میں شہزادی کونین راحتِ دارین مادرِ حسنین زینتِ جنت خاتون قیامت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اپنے ارشادات سے علیحدہ نوازنا اور پھر تلاش کر کے آنے والے کے ساتھ مسجد میں جا کر حیدر کرار تاجدار ہل اتٰی مرتضٰی مشکلکشاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود جا کر لانا صرف اور صرف امت کو سبق دینے کے لئے عمل شریف ہے اچھا قاسمی جی چلو بقول آپ کے چند منٹ کے لئے اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ

Marfat.com

حضور کو علم نہ تھا یا حضور کو بغیر اس شخص کے جو تلاش کے لئے نکلا تھا بتلائے پتہ نہ چلا تو چلو جب وہ تلاش کرنے کے لئے گھر سے چلا تھا اسکو کیوں نہ فرما دیا کہ علی ملیں تو ساتھ لیتے آنا یہ صرف اور صرف اسلیئے تھا تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے کہ میں روحِ کائنات ہوں میرے اشارے پر نظامِ کائنات چل رہا ہے میں اگر چاہوں تو بامر اللہ چاند توڑوں توڑ کر پھر جوڑوں میں اگر چاہوں سورج کو واپس موڑوں اور اگر چاہوں تو ابوجہل کی مٹھی کی کنکریوں سے کلمہ پڑھواؤں میں اگر چاہوں تو حضرت جابر انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر چند سیر کھانے سے پندرہ سولہ سو صحابہ کی جماعت کو پیٹ بھر کر کھلاؤں اور پھر جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُردہ بچے اور ان کی ذبح شدہ بکری کو بھی زندہ فرماؤں میں اگر چاہوں تو گونگوں سے کلمہ پڑھواؤں پتھر پانی پر تیراؤں۔ میں اگر چاہوں درختوں کو بلاؤں اور وہ آجائیں جلی ہوئی کھجوروں کو اگاؤں اور وہ پھل لے آئیں باوجود مالک و مختار اور بادشاہِ کونین ہونے کے حضور کا خود تشریف لاکر اور باوجود علم ہونے کے ایک شخص کو تلاشِ حضرتِ شیرِ خدا کے لئے روانہ فرما کر بلانا اور سیدہ پاک و جناب مرتضٰی کی شکر رنجی دور فرمانا یہ صرف قیامت تک کے لئے آنیوالی امت کے لئے عملاً سبق دیا جا رہا تھا کہ دیکھو معمولی معمولی باتوں پر م

مسئلہ مختارِ کُل

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۳۱ پر قائم کردہ عنوان کہ

اللہ تعالٰی کے سوا کوئی مختارِ کُل نہیں ہے

(حدیث شریف نمبر ۳۱ مع ترجمہ قاسمیہ) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

۲ نوبت طلاقوں تک نہ پہنچانا اور بھرے گھروں کو نہ اجاڑنا اور بیٹی چاہے کتنی بھی پیاری کیوں نہ ہو اسکو گھر لاکر نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ (رواه البخاری)

حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا مانگو تو یوں مت کہا کرو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے اور تو چاہے تو مجھ پر رحم فرماوے اور تو چاہے تو مجھے روزی دے دے بلکہ خوب اصرار کے ساتھ کسی شرط و تردد کے بغیر دعا مانگا کرو کیونکہ اس پر زبردستی کرنے والا کوئی نہیں وہ مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

سلطان الجہلاء مولوی ضیاء القاسمی صاحب کو ایک ٹیڈی پیسہ نقد انعام کی عظیم پیشکش

ملاں جی یہ بتلاؤ کہ حدیث پاک کے کس جملے سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہے تمکو تا زیست مہلت ہے اگر مگر چونکہ چنانچہ والے دورے کے بغیر تم یہ ثابت کر کے دکھلاؤ کہ فلاں جملے کے یہ معنی یا فلاں جملے سے یہ مفہوم نکلتا ہے چلو یہ بھی نہیں تو محدثین کی جماعت میں سے جتنے بھی محدثین آج تک گذرے ہیں اگر کسی نے آجتک اس حدیث پاک سے یہ معنی جو کہ تم اخذ کر رہے ہو اخذ کئے ہوں بیشک کوئی ضعیف روایت ہی پیش کر دو اگر تم کسی بھی محدث کا قول اپنے منشاء اور مدعا کے مطابق

Marfat.com

دکھلا دو تو فقیر تمکو اللہ کے نام پر ایک ٹیڈی پیسہ نقد انعام پیش کرے گا۔ پیش تو زیادہ بھی کئے جاسکتے ہیں لیکن چونکہ تمکو پانچ اور گیارہ وغیرہ کے عدد سے از حد رنج و ملال ہوتا ہے بایں وجہ یہ انعام تمہارے محبوب عدد کے مطابق ہے دیکھنا یہ ہے کاش کہ تم حاصل کرسکو۔

ملاں جی صاحب بہادر یہ حدیث پاک تو بوقت دعا پورے خلوص اور خشوع و خضوع کے لئے دال ہے کہ دیکھنا دعا میں خشوع و خضوع و پورا انہماک دیگر تمہاری سائلانہ حیثیت بھی برقرار رہے ایسے لفظ نہ ہوں جن سے بے نیازی کی بو آئے چونکہ بندہ چاہے اس کی عطا سے ولی ہو غوث و قطب ہو ابدال و اوتاد ہو تبع تابعین یا تابعین سے یا صحابہ یا انبیاء سے کیوں نہ ہو بالآخر بے نیازی صرف اور صرف اسی کے لئے ہے جو کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے پاک و بے ہمتا اور وحدہٗ لاشریک ہے۔

بندہ نیاز مند ہے وہ بے نیاز ہے

اس سے سوال کرو لیکن سوال کرتے وقت مکمل عجز و انکساری۔ اس کی عطا پر مکمل بھروسہ دیگر حیثیت الٰہی کا دل میں جذبہ موجزن ہو یوں نہ کہو کہ تو چاہے مجھے بخشدے تو چاہے تو مجھے روزی دیدے بلکہ یوں عرض کرے کہ مولا مجھے اپنی رحمت سے ضرور ضرور عطا فرما۔ ورنہ اس کی تو یہ شان ہے کہ

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یوں عرض کرے اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت

Marfat.com

ے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور
جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو سب
کچھ کر سکتا ہے۔ تو اب کوئی بندہ اگر اس آقائے بے نیاز کے دربار میں یوں
عرض کرے کہ تو چاہے تو بخش دے اگر چاہے تو روزی دے تو اس کے ان
الفاظ میں سے تکبر کی بو آرہی ہے اور تکبر بھی خاصۂ باری تعالےٰ ہے بندے
کو تو نیازمندی چاہیئے وہ خود ہی فرماتا ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
الْاَرْضِ ط۔

قاسمی صاحب جی بہادر یہ حدیث پاک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اختیارات خداداد کی نفی پر دال تو کیا ہوگی تم تمام قرآن وحدیث سے تمام عمر
کوشش بسیار کے باوجود ایک آیت یا ایک حدیث بھی ایسی پیش نہیں کر
سکتے جس میں پروردگار عالم نے یہ فرمایا ہو کہ میں نے اپنے محبوب کو مجبور
بنا کر بھیجا ہے اور ان کے دامن میں معاذ اللہ کچھ بھی نہیں ہے یہ کسی چیز
کے مالک ومختار نہیں ہیں یا حضور فرماویں کہ میں مجبور محض ہوں مجھے رب نے
کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔

میرے رب نے مجھے نفع وضرر کی قوت عطا نہیں فرمائی اس مفہوم کی
کوئی آیت یا حدیث پیش کیجئے اسکے جتنے بھی حروف ہونگے آپ کو ان حروف
کے اعداد کے مطابق اتنے ہی ٹیڈی پیسے انعام میں پیش کئے جائیں گے۔

جہانتک حضور پر نور محبوب رب غفور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اختیارات
کا جو دربار ربوبیت سے آپ کو عطا ہوئے ذکر ہے تو اس کے اثبات سے

Marfat.com

قرآن واحادیث بھرلور پڑی ہیں جن میں سے مختصراً کچھ یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ پروردگار عالم ان پر ایمان لاکر رضائے خدا و مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مسئلہ اختیاراتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم بعطائے الٰہی

قاسمی جی یہ دیکھئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کے حاکم ہونے پر حلفیہ بیان نازل فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور پھر اپنے محبوب کی حکومت کی پختگی پر حلفیہ بیان کے نزول کے ساتھ یہ بھی حکم نازل فرمایا کہ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں (پ ۵)

قاسمی صاحب کہیئے تسلی ہوئی یا نہیں کیا یہ ارشاد ربانی پڑھ کر بھی حضور کی حکومت سے انکار کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے بالخصوص جب کہ رسولِ پاک علیہ السلام نے اپنی کابینہ کے عرشی و فرشی وزراء

اور اپنے حلقۂ حکومت کے متعلق بھی وضاحت فرمادی ہوئی ہے۔ دیکھئے حدیث

Marfat.com

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

روایت ہے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر اسطرح کہ اسکے دو وزیر آسمان والوں اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں مگر ہمارے وزیر آسمان والے جبرائیل و میکائیل اور زمین والے ابوبکر و عمر ہیں۔

(مشکوٰۃ باب فضائل ابوبکر و عمر رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین)

شاید قاسمی صاحب کہیں کہ اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے اس میں پہلے انبیاء بھی شریک ہیں تو اسطرح حضور کی شان میں امتیاز تو نہ ہوا تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ گو لقایا انبیاء بھی اپنے اپنے حلقہ کے حاکم اور با وزارت حاکم ہیں مگر ان کو یہ حکومت و وزارت حضور کے صدقہ سے ملی ہے اور حضور اصل ہیں بقایا تمام انبیاء حضور کی فرع ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام حضور علیہ السلام کے نائب ہیں۔

اسی دریا سے یہ نہریں ہوئیں جاری ساری

ہاں جی قاسمی صاحب اب بتلاؤ کہ جسکو دنیا میں حاکم بنایا جاتا ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ تھانے دار اپنے حلقے اور تحصیلدار اپنے حلقے کا اور ڈی سی صاحب اپنے حلقے کے مالک و مختار ہوتے ہیں یا نہیں

Marfat.com

ہوتے ہیں اور یقیناً ہوتے ہیں تو جسکو دنیا حاکم بنائے جس جگہ کا بنائے وہ تو اس جگہ کا مالک و مختار ہوا اور جسکو پروردگار عالم حاکم بنائے وہ مجبور محض ہوا سکے قبضے میں کچھ بھی نہ ہو وہ کسی کو نفع دے سکے اور نہ نقصان ملاں جی ذرا سوچو تو سہی دوسرے حاکم تو صرف حاکم ہیں لیکن یہ حاکم بھی ہیں اور محبوب بھی ہیں۔ سبحان اللہ ان کے متعلق میرے کرم فرما بزرگ دوست نگینۂ پاکستان جناب مولانا محمد یوسف صاحب نگینہ پہلے گجراں علاقہ سمندری والے حال خطیب غلام محمد آباد نے پنجابی زبان میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے کہ۔ ؎

دیکھو محبوباں دی مرضی تے قبلے بدلائے جاندے نے
محبوب دے پاک اشارے تے سجدے کروائے جاندے نے

محبوب دی گل تے اِک پاسے سُن گل محبوب دے خادماں دی
فاروق دے لکھیاں رُقعیاں تے پئے نیل چلائے جاندے نے

جنہوں کجھ وی دینا نہ ہووے جیہدی گل دی مننی نہ ہووے
بھلا کُجھ کھاں رب توں ایہو جئے محبوب بنائے جاندے نے

اور ایک عاشقِ رسول نے یوں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے کہ

ایسا تجھے اللہ نے طرحدار بنایا ؎ یوسف کو تیرا طالبِ دیدار بنایا
کنجی تجھے دی اپنے خزانوں کی خدا نے ؎ محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اور سنیئے انہی سرکار مالک و مختار لعطائے غفار کے لئے دوسری جگہ پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ

Marfat.com

وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ (پ۱) اور نہیں بُرا لگا ان کو اس بات سے کہ ان کو اللہ اور اسکے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

کہیئے قاسمی صاحب اس ارشاد باری تعالےٰ نے تو قاسمیت کا جنازہ ہی نکالدیا یہاں سے یہ مسئلہ نکلا کہ انسان کو غنی اللہ اور اسکے رسولِ پاک جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم دونوں کرتے ہیں اور یوں کہنا کہ بھئی مجھ پر خدا و رسول کا فضل ہے یا اسطرح کہنا کہ مجھ پر فضلِ خدا بھی ہے اور فضلِ مصطفےٰ بھی یا کسی چیز پر ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ کے ساتھ ساتھ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لینا کفر و شرک و بدعت نہیں بلکہ حسب ارشاد پروردگار عالم کہ ان کو اللہ اور اسکے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا جائز ہے اور اس فضلِ خدا و رسول کا منکر دشمن ارشاد خدا و منکر ذاتِ خدا و دشمن قرآن ہے۔

حضور کس چیز سے غنی کرتے ہیں یا حضور کیا دیتے ہیں یہ بحث فضول و لچر ہے فرمایا ہم دونوں غنی کرتے ہیں غرضیکہ جو خدا دیتا ہے وہی بعطائے خدا مصطفےٰ دیتے ہیں جبپر خدا فضل فرماتا ہے اس پر حضور فضل فرماتے ہیں۔ اسلئے کسی عاشق نے کہا ہے کہ

یا خدا یا مصطفےٰ مشکل میں دونوں نام لو ؎ حاجتیں برآئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک
اسنے پھیرا دل تو اس نے دولتِ ایمان دی ؎ یہ خدا ہے وہ نبی تدبیر ہے دونوں کی ایک
قولِ حق قرآن ہے قولِ پیمبر ہے حدیث ؎ اہل دل کے سامنے تقریر ہے دونوں کی ایک

قاسمی جی تم مرغی خانہ جاکر اس کی صفائی کر دیا پھر جھوٹ کی مارکیٹ کی دلالی جو کہ تمہاری زندگی کا مقصد اولین بن چکا ہے وہ جاکر پورا کرو کہاں قرآن و حدیث

Marfat.com

کی رموز اور کہاں مرغی خانے کا چپڑاسی ۔ قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے صدیق اکبر کا سوز عمر فاروق کا درد عثمان غنی کا عشق حیدر کرار کے جذبات کی ضرورت ہے صحابۂ کرام سے محبت اور اہلبیت اطہار کا پیار اس کی جان ہے ۔

جہانتک عربی جاننے عربی پڑھنے عربی پڑھانے کا تعلق ہے لُغت کی مشہور کتاب المنجد کا مصنف یہودی ہے ۔ عربی پڑھی عربی پڑھائی اور صرف عربی پڑھی پڑھائی ہی نہیں بلکہ اہلِ لُغت پر اسکا یہ احسان ہے کہ اس نے عربی زبان میں اتنی بڑی لغت کی کتاب تحریر کی کہ شاید اب تک اس کی نظیر طبع بھی نہیں ہو سکی ۔

ملاں جی فقط عربی پڑھنے پڑھانے سے بات نہیں بنتی بلکہ عرب کے دلارے اللہ کے پیارے عرش اعظم کی آنکھوں کے تارے نبی پیارے ہمارے بیکسوں کے کس بے بسوں کے بس سیّد الانبیاء شاہِ ہر دوسرا مالکِ ارض و سماء شبِ اسراء کے دلہا میرے اور سب کے آقا بلکہ آقائے نامدار دو عالم کے تاجدار مولائے غمگسار شفیع روزِ شمار معدنِ انوار مخزن اسرار جن کے دست کرم کو قرآن نے ید اللہ جن کے مبارک بشرے کو وجہ اللہ جن کے وطن مقدس کو من اللہ اور جن کی سیر کو مع اللہ فرمایا ہے ان کو اللہ کریم کی طرف سے اختیارات کل و جزء مل چکے ہیں اور وہ مختار جزء و کل ہیں اسلیئے جز تو رہا جز کل جو ہے یہ محدود ہے اور محدود جو ہے وہ حادث ہے اور حادث جو ہے وہ مخلوق ہے اور مخلوق جو ہے وہ ممکن ہے اور ممکن جو ہے وہ فانی ہے اسلیئے صفاتِ اختیار باری تعالےٰ کو جز و کل سے متصف کرنا گویا اس کی صفات واجبہ کو صفات ممکنہ سے بدلنا اور صفات باقیہ کو صفات فانیہ جاننا اور صفاتِ ذاتیہ کو

Marfat.com

صفاتِ عطایہ سمجھنا ہے جو کہ کفر ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَدْفَعْ عَنَّا شَرَّ الْکَافِرِیْنَ ہ وَسَادِدْنَا فِیْ دُعَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ وَنَبِّھْنَا عَنْ نَوْمَۃِ الْغَافِلِیْنَ ہ وَرْزُقْنَا شَفَاعَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اٰمین ثم اٰمین

انگریز کے نمک خوارو ملک وملت کے غدارو یہ دنیا چندروزہ ہے بالآخر یہاں سے جانا ہے سوچو تو سہی کہ اُس دن کہ جس دن ان کا محب اور وہ ان کا طالب اور وہ اپنی عدالت میں بلا کر دریافت فرمائیں گے کہ کیا تم ہی ہو وہ ملاں جو اس محبوب کو اپنے جیسا بشر اور گاؤں کا چوہدری اور جن کے خیال سے اتنے بیزار تھے کہ نماز میں ان کے خیال کو گدھے گھوڑے بیل اور گائے حتیٰ کہ بیوی کی مجامعت کے خیال سے بُرا بتاتے تھے تم ہی ہو وہ ملاں جو دن رات ان کی غلطیاں نکالتے اور سپیکروں میں نشر کیا کرتے تھے تم ہی نے ان کے بعد نئے نبی کی آمد پر ان کی ختم نبوت میں فرق نہ آنے کی فحش اجازتوں پر لوگوں کو آمادہ کیا تھا۔ تمہی نے ان کے علم کو جانوروں چوپایوں کتوں اور بلوں کے علم سے تشبیہ دی تھی تم ہی تھے جو ان کو بتوں کی طرح مجبور محض تسلیم کرتے اور رب کی طرف سے عطا فرمودہ اختیارات سے اعلانیہ روگردانی کیا کرتے تھے۔

دیکھو آج میدان محشر لگا ہوا ہے اور یہ محبوب دالیل کی زلفیں سجا کے مازاغ کا سرمہ لگا کے لیٰسین کے کنڈل بنا کے مقام محمود پر آکر جلوہ گر ہیں اب بتلاؤ یہ کون ہیں اور کیا ہیں ملاں جی پھر آنکھیں کھلیں گی۔

ہم تو وہاں بھی بقول حضرت حسن رضا بریلوی رضی اللہ عنہ یہ ترانے گارہے ہونگے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا ❊ کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

Marfat.com

یا پھر بقول اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہم سب حنفی بریلوی قادری نقشبندی چشتی سہروردی صابری وخضری صابری وسراجی علیپوری وچوراہی موہڑوی وگولڑوی بیک زبان ہوکر اپنے مشائخ کے ساتھ یوں عرض کر رہے ہونگے کہ

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو ؛ کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی ؛ اِن کا اُن کا ہمارا تمہارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے ؛ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر وسلسبیل ؛ ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

اور پھر انشاء اللہ العزیز ہم مداحانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکارِ اعلیحضرت فاضلِ بریلوی کی معرفت خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یوں پیغامِ امن وراحت رحمت ورافت پہنچے گا کہ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے ؛ بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

لہٰذا دیوبند کے ٹھیلو نجد کے ڈھیلو اور شیخ نجد کے چیلو گاندھی ونہرو کے ہمنواؤ باز آؤ آج وقت ہے توبہ کرکے دامنِ محبوب میں آجاؤ اور فلاح پاؤ بقول امام احمد رضا علیہ الرحمۃ:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ؛ پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(قاسمی جی صاحب بہادر کا تینتیسواں جھوٹ وکذب بیانی کا پلندہ)

قاسمی جی نے حدیث شریف نمبر ۳۲ پر یہ عنوان دیا ہے کہ

(عنوان اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Marfat.com

قیامت کے دن میں تمہارے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں

لیجئے ذرا عربی عبارت بمع ترجمہ کے ملاحظہ کیجئے اور بیچاری قاسمیت کی جہالت کی داد دیجئے۔

حدیث شریف نمبر ۳۲:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قُرَیْشًا فَاجْتَمِعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ کَعْب بن لُوَیّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدُ الْمُطَلِّبُ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ مِنَ اللهِ شَیْئًا۔ (رواہ المسلم)

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا وہ جمع ہو گئے آپ نے ان کے عام وخاص سب کو پکار پکار کر کہا اے کعب بن لوی کی اولاد دوزخ کی آگ سے اپنی جانوں کو بچاؤ۔ اے کعب بن مرہ کی اولاد اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

Marfat.com

اے عبد شمس کی اولاد اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے بچا کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کے سامنے کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

(طرز استدلال) اس سے ثابت ہوا کہ جب آپ اپنے خاندان کے مختارِ کل نہیں تھے تو تمام کائینات کے کیسے مختارِ کل ہو سکتے ہیں مختارِ کل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس پر کسی کا زور نہیں۔

نہ معلوم کہ قاسمی صاحب باوجود اتنی بڑی بڑی آنکھیں ہونے کے پھر اندھے کیوں ہو چکے ہیں ہر حدیث پاک سے وہ مفہوم لینا جو کہ ان کے مخصوص نظریات کا حامل ہو قاسمی صاحب نے عادتِ مستمرہ بنا لی ہے اندھے کو بھی آپ ایک مرتبہ کسی صحیح راستہ پر ڈال دیجئے وہ پھر جب بھی کبھی اس راہ سے گذرے گا گو اسکے قریب کتنی بھی ٹیڑھی راہیں کیوں نہ ہوں لیکن وہ پھر بھی ان ٹیڑھی راہوں سے بچ بچا کر گذر ہی جائے گا۔ لیکن قاسمی صاحب ایسے عقل اور دل کے اندھے ہیں کہ ان کو قرآن وحدیث فقہ وتفسیر اصول ومنطق فلسفہ وادب میں اگر کچھ نظر آتا ہے تو معاذ اللہ یہ ہی نظر آتا ہے کہ نبی بے علم ہے دیگر یہ کہ نبی مجبور محض ہے اور ہادیٔ امت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جلوہ گری تو کیا ہوگی بلکہ وہ تو امت سے دور اور بہت ہی دور ہیں وہ امت کی معروضات کو سن سکتے ہیں اور نہ ان کے حالات کا مشاہدہ ہی فرما سکتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ط ملاں جی تمہارے جیسوں ہی کے لئے امام اہلسنت تاجدار مذہب وملت الشاہ

Marfat.com

امام احمد رضا رضی اللہ تعالٰے عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

ملاں جی کیا ایمان سے کورے ہی جاؤ گے؟ یہ تفسیر بالرائے صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ کئی تم جیسے کور چشموں و گستاخان رسالت کو جہنم رسید کرے گی بھلا جہالت کے پروردہ گستاخی کے دل گردہ صاحب تمہارا یہ ذاتی استدلال کہ اس سے ثابت ہوا کہ جب آپ اپنے خاندان کے مختار کل نہیں تو تمام کائنات کے کیسے مختار کل ہیں ایسی باتیں تو کبھی ابو جہل جیسے دشمن رسول اور ابو لہب جیسے شاتم رسول نے بھی نہیں کہی تھیں جو کہ قاسمی جی کلمہ پڑھ کر تم کہہ رہے ہو اس نے تو بلکہ یوں کہا تھا کہ نبی ہو تو میری مٹھیوں کے اندر بتلاؤ کیا ہے آپ نے فرمایا او ابو جہل تو مجھے کہتا ہے بتلاؤں اندھے ذرا کان لگا کے سن کنکر میرے متعلق کیا کہہ رہے ہیں تو کنکروں نے ایسی اور اتنی بلند آواز سے کلمہ پڑھا کہ تمام حضار مجلس نے سن لیا۔ اس کے دھڑے نے چاند توڑنے کا مطالبہ پیش کیا میرے آقا نے فقط توڑا ہی نہیں بلکہ توڑ کر پھر جوڑ بھی دیا غرضیکہ یہ وہ بھی سمجھتا تھا کہ نبی مجبور نہیں بلکہ مختار ہوتا ہے لاعلم نہیں بلکہ باعلم ہوتا ہے اب جو نبی پاک علیہ السلام کو مجبور گاؤں کا چوہدری بڑا بھائی بلکہ یوں کہے کہ ان کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا بلکہ جب سے حضور کا واسطہ علمائے مدرسہ دیوبند سے ہوا ان کو اردو زبان آگئی تو گویا دیوبند کے اجراء سے ماقبل اور تو اور آپ کو تو زبان اردو بھی نہ آتی تھی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

جاہل صاحب اللہ تعالیٰ کے اختیارات لامحدود کو محدود کرنا یہ علماء کا کام نہیں ہاں تم جیسے جہلاء ہی کا کام ہو سکتا ہے اسلیئے کہ تمہارے بڑے بھی ایسا کرتے چلے آئے ہیں لہذا یہ جہالت تمکو ورثہ میں ملی ہے جو کہ قبر تک شاید تمہارے ساتھ جائے گی۔ قاسمی جی اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی اور سَیِّدَةُ النِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اور پھر حدیث عشرہ مبشرہ میں اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ ۔ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ ابْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ ۔ (رواہ الترمذی) حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا اور خاتونانِ جنت کی سردار ہیں۔ پھر ایک روز اپنے اختیاراتِ خداداد کا یوں اظہار فرمایا کہ اسی دنیا میں اپنے دس غلاموں کا نام لے لے کر جنتی قرار دے دیا فرمایا میرے ابوبکر، عمر و عثمان و حیدر، طلحہ و زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد ابن ابی وقاص سعید ابن زید اور ابو عبید ابن جراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جنتی ہیں۔

کیوں قاسمی جی کہو اب کیا خیال ہے احادیث اٹھا کر دیکھئے حضور علیہ السلام نے اپنے اختیاراتِ خداداد سے صحابہ کرام کو کیسے روشناس کرایا یہ دیکھئے مشکوٰۃ شریف اس میں ارشاد نبوی بایں الفاظ موجود ہے کہ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ (متفق علیہ)

میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں پس میرے

Marfat.com

ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر حکیم الامت عاشق نبیٔ المختار علامہ مولانا مولوی مفتی احمد یار خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سلطنت مصطفٰے در مملکتِ کبریا میں اسی حدیث شریف کے ماتحت صفحہ ۲۷ پر یوں ارقام فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ رب تعالٰے نے حضور علیہ السلام کو تمام خزانہائے زمین کی کنجیاں عطا فرمائیں۔

اور کنجی مالک ہی کو دی جاتی ہے بھلا خیال تو کرو کہ زمین کے خزانوں کی کوئی انتہا ہے جو کچھ زمین پر ہے انسان، حیوانات، ہر قسم کے غلے، ہر قسم کے پھل، سونا، چاندی، موتی، جواہرات، لعل، زمرد وغیرہ یہ سب زمین کے خزانے ہیں اور حضور علیہ السلام ان کے مالک۔ یہی وجہ ہے کہ جب سرکار نے اپنے کسی غلام کو کچھ عطا فرمانا چاہا ہے تو اسکے سوال اور اپنی عطاء کو کسی حلقے تک محدود نہیں رکھا بلکہ جس نے جو بھی مانگا وہی عطا فرمایا۔ کہیں پندرہ سو کا لشکر ہے اور پانی ختم ہو چکا ہے تو انگلیوں سے چشمے جاری فرمائے کہیں توجہ فرمائی تو ایک پیالہ دودھ سے ستّر صحابہ رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کو مکمل سیراب فرمایا کہیں کھجوروں کے چند دانوں سے سینکڑوں آدمیوں کی بھوک کو مٹایا۔

اسلیئے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ارشاد فرمایا ؎

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ؛ دریا بہا دئے ہیں دُر بے بہا دئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ انکی آنکھیں ؛ جلتے بجھا دئے ہیں روتے ہنسا دئے ہیں
انکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو ؛ جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دئے ہیں

یہ انہی کی نگاہِ ناز کا اثر ہے کہ جس نے خاک کے ذرّوں کو ہمدوشِ ثریا

Marfat.com

کر دیا۔ دیگر ابوبکر سے صدیق، عمر سے فاروق، عثمان سے غنی اور علی سے مرتضیٰ فاطمہ سے زہرا، حسن سے مجتبیٰ، حسین سے سید الشہداء، محی الدین سے غوث الوریٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بنانے والا کون ہے یہی مالک مختار محبوب کردگار نور الانوار سر الاسرار رحمتِ عالم سید عالم نبیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہیں یہ انہی کے دستِ عطا کا تو صدقہ ہے۔

آئیے ان کے جوشِ رحمت کا مشاہدہ کیجئے یہ دیکھئے مسلم شریف۔

وَعَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْءِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

روایت ہے حضرت سیدنا ربیعہ ابن کعب سے فرماتے ہیں کہ میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گذارتا تھا تو میں آپ کے پاس وضوء کا پانی اور ضرورت کی دوسری اشیاء لایا مجھ سے فرمایا کچھ مانگ تو میں نے عرض کیا کہ میں حضور سے جنت میں رفاقت مانگتا ہوں فرمایا اسکے علاوہ کچھ اور بھی میں نے عرض کیا کہ بس یہی ارشاد فرمایا کہ اپنی ذات پر زیادہ سجدوں سے میری مدد کر۔ (مشکوٰۃ باب السجود وفضلہ)

اس حدیث کی شرح میں محدثین نے یہ ارقام فرمایا ہے کہ سید عالم کا یہاں اپنی عطا کو کسی شے کسی علاقے وخطے سے مختص نہ فرمانا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خزانۂ قدرت کے مالک ہیں دین ودنیا کی تمام

Marfat.com

نعمتوں پر آپکو اختیار خداداد حاصل ہے۔ جسے چاہیں جب چاہیں جتنا چاہیں عطا فرمائیں اذن مل چکا ملکیت ہوچکی (مرقات ولمعات وغیرہ)

لیکن وَلٰکِنِ الْوَہَّابِیَّۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ط

رئیس الجہلاء صاحب کی آنکھیں کھلی یا نہیں یا اپنی مرغوب غذا زاغ معروفہ کی طرح کاں کاں ہی کی عادت مبارکہ کو اپنا وطیرہ بنا لیا ہے میرے خیال میں چونکہ ہندوستان کے لالہ جواہر لعل نہرو، شاستری بھی اٹوٹ انگ اٹوٹ انگ رٹتے رٹاتے مر گئے اور تم بھی جہالت جو کہ واقعی تمہارا اٹوٹ انگ ہے اس کو اٹوٹ انگ اٹوٹ انگ کہتے کہتے ہی جل کر خاکستر ہو جاؤ گے اور اسطرح تمہاری خاک ان کی مڑھیوں کی زینت بن کر ان کا حق نمک بھی ادا کر دیگی۔

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی ۞ عشق کے بدلے عداوت کیجئے

یا رسول اللہ دہائی آپ کی ۞ گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے

(اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

اس حدیث مذکورہ کا یہ جملہ کہ فَقَالَ لِیْ سَلْ کتنا ایمان افروز اور قاسمیت سوز ہے قاسمی جی کہتے رہتے اور لکھتے رہتے ہیں کہ حضور مالک و مختار نہیں ہیں لیکن حضور دعوے کے ساتھ غلام کو فرما رہے ہیں کہ لِیْ سَلْ جو مرضی مجھ سے مانگ یہ نہیں فرمایا کہ زمین کی شئے مانگ آسمان سے کوئی شئے نہ مانگنا نہ ہی یہ فرمایا کہ دیکھو فرشی مانگنا عرشی نہ مانگنا۔ جنوبی مانگنا شمالی نہ مانگنا تحتی مانگنا فوقی نہ مانگنا۔ یمینی مانگنا یساری نہ مانگنا بلکہ بلا کسی تخصیص کے فرمایا مجھ سے جو مرضی ہے مانگ جہاں سے مرضی ہے مانگ میں مجبور نہیں بلکہ رب کی

Marfat.com

طرف سے مختار نبی ہوں پھر مانگنے والے کے بھی قربان جایئے عرض کیا حضور جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں جب انہوں نے یہ عرض کیا تو رحمت عالم نے رحمت کے جوش میں ارشاد فرمایا بس اَوْغَيْرَ ذَالِكَ کچھ اور مانگ اگر آپ مختار کل بعطائے الٰہی نہ تھے تو حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ جو مرضی مانگ اور پھر جنت میں رفاقت مانگنے پر اور بھی کچھ مانگنے کا امر فرمایا معلوم ہوا کہ

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا ؛ دونوں جہان ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

لیجئے اور سنیئے ملاں جی یہ دیکھئے یہی مسلم شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمُ الْحَجّ فَحَجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُوَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ۔

(رواہ المسلم کتاب المناسک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پر رسول پاک علیہ السلام نے خطبہ پڑھا۔ فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا تم حج کرو ایک شخص نے عرض کیا۔ کیا ہر سال یا رسول اللہ۔ سرکار خاموش رہے حتیٰ کہ اس شخص نے یہ تین مرتبہ دہرایا تو نبی کریم نے فرمایا کہ اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے فرمایا مجھے چھوڑے رہو جس (امر) میں میں

تمکو آزادی دوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں سے کثرتِ سوال اور زیادہ لڑنے جھگڑنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے لہذا جب میں تمہیں کسی چیز کا امر کروں تو جہانتک کر سکو کر گزرو اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔

ہاں جی صاحب بہادر بتلاؤ کہ تمہاری تفسیر بالرائے، ذاتی استدلال کو صحیح تسلیم کرکے اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضور بالکل مالک ومختار نہیں حضور کو کوئی اختیار حاصل نہیں حضور تو اپنے گھر والوں کے مختار کل نہیں۔ تو پھر کیا گل کھلیگا ظالم اگر تجھکو علمِ فقہ سے کچھ بھی واسطہ یا چلو فقہائے کرام سے کچھ بھی لگاؤ یا کوچۂ فقیہاں میں ذرا بھی دسترس حاصل ہوتی تو یہ سب سے بڑا کذب اور سب سے بڑا سب وشتم حدیث رسول پر نہ کرتا۔

بتلاؤ قاسمی جی زوجہ اگر خاوند کی تابعدار نہ ہو یا خدانخواستہ بدچلن یا بدعمل ہو تو خاوند طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔ دے سکتا ہے چونکہ خاوند اپنی بیوی کے مسئلہ میں مختار ہے اور گھر والے تمام افراد میں سے لغوی شرعی معنوی لحاظ سے سب سے بڑی گھر والی ہے ارے ملاں جی ایک عام آدمی جو کہ صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا ہے اسکو تو شریعت اپنے گھر والوں پر اتنا مختار کل بنائے کہ وہ اپنی مرضی اور منشاء سے اپنی منکوحہ زوجہ کو طلاق دے سکے اسکے اختیار کلی پر ہر نجدی، قاسمی، انبیٹھوی، رشیدی، تھانوی، غلام خانی بٹیرے کی طرح آنکھیں بند کرکے ایمان لے آتے لیکن جب روحِ کائنات کی باری آئے تو پھر یہ تحریر کیا جائے کہ حضور اپنے گھر والوں کے لئے بھی مختار کل

Marfat.com

نہیں ہیں۔

اسکا تو صاف مطلب یہ ہوا کہ جو شخص انکا کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئے وہ تو گھر کے مسئلہ میں مختار کل ہو اور جسکا کلمہ پڑھا ہے وہ خود اپنے گھر کا بھی مختار نہ ہو شرم شرم قاسمی جی شرم۔

مندرجہ بالا حدیث پاک جو کہ آپ نے ابھی ابھی پڑھی اس میں سرکار اپنے اختیار کلی کا کس طرح اظہار فرما رہے ہیں کہ اے صحابۂ کرام و اہلبیت اطہار کی جماعت اگر میں ابھی ہاں کہدیتا تو تم پر ہر سال کے لئے حج فرض ہو جاتا معلوم یہ ہوا کہ احکام شریعت اشارۂ ابرؤ محبوب کے تابع ہیں صحیح کہا کسی عاشق نے کہ ؎

تجھے دیکھنا تیری سننا تجھ میں گم ہونا ؛ شریعت معرفت اہل طریقت اسکو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانیکا ؛ تیرے کوچے میں مرمٹنا شہادت اسکو کہتے ہیں

شاید قاسمی صاحب یہ کہیں کہ کیا حضور نے لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا نہیں فرمایا تو قاسمی جی اسکا جواب رب کریم نے خود تمہارے ہی قلم سے تحریر کرا دیا ہے کہ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی مدد نہیں کر سکتا تو بھلے مانس بھلا یہ تو بتلا کہ یہ کس کتاب میں تو نے پڑھا ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ کے سامنے بالمقابل کسی کی مدد کریں گے اہلسنت کے کسی مقتدر، مناظر محدث و مفسر کی کسی کتاب سے قاسمی جی یہ لکھا ہوا دکھلا دیں کہ یہ شفاعت بالمقابل یا حمایت بالمقابل یا استعانت بالمقابل کسی نے بھی تحریر کی ہو یا پھر اس صدی کے مجدد برحق امام اہلسنت روح ملت سیدنا و مولانا سرکار اعلیحضرت

Marfat.com

رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ جو تمام اہلسنت کے مقتداء اور پیشوا ہیں اور جن کو اہلسنت کے تمام گروہ امام و پیشوا تسلیم کرتے ہیں کی کتاب حدائق بخشش مطبوعہ بمبئی ۱۳۲۵ھ کے صفحہ ۶۷ پر یہ مسئلہ منظوم و مرقوم ہے پڑھیئے اور اپنے کذب حسد و بغض نبوی سے توبہ کر کے سچے اور پکے اہلسنت ہو جایئے یہ دیکھئے امامِ اہلسنت کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ ؂ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب ؂ اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اِذن کب کا مل چکا اب تو حضور ؂ ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

قاسمی جی ہم اہلسنت و جماعت افراط و تفریط سے مبرا ہیں ہمارا کُل کا کُل سرمایہ محبتِ سید عالم علیہ السلام ہے خدا کے بعد تمام مخلوق سے اعلیٰ ارفع مالک و مختار اور سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تمام سرکاروں سے اونچی سرکار ہم جنہیں سمجھتے ہیں وہ وہی تو ہیں روحِ کائنات جناب سرورِ عالم فخرِ آدم و بنی آدم کاشفِ اسرارِ لوح و قلم ہادیٔ اعظم ملجائے معظم شفیع دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آمدم بر سرِ مطلب حدیث شریف نمبر ۳۲ میں تمام قبائل عرب کو مع اپنی شہزادی کے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم سب اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ اور آگ سے بچانے والی کیا چیز ہے سب سے اول حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اسلیئے کہ آگ ہے بے ایمانوں کے لیئے اور بے ایمان کون ہیں فرمایا کہ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مُحَبَّۃَ لَہٗ خبردار جسکے دل میں میری محبت نہیں وہ اور تو سب کچھ ہے لیکن اگر نہیں ہے تو مومن نہیں ہے۔ تو آگ ان کے لیئے ہے جو حُبِ رسول سے کورے بے ایمان ہیں اسلیئے فرمایا کہ اے قبائل عرب مجھ کو محض برادری کے لحاظ سے محض بیٹا، بھتیجا، بھائی نہ سمجھو بلکہ خداوند کریم کا محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم سمجھو تا کہ جہنم کی آگ سے بچو اس لیئے کہ تمہارے یہ حسبی نسبی فخر تمہارے کام نہیں آئیں گے اگر بغیر ایمان لائے یہ کام آسکیں تو میں اپنی شہزادی کو کیوں ایمان وایقان کی تلقین واعمالِ صالحہ کی ترغیب دوں لہٰذا تمام قبائل عرب آتشِ جہنم سے بچنے کے لیئے مجھ کو اللہ کا نبی اور رسول مالک ومختار سمجھ کر ایمان لے آؤ پھر اس سے قبل اگر تم نے کبیرہ گناہ بھی کیئے ہوئے ہیں تو میں اپنی شفاعت سے بخشواؤں گا چونکہ شَفَاعَتِیْ لِاَہْلِ الْکَبَائِرِ۔ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیئے ہے گویا اگر ایمان نہ لاؤ تو جہنم کا ایندھن بنو گے اور اگر ایمان لے آؤ تو تمہارے سابقہ گناہ بھی میری شفاعت سے معاف ہو جائیں گے اور سیدھے جنت میں داخل ہو گے اور یہ جو تم نے خاندانی فخر وتکبر شروع کر کے مجھ سے مستغنی ہو کر آرام وآسائش کا سوچا ہوا ہے یہ بالکل غلط ہے اس لیئے کہ ہم سب اولادِ ابراہیم ہیں اور میں ایسا سید الانبیاء ہوں کہ جن کی خود سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کو بھی حاجت ہے۔

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ÷ وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ کی ÷ ٹوٹ جائینگے گنہگاروں کے فوراً قید وبند

Marfat.com

تجھکو جنت سے ہے کیا مطلب قاسمی جا دور ہو ٭ ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک ٭ قاسمی اندھے دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

لہذا حدیث شریف نمبر ۳۲ میں جس مدد کا ذکر ہے وہ رب کے مقابل ہے اور ہم اہلسنت اسکے قائل نہیں ہیں اور جہانتک محدود اختیارات یعنی اختیارات جزوی و کلی ہیں وہ ممکن اور حادث ہیں اور رب کریم کی کوئی بھی صفت ممکن اور حادث نہیں ہے بلکہ واجب اور قدیم ہے لہذا اللہ تعالٰے کے اختیارات جز و کل کی حدود سے پاک اور وادی جزو کل سے آگے اور بہت آگے یعنی ازلی ابدی واجب اور قدیم ہیں ان کو جز و کل سے تشبیہ دے کر اسکے اختیارات کو حادث و ممکن جاننا کفر و شرک ہے العیاذ باللہ تعالٰے بحرمت حبیب الاعلیٰ اللہ ایسے برے عقائد سے بچائے آمین ثم آمین۔

حدیث نمبر ۳۲ پر قاسمی صاحب کی طرف سے منعقدہ عنوان

میں تمہاری مدد نہیں کرسکوں گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ

Marfat.com

يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۔

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے خطبہ دینے کھڑے ہوئے اس میں آپ نے خیانت کے معاملے پر خاص طور سے زور دے کر فرمایا دیکھو میں ایسا نہ دیکھوں کہ قیامت کے دن تم میں کوئی شخص اسطرح آئے کہ اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا بڑبڑا رہا ہو اور وہ شخص مجھے آواز دے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں اسکے جواب میں کہدوں آج بھلا میں تیری کیا مدد کرسکتا ہوں میں تو تجھے دنیا ہی میں سب کچھ صاف صاف کہہ چکا تھا دیکھو ایسا نہ ہو تم میں کوئی شخص اسطرح آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑا لدا ہوا ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ شخص پکار رہا ہو یارسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں اس سے کہدوں آج بھلا میں تیری کیا مدد کرسکتا ہوں میں تو تجھے دنیا ہی میں صاف صاف بتا چکا تھا دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم میں کوئی قیامت کے دن اسطرح آئے کہ اسکی

Marfat.com

گردن پر بکری لدی ہوئی اور وہ بول رہی ہو اور وہ شخص پکار رہا ہو کہ یارسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں کہہ دوں کہ آج بھلا میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں میں تو تجھ کو دنیا ہی میں سب کچھ صاف صاف کہہ چکا تھا دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم میں کوئی شخص قیامت کے دن آئے اور اس پر کوئی انسان بیٹھا چیخ رہا ہو اور یہ شخص پکار رہا ہو کہ یارسول اللہ میری مدد فرمایئے اور میں اس سے کہہ دوں کہ بھلا میں تیری آج کیا مدد کر سکتا ہوں دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم میں ایک شخص قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑا لدا ہوا ہو اور وہ شخص پکارے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں کہہ دوں بھلا آج میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں میں تو تجھ سے دنیا میں صاف صاف کہہ چکا تھا۔ (بخاری و مسلم)

قاسمی جی قدرت نے آپ سے حدیث شریف نمبر ۳۲ کے بعد یہ حدیث شریف نمبر ۳۳ متصل ہی تحریر کرا کے ایسی مطابقت کرا دی ہے کہ اہل ایمان جو کہ ایمان لانے کے بعد ارشاد خدا و مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا رہتے ہوئے نماز ادا کرتے اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے زکوٰۃ دیتے غربا و مساکین کے حقوق کی نگہداشت فرماتے ہوئے ان کے تمام حقوق کو کماحقہ ادا فرماتے ہیں ان کے لئے تو شفاعت بالمحبت و شفاعت بالوجاہت ہوگی لیکن جو لوگ کہ رب کریم اور اسکے محبوب پر ایمان لانے کے دعویدار ہونے کے باوجود مال پہ خواہ وہ مال بصورت حیوانات مثلاً اونٹ گھوڑا بکری ہو سانپ بن کر بیٹھے رہے اور اس میں سے راہِ خدا پر خدا ہی کے ارشاد کے مطابق خرچ نہ کیا تو یہ مال بھی اور وہ انسان کہ جس کے حقوق اس

Marfat.com

مال سے ادا نہیں کئے گئے وہ بھی اس بخیل کے سر پر سوار ہوں گے تو یہ منکر زکوٰۃ یا زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے والا جب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا تو حضور علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارے گا آپ صاف صاف فرمادینگے کہ کیا میں نے تجھے دنیا میں دعوت اسلام پیش نہیں کی تھی نماز روزہ حج زکوٰۃ حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کے لئے تاکیدیں نہیں فرمائی تھیں اسوقت دنیا میں تو میرا کلمہ پڑھ کے میری محبت کے دعوے کر کے مال پر سانپ بن کر بیٹھا رہا تیرے پاس یتامیٰ ومساکین بھی آتے رہے فقراء وغرباء بھی آتے رہے مگر تو ٹس سے مس نہ ہوا تجھے میرا کوئی بھی ارشاد یاد نہ رہا تو نے قطعاً قطعاً میرے ارشادات کی پرواہ نہ کی متکبر بن کر بیٹھا رہا تو اب تیرا وہی مال تجھ پر سوار ہے اسکا حساب کتاب دے میں تیری امداد کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہوں ہاں جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان سے اگر قبل از ایمان لانے کے بعد بوجہ غفلت بشری اگر کچھ گناہ سرزد بھی ہوئے ہیں

وہ میری سفارش پر بخشے جائیں گے اور اپنی بخشش کے بعد وہ اور دیگر انبیاء اولیاء شہداء وعلماء حفاظ وقراء حضرات بھی گنہگاروں کی اسی طرح اپنے رب سے سفارش کر کے بخشائیں گے اور ساتھ ہی جنت میں لے جائیں گے لہذا حضور کا یہ ارشاد کہ میں تمہاری مدد نہ کرسکوں گا یہ منافقین کفار ومشرکین مانعین عظمت رسالت منکران شان نبوت مبلغین بغض وعداوت برائے شان ولایت کے لئے ہے اور محبین کے لئے تو ان کی امداد دین ودنیا حشر ونشر نزع وقبر میں ہر وقت وہر جگہ جاری وساری ہے۔

Marfat.com

اوراس امدادِ نبوی کا منکر منکرِ رسالت دیگر قرآن وسنت سے باغی جاہل واجہل نہیں بلکہ سند الجاہلین والمفسدین ہے اسیلئے کہ قرآن وسنت سے بامرِ ربی یہ امدادِ نبوی علیہ السلام ثابت ہے صحابہ سے لے کر تابعیں تبع تابعین جملہ سلاسلِ اربعہ کے اولیائے کاملین اپنے اپنے وقتوں میں اپنی اپنی مہمات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد چاہتے اور حضور علیہ السلام کی امداد پاتے رہے ہیں مثلاً دیکھئے شفاء شریف مصنفہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالے علیہ اس میں حضرت عبداللہ ابن عمر کا یہ واقعہ درج ہے کہ آپ کے پاؤں پر جب فالج کا حملہ ہوا تو اطباء علاج سے اور آپ زندگی سے عاجز آ گئے تو آپ کے چند احباب آپ کی مزاج پرسی کے لئے آئے آپ نے اطباء کا یہ واقعہ کہ انہوں نے میرے علاج سے جواب دے دیا ہے بیان فرمایا جس پر ان دوستوں نے کہا کہ آپ اسوقت اپنے محبوب سے محبوب ترین کو جو کہ لوگوں میں سے تم کو زیادہ محبوب ہے یاد کرو چنانچہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے یَا مُحَمَّدَاہ یَا مُحَمَّدَاہ کے نعرے لگائے پس پھر فَحِلُّهُ فَانْتَشَرَتْ آپ کا پیر صحیح ہوگیا اس میں حرکت آ گئی۔ (شفاء شریف لقاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

یہ واقعات کتنے مشہور ہیں کہ اونٹوں نے بوقت بھوک۔ ہرنی نے بوقتِ قید صحابہ نے بوقت پیاس حضور سے امداد چاہی اور اگر حضور امداد نہیں فرما سکتے تو کم از کم چلو جانوروں کو چھوڑ و صحابہ جو کہ ہدایت کے ستارے اور جن کی اقتداء ہمارے لئے واجب وضروری ہے وہی اپنی مشکلات میں حضور سے استعانت طلب نہ کرتے یا چلو اگر انہوں نے استعانت طلب کی تھی اور یہ ناجائز تھی اور حضور

Marfat.com

انکے مستعان نہ تھے تو کم از کم ان کو منع فرما دیتے بلکہ صحابہ کی ضرورت کے وقت حضور کی آمد ہوئی اور عقیدہ دیکھئے مولانا روم علیہ الرحمۃ کا کہ اسوقت کے واقعہ کی نقشہ کشی کن لفظوں میں فرمارہے ہیں سبحان اللہ فرماتے ہیں کہ

ناگہاں آمد مغیثِ ہر دو کون ؛ مصطفٰے پیدا شد از بہر عون

اور مولانا جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ بھی ملاحظہ کیجئے کیا فرماتے ہیں سبحان اللہ ارشاد ہوتا ہے کہ

اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم ؛ نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجیناَ

اور دیکھئے صاحبِ قصیدہ بردہ شریف کیا فرمارہے ہیں۔

وَکُلُّھُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ ؛ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

اسکا ترجمہ مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی یوں کرتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طالب ایک کفِ دست یعنی چلو کے ہیں آپ کے دریائے معرفت سے یا بقدر ایک دفعہ کے چوسنے یعنی قطرہ کے آپکے علم کے بارانہائے بسیار بار ہمیشہ برسنے والے سے یعنی جملہ انبیاء آپ کے فیض کے طالب اور اس سے مستفید ہیں اور باایں ہمہ جو ان کو ہر ایک کے حوصلہ کے موافق عطا ہوتا ہے یکے از ہزار و اندکے از بسیار ہے۔ (عطر الوردہ فی الشرح قصیدۃ البردہ صفحہ ۱۹ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

قاسمی جی اتنا بغض و عداوت اور پھر جن کا کلمہ پڑھتے ہوانہی سے اگر تمہیں رسولِ پاک سے اتنا ہی بغض و عداوت ہے تو پھر ان کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دو تاکہ بات کھل کر سامنے آجائے اور تمہاری باطنی نجدیت پسندی جو کہ تمہاری رگ و پے

Marfat.com

میں سمائی ہوئی ہے وہ بھی سب پر آشکارا ہو جائے۔

قارئین تمام کتب ہائے اسلامیہ کا مطالعہ و مشاہدہ فرما لیجئے جو خبثِ باطن ان ملاں جی یا ان کے ٹولے کے صغیر و کبیر ملاؤں کو رسولِ پاک سے ہے وہ ابو جہل، ابولہب کو بھی نہ تھا اور جس قسم کی کفریہ عبارتیں ان کی کتابوں میں تحریر ہیں وہ یہود و ہنود نے بھی تحریر نہیں کیں اور وہ فقیر پھر کسی وقت کے لئے محفوظ رکھتا ہے قاسمی جی جب اور جہاں چاہیں فقیر وہ تمام کتب لے کر حاضر ہونے کے لئے تیار ہے اور وہ فقط اسلئے کہ چلو سمندری یا علاقہ سمندری اور چھہتر یا گردو نواح چھہتر یا اٹھہتر و گردو نواح اٹھہتر میں توان کو جوذلت اٹھانی پڑی وہ تو مسئلہ فقیر کے قبضے سے باہر یہ ان کے گھر یا برادری کا مسئلہ تھا فقیر کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے لیکن یہ معاملہ ارلعین میں ذاتی رائے اور دورۂ دلائل ذاتیہ کا ہے دنیا میں دنیاداروں میں جو ذلت ہوئی سو ہوئی فقیر تو یہ چاہتا ہے کہ ملاں جی صاحب بہادر میدانِ محشر کی ذلت و رسوائی سے بچ جائیں آج سچے دل سے تائب ہو جائیں ورنہ روزِ محشر خدا و مصطفےٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے ارشادات سے محض دیوبند کے سپوتوں کو خوش کرنے کے لئے گستاخیاں شروع کی گئی ہیں ان کے علاوہ نہ کوئی تھانوی کام آئے گا نہ گنگوہی نہ کوئی قاسمی کام آئے گا نہ نانوتوی نہ کوئی انبیٹھوی کام آئے گا نہ غلام خانی (جب کہ بقول قاسمی امام الانبیاء ہی کام نہ آئیں گے تو یہ ملاں کیسے کام آئیں گے) بلکہ اس دن جملہ انبیائے کرام بھی سیّدِ والضحیٰ کی طرف نگاہیں جمائے ہوئے ہوں گے اور تمام امتیں ہر ہر نبی اللہ

Marfat.com

کے پاس جاکران سے امداد کی طالب ہونگی مگر اوس دن ہر نبی اللہ اَوْ غَیرُ ذٰالِکْ فرما کر منکرانِ وسیلہ کی ذلت ورسوائی کا سامان میسّر کرے گا کہ ہمکو غیر اللہ کہا کرتے تھے آج ہمارے پاس کیا لینے آئے ہو شاید کوئی یہ کہے کہ جی آپ بھی تو ساتھ ہوں گے ہم ہونگے ضرور ہونگے اسیلئے کہ رب کریم اپنے تمام انبیاء اوران کی امتوں کو بمع ہمارے ان کی ذلّت ورسوائی کا معائنہ کرائے گا دوسرے اسیلئے کہ ہم ان کی تقریر وتحریر کے موقع کے گواہ بھی تو ہیں اور موقع کا گواہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس وقت پتہ چلے گا جب ذلیل وخوار ہوکر تمام گستاخانِ رسالت کو بلا اپیل بمع ان کے شیخ الدلائل شیخ نجدی کے جہنم رسید کیا جائیگا لیکن انشاء اللہ انشاء اللہ وہ گناہگار جس نے شامت اعمال سے کچھ گناہ کیئے ہونگے اور پھر گناہوں پر پشیمان بھی ہوگا اور اس پر فردِ جرم لگ جائے گی اور اچانک اسوقت کہ جب اسکو بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہوگا تو اس کے چہرے پر فرطِ مسرّت سے نور چھا جائیگا آنکھوں سے محبت کے آنسو چھلک پڑیں گے جیسے کہ عالمِ مایوسی میں کوئی آس وامید کی کرن نظر آنے پر مایوس آدمی کے چہرے پر نظر آنے لگتی ہے۔ پھر وہ ملائکہ سے عرض کرے گا ذرا اگر آہستگی اختیار فرماؤ تو مجھے امید ہے کہ میری مغفرت ہوکر بخشش کی ڈگری مل ہی جائے وہ پوچھیں گے یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ کہیگا وہ دیکھو شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الکَبَائِرْ فرماتے ہوئے وہ کون تشریف لارہے ہیں پھر یہ غلام یا رسول اللہ حبیب اللہ کا ورد کرتے ہوئے گناہوں پر نادم آنکھوں سے آنسوؤں کا طلاطم خیز سمندر لے کر حاضر ہوگا اور پھر۔

Marfat.com

کرم فرمائیں گے سرکار والا اسیدم ؛ فرمائیں گے اے امتی نہ کر تو کوئی غم
آیا ہوں میں بنکر کے تیرا مونس وہمدم ؛ آمیرے گناہگار میں کملی میں چھپالوں

عظمتِ رسالت سے فرار و کملی والے کے غدار و نہرو گاندھی کے وفادار و شرک وبدعت کے ٹھیکیدار و مبغضین وحاسدین کے سردار و بتلاؤ پھر اسدن تمہارا کیا حشر ہوگا۔

قاسمی جی توبہ کرو اور دامنِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں آجاؤ میرا ہمسایہ ہونے کی حیثیت سے یہی مشورہ ہے شرماؤ نہیں دنیا میں دھڑے کی طرف سے ذرا حیاء مانع ہے جھوٹے دھڑے کی جھوٹی شرم کو خیرباد کہدو اور درِ محبوب پر آجاؤ انشاء اللہ العزیز تمام روسیاہیاں دور ہوجائیں گی اور الحمد للہ عذابِ قبر سے بھی بچ جاؤ گے۔

لو اچھا آؤ فقیر تم کو تھانوی جی کی کتاب سے ایک حوالہ دکھلاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یا توبہ کر کے پکے سچے سنی بریلوی بن جاؤ یا حوالہ پڑھ کر حوالہ تحریر کرنے والے پر بھی فتویٰ جاری کردو چلو اگر جنت کا سودا منظور نہیں تو کم ازکم دوسرے سودے سے تو نہ شرماؤ یہ کیا کہ نہ اِدھر نہ اُدھر بلکہ اَدھر بنے ہوئے ہو شائد کسی نے تمہارے لیئے ہی یہ لکھا ہے ؎

مذکر کے لئے ہی ہے مؤنث کے لئے شی ہے
مگر حضرت مخنث ہیں نہ ہیئوں ہیں نہ شیئوں میں

ہاں تو جناب یہ لیجیے حوالہ مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ
محمد بن عبداللہ بن علوی استاذ اعظم کے صاحبزادے عارفین کے اماموں

اور بڑے علمائے باعمل میں سے تھے آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ متوسلین میں سے کسی کے پاس بیٹھے تھے کہ جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر لوٹے تو آپ کے کپڑوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا ان صاحب نے اٹھنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میرے متوسلین میں سے بعض کا جہاز پھٹ گیا انہوں نے مجھ سے مدد مانگی تو میں نے اس میں اپنا کپڑا لگا دیا حتیٰ کہ ان لوگوں نے اس پھٹن کو درست کر لیا اور جہاز جیسا تھا ویسا ہو گیا۔

(جمال الاولیاء مطبوعہ تھانہ بھون ص۱۳۲ مصنفہ اشرفعلی تھانوی)

قاسمی جی تم جیسا جاہل بھی شاید ہی دوبارہ پیدا ہو چلو انسان قرآن وحدیث اصول وفقہ دیگر عربی فارسی کتب سے اگر اتنا ہی نابلد ہو کہ جتنے تم نابلد ہو تو کم از کم اردو کے وہ رسالے جو کہ تمہاری جماعت کے کرتے دھرتے تم جیسے ان پڑھ وعوام الناس کے لئے تحریر کر گئے ہیں انہیں کا مطالعہ کر کے کم از کم چوں چوں کا مربہ نہ بنتے۔

یہ کیا گورکھ دھندا ہے کہ قاسم کچھ کہہ رہا ہے اور قاسمی کچھ، رشید کچھ رہا ہے اور رشیدی کچھ، اشرف کچھ کہہ رہا ہے اور اشرفی کچھ۔ قاسمی جی پہلے ایک کنونشن بلا کر گھر کی خبر لیجئے اور گھر کے کرتوں دھرتوں سے مل کر فیصلہ کیجئے کہ جناب بندہ تو شب وروز حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی کی نفی میں لگا ہوا ہے اور خوب دھواں دار تقریریں کر رہا ہے اور حضور علیہ السلام کے علمِ غیب عطائی کے خلاف دن رات تقریریں کر رہا ہے لیکن اسوقت میری ہیئت کذائی بھی بگڑ جاتی ہے جب کہ لوگ میری جماعت کے مولوی تھانوی صاحب کی کتاب

Marfat.com

جمال الاولیاء ہی کے اندر سے اولیاء اللہ کی کرامات کی قسموں کو تحریر کراتے ہوئے انہی کے قلم سے قسم نمبر ۱۴ کے آگے سے یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ بعض غیب اور کشف کی باتوں کا خبر دینا اور بلکہ تھانوی صاحب نے تو یہ قسم اولیاء کے لئے اتنی لکھی ہے کہ لکھتے ہیں کہ اور اسکے درجے اسقدر ہیں کہ شمار میں نہیں آ سکتے۔ (جمال الاولیاء ص۲۴ مطبوعہ تھانہ بھون)

اور جب میں حاضر و ناظر کی نفی میں کچھ بیان کرتا ہوں تو ان کے مدارس یعنی اہلسنت مدارس کے طلباء الشہاب الثاقب سے مجھے حسین احمد مدنی کے یہ لفظ نکال کر پریشان و سراسیما کر دیتے ہیں اور مجھے اپنی چپنی میں پانی بھی نظر نہیں آتا کہ ڈوب کر ہی مرجاؤں اور پھر حسین احمد مدنی نے تو غضب ہی کر دیا کہ حضور تو حضور انہوں نے تو پیروں کو بھی حاضر ناظر تحریر کر دیا یہ دیکھو لکھا ہے کہ

ثم مرید بر یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخصے شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید ہر دم مستفید بود چوں مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالے اور القاء خواہد کرد مگر ربط تام شرط ست۔ (الشہاب الثاقب ص۶۲ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

اور جب کہیں میں چیخ چیخ کر دہائی دوں کہ حضور مددگار نہیں ہیں حضور مالک و مختار نہیں ہیں تو پھر وہ مجھ کو مجمع عام میں ادلہ کاملہ معروف بہ اظہار الحق

Marfat.com

کے صفحہ ۹ پر سے مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کے قلم سے یہ عبارت دکھلا کر ذلیل کر دیتے ہیں اور میں مارے شرم کے دوہرا ہو جاتا ہوں کہ

"آپ اصل میں بعد خدا مالکِ عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم اگر کوئی صاحب پوچھیں گے اور فہیم ہونگے تو شاید ہم اس بات کو آشکارا بھی کر دیں القصہ آپ اصل میں مالک ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عدل و مہر آپ کے ذمہ واجب نہ تھا۔" دادلۃ کاملہ معروف بہ اظہار الحق صہ۹ مطبوعہ دہلی)

اب آپ اکابر علمائے دیوبند فیصلہ دیں کہ یہ ذلّت وخواری جو مجھے اٹھانی پڑتی ہے میں نے آجتک آپکے سامنے اسکا اظہار نہیں کیا تھا کہ چلو بھائی اہلسنت کے دلائل سے اگر عاجز آکر مجھے ذلت ورسوائی اٹھانی پڑی یا غانیوال سے ایک آدھ جوتی بھی کھانی پڑی تو کیا جیوے میرا وہ ساتھی جو سرتاپا امداد ہے یا جیوے میرا وہ ہزاروی جو سیاسی رشوتوں میں میرا استاد ہے باقی میری کابینہ کے وہ ٹیڈیانِ کرام کہ جن کی زیارت فیض بشارت میرے لئے تسکین جان ہے۔

لیکن برا ہو سیاسی چالوں کا کہ اب تو میرے ٹیڈی و ڈیڈی میرے مولوی ومفتی درباری و درخواستی غرضیکہ ساری کی ساری جمیعت نے بھی سیاسی آڑ لے کر مجھے یَخرُجُ یَخرُجُ کے باب میں داخل کر دیا ہے۔ برادری سنی حنفی بریلوی تھی اس سے بھی گیا ملک کی اکثریت ان بدعتی بریلویوں کی تھی انہوں نے بوجہ بُغضِ نبوی علیہ السلام کے مجھے پہلے ہی کافی ذلیل وخوار کر رکھا تھا آجا کے جمیعت ہی جمیعت یا تم چند ٹیڈی یا ڈیڈی ہی تھے لیکن تم نے بھی مجھے اپنے دربار گوہربار

Marfat.com

سے نکالدیا اور اب یہ حال ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا

تمہارے علم و تعلیم تمہارے درس و تدریس نے مجھے گھر کا چھوڑا نہ گھاٹ کا اب فیصلہ دو کہ میں کدھر جاؤں بریلویوں کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے منہ نہیں لگاتے تمہاری طرف آتا ہوں تو تم پائے حقارت سے ٹھکراتے ہو مجھ سے تو پھر اورنگ زیب ہی اچھا رہا توبہ کرلی اور سنیت کے چمن کی بہار بن گیا۔

قاسمی جی کیسے نام لیا یہ اب زبان پر لکنت کیوں ہے کیا یہ وہی اورنگ زیب نہیں جو فاضلِ نوجوان مقرر جادو بیاں تھا اور کیا یہ وہی اورنگ زیب نہیں جو جو تمہاری بزم اور غلام خانی رزم کا روحِ رواں تھا آج لرزہ کیوں طاری ہو گیا ہاں ہاں کیا یہ وہی اورنگ زیب نہیں جو بیلیز کالونی وسمن آباد لاہور میں دیابنہ کی مساجد کا مختلف ماہ و سن میں خطیب رہا یہ نوجوان واقعی اس لحاظ سے بڑا خوش نصیب نوجوان ہے کہ جس کی فطرت میں قدرت نے عدل و انصاف کو ودیعت کیا ہے اور جس نے تمہارا کھا کر تم سے پڑھ کر تم میں رہ کر تمہارے علم و تعلم تمہارا درس و تدریس تمہارے شب و روز تمہاری تہذیب و تمدن تمہارے نشیب و فراز تمہاری یہ مذہبی دو رنگی کہ حضور پر نور کے مقابلے پر اپنے مولویوں کو حاضر ناظر جاننا۔ سید عالم علیہ السلام سے استمداد کو شرک اور شہ نور محمد علیہ الرحمۃ اشرفعلی انبیٹھوی گنگوہی کے دادا پیر سے جب ان ہی تھانوی گنگوہی انبیٹھوی کے پیر علیہ الرحمۃ یہ کہہ کر مدد چاہیں کہ

اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا

Marfat.com

توسکوت اختیار کر کے عملاً یہ ثابت کرنا کہ حضور کو، یہ عزت وعظمت ورفعت حاصل نہیں جو کہ ہمارے دیوبندی، مولویوں یا پیروں کو حاصل ہے یہی توتھے وہ حالات کہ جن کو دیکھ کر پہلے یہ فقیر کہ جسکی دہلوی تعلیم کا اکثر حصہ ان دیوبندی مولویوں سے اخذ کردہ ہے اور ہندوستان میں قاری عبدالحمید پانی پتی۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی کے علاوہ پاکستان میں مولوی ہادی حسن بجنوری سابق خطیب جامع مسجد ڈجکوٹ (اب الحمد للہ یہ مسجد اہلسنت کے قبضے میں ہے اور وہاں مولانا پیر سید دلبر حسین شاہ صاحب بہترین مدرس وخطیب مقرر ہیں) متوفی ۱۹۵۷ء مدفون منڈی بہاؤالدین اور قرأت کے استاد قاری مسعودالحسن ہادی حسن کے پوتے جو کہ اب بھی زندہ وحیات ہیں میرے دیوبندی اساتذہ میں سے ہیں ان میں کفایت اللہ دہلوی اور ہادی حسن صاحب کی بالخصوص میں نے غلام اللہ خاں کو بھی جھک کر تعظیم وتکریم کرتے دیکھا ہے جب میں نے ان کے عقائد فاسدہ کہ

نماز میں حضور کا خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی کتے بلے سور گدھے کا خیال اس سے بہتر ہے۔ (صراطِ مستقیم مصنفہ اسمٰعیل دہلوی)

محرم میں بروایات صحیحہ بھی ذکر شہادت حرام یا منع ہے۔

ہندو کی ہولی یا دیوالی کا پانی جائز اور سبیل حسین کا پانی حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ)

حضور نے (علیہ السلام) اردو زبان دیوبند سے سیکھی۔ (براہین قاطعہ)

حضور ایسے ہیں جیسے گاؤں کا چوہدری۔ (تقویۃ الایمان)

Marfat.com

اللہ جھوٹ نہ بولے تو بندے کی طاقت اللہ سے بڑھ گئی اور یہ شرک ہے
(الجہد المقل)

انبیاء کو بھی طاغوت وغیرہ کہا جا سکتا ہے۔ (جواہر)

حضور کو ہم نے پلصراط پر سے گرتے ہوئے سنبھالا دیا۔ (مبشرات)

العیاذ باللہ یہ مختصراً عبارات پیش کی گئی ہیں ورنہ دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں جن میں ان دیوبندی نجدی قاسمی ملاؤں کی گستاخیاں اظہر من الشمس ہیں اور جن پر علمائے عرب وعجم وبلاد ہندوستان کے تمام علماء ومشائخ نے کفر کے فتوے دئیے ہیں اور جو کہ کتابی صورت میں بنام فتاویٰ حسام الحرمین شائع ہو چکے ہیں اور اہلسنت کے ہر کتب خانہ سے مل سکتے ہیں۔

لہذا فقیر نے اپنے ان دیوبندی اساتذہ پر یہ عبارتیں پیش کر کے اپنی تسلی چاہی جس پر انہوں نے گول مول جواب دے کر ٹرخا دیا مثلاً یہی عبارت کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال آجائے تو گدھے کتے سور کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ انہوں نے اسکا یہ جواب دیا کہ چونکہ نماز عبادت ہے اور عبادت میں خیال فقط اللہ کا چاہیئے اور دیگر جتنے بھی خیال ہیں وہ آدمی دفعہ کر سکتا ہے مگر حضور علیہ السلام کا خیال دل سے نکل نہیں سکتا اس لئے اسکا نہ آنا ہی بہتر ہے (معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ) بس یہ سننے کے بعد پھر کیا تھا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ عقل سلیم سے نوازا ہوا تھا گو اسوقت فقیر بھی دیگر طلباء کی طرح حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ ہی تھا مگر الحمد للہ کہ تحریک ختم نبوت میں اسیران تحریک ختم نبوت کے ساتھ یہ فقیر بھی اسیر ہوا اور چند عرصہ

لائلپور کی جیل میں گذارنے کے بعد ہمارا تبادلہ سکھر کی سنٹرل جیل میں کر دیا گیا وہاں کی جیل میں کم از کم پچیس ٢٥ یوم گذرے تھے کہ خواب میں ایک عظیم الشان بشارت پائی اور خواب ہی میں بشارت دینے والے نے فرمایا کہ اب اسیری کے ایام ختم ہو رہے ہیں بری ہو کر حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہونا الحمد للہ جب چند روز کے بعد ہمیں سکھر سنٹرل جیل سے ٹرکوں میں لادکر صادق آباد کے جنگلوں میں لاکر اتار اگیا اور صادق آباد سے پھر بذریعہ سندھ ایکسپریس براستہ ملتان فقیر لائلپور سیدھا محدثِ اعظم پاکستان کے دربار میں حاضر ہوا نمازِ عصر کے بعد حضرت کے دربار گوہر بار میں حاضری نصیب ہوئی حضرت نے شرفِ زیارت سے نوازا اور فرمایا آگئے میں نے عرض کیا حضورؐ آگیا فرمایا آئے نہیں لائے گئے ہو اللہ اکبر کہاں سکھر کی سنٹرل جیل کا مژدہ بشارت اور کہاں لائلپور شریف میں حضرتِ محدثِ اعظم پاکستان کا دولت کدہ سچ کہا ہے کسی عاشق نے کہ

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد کا

پھر حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نگاہِ کرم فرمائی اور نگاہ و دل بھی دولتِ ایمان سے مالا مال ہو گئے اور حضور نے فرمایا کہ اچھا تعلیم بھی جاری رہے لیکن تم بیان کیا کرو فقیر نے عرض کیا حضور بیان تو آجتک فقیر نے کیا ہی نہیں آپ نے فرمایا آج سے بیان کیا کرو چنانچہ حضرت کے ارشاد کے مطابق فقیر نے بیان شروع کر دیا۔

Marfat.com

اور الحمد للہ پھر یہ سلسلہ ایسا دراز ہوا کہ آج راولپنڈی ہوں تو کل پشاور اور اگر کل سیالکوٹ ہوں تو پرسوں لاہور اور پھر صبح اگر لائلپور میں ہوں تو رات سکھر اور یہ سفر آپ کی دعا سے ایسی عزو احترام سے کئے ہیں کہ بڑے بڑے نواب بھی اس ٹھاٹھ یا آرام سے سفر نہ کر سکیں گے یہ کیوں اور کس لئے اور کس کے صدقے سے فقط اور فقط حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے سچ فرمایا اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ

آسماں خواں زمیں خواں زمانہ مہماں ؛ صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا ؛ آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
بس تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب ؛ یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اسکو شفیع ؛ جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

اللہ تعالٰے ان کے آستانہ پر لاتعداد رحمتوں کا نزول فرمائے آستانہ محدثِ اعظم پاکستان زندہ باد، فیض رضاؔ پائندہ باد۔ آمدم برسرِ مطلب۔

بات تھی حضرت مولانا اورنگزیب صاحب کی جو کسی زمانہ میں اورنگزیب تھے اور اب مجاہدِ ملت بطل حریت مبلغ اہلسنت نازشِ بریلویت فاتح نجدیت وقاسمیت و دیوبندیت و مودودیت حضرت مولانا محمد اورنگ زیب دامت برکاتہم العالیہ ہیں وہ اب بھی فاضل نوجوان ہیں مگر الحمد للہ اب نجدیت سے توبہ کر کے اہلسنت کے فاضلِ نوجوان ہیں وہ اب بھی مقرر جادو بیان ہیں مگر قاسمیت پر نفرین بھیج کے اور سچے دل سے تائب ہو کر اہلسنت کے مقرر جادو بیان ہیں وہ اب بھی ادیب و خطیب ہیں مگر توبۃً نصوحاً کے

Marfat.com

بعد ادیب وخطیب شانِ رسالت ہیں یہ نوجوان اب الحمدللہ ہر ہر شہر ہر ہر قصبہ قریہ قریہ جاکر اہلسنت کی صداقت دیابنہ کی شانِ نبوی علیہ السلام سے بغاوت اور نجدیوں قاسمیوں کی انبیاء و اولیاء سے عداوت بیان کر کے بقول اپنے اپنی اس پچھلی زندگی کا جوانِ نجدی قاسمی انبیٹھوی ورشیدی وغلام خانی ملاؤں کے ساتھ مل کر گزاری کفارہ ادا کر رہے ہیں پروردگار عالم اس فاضل نوجوان مقرر شعلہ بیاں فصیح اللساں عالم کا سایہ اہلسنت کے لئے دراز فرما کر انکو گستاخانِ رسالت کی سرکوبی کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

زندہ و پائندہ باد۔ مولانا اورنگ زیب صاحب زندہ باد

فقیر حضرت مولانا رئیس المناظرہ سند المدرسین استاذ العلماء مولانا العلام محمد سلیمان صاحب چشتی گولڑوی رضوی اور حضرت فاضلِ نوجوان مولانا محمد عبدالرزاق صاحب وجملہ تمام احباب اہلسنت وجماعت راولپنڈی کو مبارک باد پیش کرتا ہے کہ جن کی مساعی ودعاؤں کے ذریعے رب کریم نے میرے اس فاضل نوجوان دوست کو حق پہچان کر پھر حق قبول کر کے حق پر چلنے اور حق کی تبلیغ کر کے گستاخانِ شانِ رسالت علیہ السلام کو حق کی طرف لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ بحرمت نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم حضرت مولانا اورنگ زیب صاحب کو تادیر مسلکِ حق مذہب مہذب اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

آخر میں فقیر حدیث مذکورہ یعنی حدیث شریف نمبر ۳۳ پر قاسمی صاحب کے دئے ہوئے اس دروغ پر فروغ کے (میں تمہاری مدد نہیں کر سکوں گا) پوسٹمارٹم کے لئے کسی حنفی بریلوی سنی کی طرف سے نہیں بلکہ نجدی، دیوبندی، قاسمی، انبیٹھوی ورشیدی وتھانوی دھڑے کے مولوی صاحب کے قلم سے ایک ایسا ایمان افروز نجدیت سوز حوالہ کہ جس سے قاسمیت کا بھانڈا بھی چوراہے میں پھوٹتا نظر آئے گا دکھلاتا ہوں ملاحظہ کیجئے یہ دیکھئے رسالہ کرامات امدادیہ اس میں مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اپنے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے یوں غائبانہ امداد کے طالب ہیں دیکھئے کیا عرض کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ

اِرْحَمْ عَلَیَّ اَیَا غِیَاثِ فَلَیْسَ لِیْ ❊ کَهْفِیْ سِوٰی حُبِّکُمْ مِنْ زَادٖ

ترجمہ بھی دیوبندیوں کا ہے پڑھیے اور دیکھئے قاسمی صاحب کہ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے متعلق بٹیرے کی طرح آنکھیں بند کر کے فتویٰ تحریر کیا ہے کہ "میں تمہاری مدد نہیں کر سکونگا" وہ اندھا کم از کم سوچے کہ اس کے اکابر تو حضور علیہ السلام نہیں، صحابہ کرام نہیں، تابعین یا تبع تابعین نہیں بلکہ اپنے پیر سے عرض کر رہے ہیں کہ۔ "رحم کیجئے مجھ پر اے میرے فریاد رس۔ کیونکہ نہیں ہے میرے لئے میری جائے پناہ سوا آپکی محبت کے کوئی توشہ"۔ شاید کوئی کہے کہ جی یہ تو انہوں نے ان کے پاس حاضری کے وقت عرض کیا ہے تو اس قصیدہ عربیہ کے اس شعر کے تین شعر بعد اس کی تردید انہی مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے چوتھے شعر میں یوں بیان کی ہے لکھتے ہیں کہ

Marfat.com

وَحَلَلْتُمْ خَيْرَ الْبِلَادِ وَطِبْتُمْ ❁ وَاَهِيْمُ فِيْ وَادٍ عَقِيْبَ الْوَادِ

ترجمہ:۔ آپ تو اچھے شہر (یعنی مکہ معظمہ) میں رونق افروز اور خوش ہیں۔ اور میں جنگل جنگل حیران و سرگرداں پھر رہا ہوں۔

خود ہندوستان میں بیٹھے ہوئے شیخ سے عرض کرتے ہیں اے میرے مرشد پاک اے میرے آقا و مولا میری معروض سنیئے عرض کرتے ہیں کہ

يَا سَيِّدِيْ لِلّٰهِ شَيْئًا اِنَّهٗ ❁ اَنْتُمْ لِيَ الْمُجْدِيْ وَاِنِّيْ جَادِيْ

ترجمہ:۔ اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لیے جود کرنیوالے ہیں اور میں سائل ہوں۔ (کرامات امدادیہ ص۳۴ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند)

ملاں جی خوب بھئی خوب کہیئے کیا حال ہے روحِ کائنات کی امداد کے تو منکر ہو اور جلی قلم یہ عنوان کہ میں تمہاری مدد نہیں کرسکوں گا دے رہے ہو تو یہ بتلاؤ کہ تمہارے مولوی قاسم صاحب کے پیر بھائی ذوالفقار علی اپنے پیر کو مددگار جان کر مدد مانگ رہے اور ساتھ ساتھ یہ مسئلہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا حل بھی پیش کر گئے کہ یہ جائز ہے چونکہ اگر اس زمانے کے کسی ولی اللہ سے يَا سَيِّدِيْ لِلّٰهِ شَيْئًا اِنَّهٗ کہہ کر امداد طلب کی جاسکتی ہے تو محبوب سبحانی قندیل نورانی غواصِ بحرِ عرفانی قیوم زمانی شہباز لامکانی سیاحِ ملکِ رحمانی حضرت الشیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ جنہوں نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا ہے اور جن کے قدموں کو کسی ولی نے آنکھوں اور کسی نے دل پر لینے کا اقرار کیا ہے

Marfat.com

ان سے یوں عرض کرنا کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ
یہ شرک کیوں اور پھر جب حضور علیہ السلام کے غلاموں کو مددگار
جان کر ان سے اِرحَم عَلَیَّ یا ان سے شیئاً للہ کہہ کر مدد طلب کی جا سکتی اور
اور ان کو مددگار جانا و مانا جا سکتا ہے تو خود سید الانبیاء علیہ السلام کو
کیوں مددگار نہیں جانا اور مانا جا سکتا اگر دیوبند کے مولوی مددگار ہو سکتے ہیں
اور ان سے مدد مانگنے سے توحید میں فرق نہیں آتا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مدد چاہنے میں کونسا شرک مانع ہے۔

قاسمی جی مولوی محمود الحسن صاحب نے جو حاشیہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے قرآن پر تحریر کیا ہے اس میں آیت اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستعین کے ماتحت حاشیہ اٹھا کر دیکھو اس میں مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مستعانِ حقیقی ہے اور اللہ والے مستعانِ مجازی ہیں۔ کہئے کیا فتویٰ ہے مولوی محمود الحسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی پر قاسمی اینڈ برادرز کا اگر مدد مانگنے والے مشرک ہیں تو مولوی محمود الحسن صدر مدرس دیوبند و ذوالفقار علی دیوبندی مشرک اور قاسمی سچے اور اگر فتویٰ غلط اور یقیناً غلط ہے تو پھر قاسمی بے دین اور یہ سچے ہم نہ انہیں کچھ کہیں نہ تمہیں کچھ کہیں ملاں بھی تمہارے فتویٰ بھی تمہارا قاسمی جی صاحب بہادر

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر ☆ اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

امید ہے کہ قاسمی جی جواب بالصواب سے جلد مطلع کریں گے۔ طالب جواب
فقیر قادری نقشبندی ابوالمقبول غلام رسول گل غفرلہ مہتمم جامع مجددیہ لاثانیہ مجددی
جامع مسجد غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

قاسمی جی کی طرف سے اربعین میں تحریر کردہ حدیث شریف نمبر ۴۳ پر منعقدہ عنوان کہ جس سے عربی عبارت کا کوئی بھی تعلق نہیں

قلبی محبت میں مجھے اختیارِ کلی حاصل نہیں

(حدیث شریف نمبر ۴۳ و ترجمہ قاسمیہ)

اَللّٰهُمَّ هٰذَا قِسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تُوَاخِذْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ قَالَ التِّرْمِذِیُّ اِنَّمَا یَعْنِی الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات میں برابری کرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ جس ظاہری تقسیم کا میں مالک تھا میں اسکو ادا کر چکا اور جس چیز کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں (یعنی حضرت عائشہؓ کی محبت) تو اس میں میرا مواخذہ نہ کرنا (ترمذی)

قاسمی جی پکڑے گئے تم تو کہا کرتے ہو کہ لڑکوں کا ڈپو اللہ کے پاس اور لڑکیوں کا ڈپو اللہ کے پاس دولت کا ڈپو اللہ کے پاس عزت کا ڈپو اللہ کے پاس مخلوق کے پاس سوائے عجز وانکساری کے اور کچھ نہیں حتیٰ کہ ایک ذرہ کی بھی مالک نہیں لیکن تمہاری پیش کردہ حدیث شریف نمبر ۴۳ نے تو تمہاری ناک کاٹ دی اور اب تم نکٹے ہو گئے۔

قارئین ذرا حدیث کے ان لفظوں پر غور کیجیے کہ فِیْمَا اَمْلِكُ میں مالک تھا اب قاسمی جی روؤ اور اپنے علم وفہم کا ماتم کرو تمہارے قلم نے حضور کو مالک

ؐ: علمائے محققین نے رضؓ یا عہ یا صؐ یا صلعم وغیرہ لکھنے کو حرام فرمایا ہے اسلیئے ہم لکھنے میں رضی اللہ تعالٰی عنہا

Marfat.com

تحریر کر دیا جہانتک حدیث پاک کے بقایا جملوں کا تعلق ہے کہ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اور جسکا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں یعنی مودت و محبت اے اللہ اس میں میرا مواخذہ نہ فرمانا در اصل دین جتنا بھی ہے یہ ڈائرکٹ نہیں بلکہ نبی کی معرفت ہم تک پہنچا ہے بلکہ اگر یوں کہہ لیا جائے تو انسب ہے کہ دین حضور علیہ السلام کی اداؤں کا نام ہے حضور نے سجدہ کیا ہمارے لئے نماز بن گئی حضور نے صدقہ کیا ہمارے لئے زکوٰۃ بن گئی غرضیکہ دین حضور علیہ السلام کی اداؤں کا نام چونکہ ان کی ادائیں رب کی رضا ہے یہ خود نہیں کرتے بلکہ رب کراتا ہے یہ خود نہیں بولتے بلکہ رب بلاتا ہے تو مندرجہ بالا حدیث پاک میں حضور علیہ السلام نے بوقت تعدد ازواج اپنی امت کے لئے طرز معاشرت یعنی [illegible] پہننے راتوں کے قیام، خورد و نوش کے انتظام کے سلسلہ میں اپنے عمل سے صحابہ کی موجودگی میں عدل و انصاف کی تعلیم دی اور پھر یہ بھی فرمایا کہ دیکھو ٹوٹے دلوں کو میں نے جوڑا حبشی کو رومی سے میں نے ملایا تم قبائلِ عرب وہ تھے کہ

کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا ⁂ لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا

لیکن میں نے تم میں وہ مودت و محبت پیدا کی کہ جس کی گواہی خود قرآن حکیم میں رب کریم نے ارشاد فرمائی کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھ والے کفار پر سخت لیکن آپس میں مودت و محبت کے پیکر ہیں۔

لیکن ایسے وقت جب کہ ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو عدل کرنا

Marfat.com

ان کے نان نفقہ ان کی باریوں ان کی بود و باش ان کے قیام و طعام میں عدل اور انصاف کرنا لیکن جہاں تک کسی سے زیادہ مودّت و محبت کا مسئلہ ہے یہ قلبی فعل ہے گو اس فعلِ قلبی پر تمہاری گرفت نہیں لیکن پھر بھی یہ دعا کرتے رہنا کہ اے مالک و مولا مودّت و محبت کے پیدا فرمانے والے جہانتک ظاہری عدل و انصاف کا تقاضا تھا وہ میں نے پورا کر دیا لیکن اے اللہ محبت و مودّت کے مسئلہ میں مجھ پر رحم فرمانا مجھ سے مواخذہ نہ کرنا اس لئے کہ دل تیرے قبضے میں ہے۔

اور پھر یہ حدیث حضور کی تواضع پر بھی مبنی ہے ورنہ حضور نے تو اپنے غلاموں میں ایسی محبت و مودّت پیدا فرمائی کہ کائنات ارضی میں کوئی دوسری قوم اس کی مثال نہ پیش کر سکی چنانچہ جس وقت کالے رنگ والے موٹے ہونٹوں والے حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالے عنہ کو صحابۂ کرام ملاحظہ فرماتے تھے تا دبًا ان کے لئے راستہ چھوڑ دیتے تھے اور بڑے بڑے رومی بھی اس حبشی کے قدموں کی خاک سے وہ محبت فرماتے تھے کہ جو محبت سگے بھائیوں میں بھی نہیں ہوتی بلکہ یہانتک روایات میں آیا ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المومنین امام المسلمین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ حضرت بلال کی آمد پر اپنی مسند چھوڑ کر ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور جب تک وہ نہ بیٹھتے یہ کھڑے رہتے اور جب کبھی حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ ان کے اس مبارک فعل پر معذرت خواہ ہوتے اور عرض کرتے کہ حضرت آپ امیر المومنین ہیں ایسے نہ کیا کیجئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی آنکھیں ۔بد

Marfat.com

آتیں اور فرماتے کہ بلال دینِ نبوی جیسی عظیم دولت کے حصول میں جتنے مصائب تم نے اٹھائے ہیں عمر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے اتنے نہیں اٹھائے سبحان اللہ کیا مودّت و محبت ہے۔ کیوں نہ ہو یہ محبت اسی کی نگاہِ پاک کا صدقہ ہے جو سر تا پا محبت ہے جس کی صورت محبت جس کی سیرت محبت جس کی گفتار محبت جسکا پیغام محبت جسکا اسلام محبت اور صحابہ کرام اس محبت کے عملی نمونے سبحان اللہ کیا خوب کہا ہے کسی نے۔

رحمت کا گر حضور ہیں دریائے موجزن ؎ تو بہرِ خلق فیض کے دھارے ہیں صحابہ
بزمِ جہاں میں آپ سراج منیر ہیں ؎ اور ان سے مستنیر یہ سارے ہیں صحابہ
حضرت صفاتِ ذات کے ہیں مظہر اتم ؎ اس مظہر اتم کے نظارے ہیں صحابہ
ارض و سماء کی آنکھ کے تارے حضور ہیں ؎ اور چشم ذاتِ پاک کے تارے ہیں صحابہ
وجہِ رسولِ پاک ہے اک مصحفِ کریم ؎ اس مصحفِ کریم کے پارے ہیں صحابہ
ان سب کے دم قدم سے اندھیروں میں نور ہے ؎ لاریب کالنجوم بھی سارے ہیں صحابہ

گر ان کی اقتداء کی سعادت نصیب ہو
فرمانِ مصطفٰے ہے ہدایت نصیب ہو

تو قاسمی جی یہ حدیث حضور پر نور نے اپنی امت کے لئے بطور اسوۂ حسنہ بیان فرمائی کہ دیکھنا بلیشک مودت و محبت فعلِ قلبی ہے اور اس میں گرفت نہیں لیکن اس میں ایسے مستغرق نہ ہو جانا کہ عدل و انصاف ہی سے ہاتھ چھوڑ دو بلکہ عدل و انصاف بھی فرماتے رہنا رب کریم سے یہ دعا بھی فرماتے رہنا کہ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قِسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ

فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ ۔ اے اللہ جس چیز کا میں مالک تھا میں اسے تقسیم کر چکا اور جس چیز کا تو مالک ہے میں مالک نہیں اس میں میری گرفت نہ فرما۔

حلال و حرام کا اختیار مجھے حاصل نہیں

(معاذ اللہ)

قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبر ۳۵ کا عنوان جس کے تسلیم کرنے سے انسان صدہا آیات و احادیث کا منکر اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے حدیث شریف نمبر ۳۵ معہ ترجمہ قاسمیہ

اَیُّهَا النَّاسُ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِیْحَهَا۔ (مسلم شریف)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن (ثوم) کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا تو لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید لہسن حرام ہو چکا ہے آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ:۔ اے لوگو جو چیز اللہ تعالےٰ نے میرے لئے حلال کی ہے مجھے اس کے حرام کرنے کا کیا حق ہے لیکن میں لہسن کی بُو کو پسند نہیں کرتا۔

یہاں قاسمی جی پر جہالت کا دورہ اور دورہ بھی ڈبل ہوا ہے ملاں جی بھلا سوچو کہ محبوب پاک علیہ السلام نے لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا تو لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ چونکہ یہ محبوب کریم علیہ السلام ہی ہمیں حلت و حرمت کے مسائل ارشاد فرماتے ہیں کہیں آج لہسن حرام ہی نہ ہو گیا ہو اس لیئے

Marfat.com

کہ ان کا منع فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ لہسن حرام ہوگیا ہے تو حضور نے انکے اس خیال کا اس لئے رد فرمایا کہ کہیں یہ میرے ان ارشادات کو ذاتی ارشادات تصور نہ کریں فرمایا کہ بیشک میں نے تمکو لہسن کھانے سے منع کیا ہے لیکن اس فعل کو میں نے صرف اسلیئے منع کیا ہے کہ مجھے اس کی یعنی لہسن کی بدبو پسند نہیں ہے جہانتک کسی چیز کے حلال وحرام کا تعلق ہے تو وہ میں ذاتی طور پر کبھی بھی کسی چیز کے حلال وحرام ہونے کا حکم نہیں کرتا بلکہ میں جو بھی حکم تم کو سناتا ہوں وہ بامرِ الٰہی ہوتا ہے۔

لیکن اسکا مطلب یہ بھی نہیں کہ تم مجھکو یا میرے امر کو جو کہ حقیقتاً امرِ الٰہی ہے معمولی سمجھ کر رد بھی نہ کر دینا اسلیئے کہ مثلاً یہی لہسن کا مسئلہ دیکھو کہ گو اس کے متعلق رب کریم کا ابھی کوئی حکم موجود نہیں لیکن چونکہ اس کی بدبو مجھے پسند نہیں اس لئے میں نے یہ حکم دیا ہے کہ یہ کھا کر مسجد میں نہ آؤ مگر اللہ کریم نے میرے اس بدبو کی ناپسندیدگی کی تردید بھی نازل نہیں فرمائی جس سے معلوم ہوا کہ میں ایسا شخص کریم ہوں صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس کی چاہت کو رب پسند فرماتا ہے۔ بھلا تم میں کون ہے جس کی چاہت رب کو پسند ہو اسلیئے کہیں مجھے اپنے جیسا اور میرے حکم کو عام حکم جان کر ترک نہ کر دینا ورنہ تارک از اسلام ہو جاؤ گے۔

جہانتک حضور علیہ السلام کے لئے حلت وحرمت کے اختیار کا سوال ہے اس پر قرآن کریم نے یہ شہادت دی ہے کہ حضور حلت وحرمت فرماتے اور پروردگار عالم کی طرف سے اس کی تردید نہیں ہوتی بلکہ پروردگار عالم اسلیئے

Marfat.com

کہ یہ میرے محبوب کی محبوبانہ ادا ہے اس کی تائید فرماتے ہیں۔

دیکھئے قرآن کریم میں رب کریم نے اپنے محبوب کریم کے لئے کیا ارشاد فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ

وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور نبی لوگوں پر گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور پھر دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ

وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور کفار ان چیزوں کو حرام نہیں مانتے جو اللہ اور اسکے رسول نے حرام فرمائیں۔

ان مندرجہ بالا دونوں ارشاداتِ ربانیہ سے یہ متشرح ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوبِ پاک علیہ السلام کو مالک احکام بنایا اور حلال وحرام فرمانے کا اختیار بھی عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی صدہا ایسی چیزیں ہیں کہ جن کی حرمت ارشادِ خداوندی کے مجموعہ یعنی قرآن کریم سے نہیں ملتی وہ فقط حدیث شریف سے ہی ملتی ہے مثلاً بلی۔ کتا یا گدھا وغیرہ ان کی حرمت احادیث ہی سے ملتی ہے۔

تو اب قاسمی جی جو کہ حضور کے حلال وحرام والے اختیار عطائی کے منکر ہیں انہیں چاہیئے کہ پڑھیں بسم اللہ۔ زاغ معروفہ کے ساتھ ساتھ بلی اور گدھے و کتے پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیں چونکہ ان کی حرمت پر مجموعہ ارشادات ربانیہ یعنی قرآن کریم میں تو کوئی آیت موجود نہیں بلکہ ان کی حرمت تو حدیثِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ثابت ہے اور آپ کے نزدیک حلال وحرام کا اختیار رسولِ پاک علیہ السلام کو حاصل نہیں تو جناب کھائیے پھر کتے بلے اور گدھے قاسمی جی دامنِ محبوب چھوڑ کر ذلت وخواری ہی ذلت و

Marfat.com

خواری ہے سچ ہے

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں ؎ در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں

آؤ ملاں جی آج ذرا ایک مسئلہ تو بتلاؤ کہ جو شخص فرضی روزہ رکھے اور رکھ کر توڑ دے اسکے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے یہی نا کہ یا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ساٹھ روزے رکھے یا ایک غلام آزاد کرے کوئی چوتھی تعزیر تو نہیں ہے ناں یا ہے اگر ہے تو دکھاؤ تو جناب شریعت مطہرہ نے تو صرف یہ تینوں سزائیں تجویز فرمائی ہیں۔

لیکن اب آیئے میرے محبوب کے اختیارات خداداد کی ایک جھلک بھی ملاحظہ فرمایئے حدیث فقیر پیش کرتا ہے ایمان لانا یا نہ لانا یہ تمہارا کام ہے چونکہ تم خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں بلکہ دھڑے کے بندے ہو تو لو سنو حدیث نبوی علیہ السلام

روایت ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے ہیں کہ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکْتُ قَالَ مَا لَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی اِمْرَأَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ھَلْ تَجِدُ رَقَبَۃً تُعْتِقُھَا قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ ھَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِعَرَقٍ فِیْہِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ

Marfat.com

الضَّخِيمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلِ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ ہم رسولِ پاک کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضور کی خدمت میں ایک شخص آیا عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا ارشاد فرمایا تجھے کیا ہوا عرض کیا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تو غلام پاتا ہے کہ اسے آزاد کرے عرض کیا نہیں حضور ارشاد فرمایا کہ کیا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے عرض کیا نہیں حضور فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کا کھانا پاتا ہے عرض کیا نہیں حضور تو فرمایا بیٹھ جا اور نبی کریم علیہ السلام نے کچھ توقف فرمایا ہم اسی حال میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں زنبیل لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں عرق بڑی زنبیل ہوتی ہے۔ فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے بولا میں ہوں فرمایا یہ لے صدقہ کر دے۔ تو اس شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں قسم ہے خدا کی مدینہ کے دو گوشوں کے بیچ میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی خاندان محتاج نہیں حضور علیہ السلام ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دانت چمک گئے فرمایا اپنے گھر والوں کو ہی کھلا۔ (مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم)

کیوں ملاں جی اب تو قرآنی آیت وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ آیت کا ترجمہ ہے کہ وہ نبی لوگوں پر

Marfat.com

پر گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور آیت نمبر ۲ میں پروردگار عالم نے ان لوگوں کی تردید جو اللہ اور اسکے رسول کے حرام فرمودہ اشیاء کو حرام نہیں مانتے کفار کہہ کر فرمائی ہے۔ چونکہ آیت کریمہ جن لفظوں سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ:۔ لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اسکے رسول نے۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے کسی چیز کو حرام فرمانے کا اختیار دیا ہے اور جیسے حرام فرمانے کا اختیار دیا ہے ویسے ہی حلال فرمانے کا بھی اختیار دیا ہے۔ سونا پہننا مرد کو حرام ہے لیکن حضرت سراقہ کے لئے حضور نے حلال فرمایا اور انہوں نے سونے کے کنگن پہنے۔ دیکھئے اسلام نے نمازیں پانچ فرض کی ہیں مگر ایک شخص بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر اس شرط پر ایمان لانے کے متعلق عرض کرتا ہے کہ نمازیں فقط دو ہی پڑھوں گا چنانچہ حضور نے اس کی اس شرط کو قبول فرما لیا چنانچہ حوالہ کے لئے دیکھئے مسند امام احمد بن حنبل۔ بلکہ اور سنیئے دیکھئے فرقانِ حمید قرآن مجید نے تو یہ فرمایا ہے کہ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج۔

پس نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش ہوں دو دو اور تین تین اور چار چار اس آیت کے حاشیہ پر حکیم الامت شیخ التفسیر علامہ الحاج عبد النبی المختار مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور

Marfat.com

اس حکم میں داخل نہیں ہیں آپ کے لئے آپ جسقدر چاہیں بیویاں حلال ہیں۔ یہ بھی اختیار ہوا اور سنیئے حلال کے حرام فرمانے پر حضور کو کیسے اختیار ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ ایک سے زائد بیویاں بشرط عدل مسلمان کے لئے جائز ہیں لیکن حضور نے سیدنا امام الاولیاء تاجدار ہل اتیٰ مولا مرتضیٰ مشکل کشا حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس حکم سے مستثنیٰ فرما دیا اسلئے کہ آپ کو سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ راکعہ ساجدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کا اختیار نہیں بلکہ اس جگہ صاحب مرقاۃ نے ایک ایمان افروز نکتہ بیان فرمایا ارشاد فرماتے ہیں کہ

فِيهِ تَحْرِيمُ إِيذَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكُلِّ حَالٍ وَعَلَى وَجْهٍ وَإِنْ تَوَلَّدَ الْإِيذَاءُ مِمَّا كَانَ أَصْلُهُ مُبَاحًا مِنْ خَوَاصِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ یہاں سے یہ متشرح ہوا کہ ایذائے نبوی علیہ السلام اگرچہ کسی جائز فعل سے ہی پہنچے حرام ہے اور یہ حضور علیہ السلام کی خصوصیت ہے یعنی حضور علیہ السلام کا حلت و حرمت کا اختیار تو ایک طرف ایسا امر جو ہو بھی حلال مگر اس پر عمل سے سرکار کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو تو اس حلال امر کو چھوڑ دو اب اس حلال امر کا کرنا تحریم میں داخل یعنی حرام ہے۔

قاسمی جی تمکو تو یہ پڑی ہے کہ کوئی قول فعل آیت و حدیث ایسی ملے کہ جس سے حضور کے اختیارات خداداد کلی کی نفی ثابت ہو محدثین نے فرمایا ہے کہ شریعت مطہرہ کا وہ حلت شدہ امر کہ جس کے کرنے سے سید عالم علیہ السلام کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے اسکا کرنا بھی حرام ہے۔

Marfat.com

قاسمی جی امام اہلسنت اعلیحضرت نے یہ شعر شاید آپ کے لیئے ہی تخلیق فرمایا تھا پڑھیئے غور سے اور تسلی کیجئے کہ اس ایک ہی شعر میں آپ کی پوری زندگی کا ماحصل مُستتر ہے۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے ؛ پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

دیکھئے جان بچانا فرض ہے حالانکہ جان بچانے کے لیئے اگر حلال شئے میسّر نہ آئے اور حرام ملے تو بقدر احیائے زلیست اسکا کھالینا یعنی اسقدر کھالینا کہ جس سے جان بچ جائے شریعت نے حلال فرمایا ہے مگر سیدنا و مرشدنا مخزن صدق و صفا معدنِ جود و سخا کانِ وفا حضرت سیدنا صدیق اکبر غار ثور میں حضور کے آرام کے لیئے جان جیسی عزیز چیز کہ جس کے بچانے کے لیئے حلال چیز میسّر نہ آئے تو حرام کی شریعت نے اجازت دی ہے وہ جان بچا نہیں رہے بلکہ مارِ غار سے یارِ غار گفتگو کے بعد مسکراتے ہوئے جان دینے پر آمادہ ہیں اور نماز عصر کہ جس کے لیئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز برہانِ ایمان ہے نماز کلیدِ جنت بالخصوص نمازوں میں نمازِ عصر کہ جس کے متعلق شریعت مطہرہ کا یہ فیصلہ ہے کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کہ نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص نمازِ عصر کی مگر حضرت شیرِ خدا کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سید عالم علیہ السلام کی مبارک نیند پر نماز جیسی اہم عبادت فرضِ خدا کو قربان کر رہے ہیں اور فرض بھی وہ کہ جس کی حفاظت کا خصوصی ارشاد قرآن کریم میں موجود ہے معلوم یہ ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین تمام عبادت کی جان ساری حلت و حرمت کی روح فقط اور فقط رضائے محبوب

علیہ السلام کو ہی سمجھتے تھے چونکہ وہ تھے پروردۂ نگاہِ مصطفوی شناسائے رموزِ نبوت واقف منشائے ربوبیت اسلیئے وہ یہ نکتہ سمجھ چکے تھے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ رسول اللہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ سے بغاوت اللہ سے بغاوت ہے چونکہ رسولِ پاک اللہ تعالیٰ کے نائب اکبر ہیں اور اسکے عبدِ ماذون[۱] ہیں۔

لیکن برا ہو بُغض و عداوت اور دھڑے بندی کا کہ جس نے قاسمی جی کو بالکل اندھا کر دیا ہے نہ ان کو سراقہ کے کنگن والی حدیث یاد ہے اور نہ دو نمازیں پڑھنے کی شرط پر ایمان لانے والی حدیث یاد ہے اور نہ یہ کہ خود ہی کھجوریں کھا لے تیرا کفارہ ادا ہو گیا والی حدیث پیش نظر ہے بلکہ قاسمی جی کے پیش نظر تو دھڑا ہے۔

کس کا دھڑا دیو کے بندوں کا دھڑا، شکم کے دھندوں کا دھڑا، عظمتِ مصطفوی سے اندھوں کا دھڑا۔ گندے انڈوں کا دھڑا۔

سچ کا اقرار نہیں، جھوٹ سے بیزار نہیں، اللہ اور اسکے انبیاء و اولیاء سے پیار نہیں۔ مسلمانو! بچو خود بچو اور احباب کو بچاؤ مصطفےٰ کریم علیہ السلام کے پکے اور سچے غلام بن جاؤ اور بے دین خواہ وہ کسی دھڑے کا یا کسی جگہ کا ہو اس سے بیزار ہو کر نجدی اور قاسمی سے منہ موڑ کر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] عبدِ ماذون کے معنی ہیں اذن دیا ہوا بندہ۔ کس چیز کا اذن مردے زندہ کرنے چاند سورج پر تصرف کرنے دلوں پر حکومت کرنے غرضیکہ اشیائے ارضی و سماوی کا حاکم اور فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ میں لفظ حاکم سے اسی طرف اشارہ ہے کہ حضور حاکم ہیں۔

Marfat.com

کے دامنِ رحمت میں آجاؤ یا درکھو یہ وہ دامنِ رحمت ہے جو بیکسوں کا کس۔
اور بے بسوں کا بس ٹوٹے دلوں کا سہارا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ سے انہی کے دامنِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

قاسمی جی نے آخری پانچ احادیث تردید بدعت میں تحریر کی ہیں مگر
افسوس صدر المفسدین صاحب نے حسبِ سابق کی طرح اسی رفتارِ بے
ڈھنگی کا مظاہرہ کیا ہے جسکا تمام اربعین میں کرتے رہے ہیں۔ یہ عنوان
"تردید بدعت" تو دے دیا اور آگے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی
ارشاداتِ طیبات بھی نقل کر دیئے لیکن تعریف بدعت، اقسامِ بدعت
وغیرہ کہ جو اس باب میں اصطلاحین علمائے سلف وخلف نے کتب ماضیہ
یا کتب حاضرہ میں نقل فرمائیں ادھر بالکل توجہ نہیں بس کوے کی طرح اپنی
ہی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔

ملاں جی بدعت کے لغوی معنی ہیں نئی چیز (منجد ودیگر کتب لغت وغیرہ)
لیکن اصطلاحًا یہ تین معنوں میں مستعمل ہے۔

۱:۔ بدعتؔ اعتقادی یعنی نئے نئے عقائد۔

۲:۔ ایسے نئے اعمال جو کہ حضور علیہ السلام کے بعد ایجاد ہوئے اور وہ قرآن
وسنت سے متصادم ہیں وہ بھی بدعت۔

۳:۔ ہر نیا عمل جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایجاد ہوا۔

ؔ:۔ اقسام بدعت کے سلسلہ میں فقیر نے حکیم الامت پیر طریقت ناصر اہلسنت حضرت علامہ مولانا
مولوی مفتی الحاج احمد یار خان صاحب کی مرآۃ شرح مشکوٰۃ سے بہت استفادہ حاصل کیا ہے اللہ کریم

Marfat.com

پہلے دو معنی سے ہر بدعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں لیکن تیسرے معنی کے لحاظ سے بعض بدعتیں اچھی ہیں بعض بُری یہاں بدعت کے پہلے معنی مراد ہیں یعنی بُرے عقیدے کیونکہ حضور نے اسے ضلالت یعنی گمراہی فرمایا اور گمراہی عقیدے سے ہوتی ہے عمل سے نہیں۔

مثلاً بے نماز گنہگار ہے گمراہ نہیں اور رب کو جھوٹا یا حضور کو اپنی مثل بشر سمجھنا بدعقیدگی اور گمراہی ہے اور اگر دوسرے معنی مراد ہوں تب بھی یہ حدیث اپنے اطلاق پر ہے کسی قید لگانے کی ضرورت نہیں۔

اور اگر تیسرے معنی مراد ہوں یعنی نیا کام تو یہ حدیث عام مخصوص البعض ہے کیونکہ یہ بدعت دو قسم کی ہے۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ یہاں حدیث نمبر ۳۶ جو کہ ملاں قاسمی بدعت کے باب میں پیش کر رہے ہیں اس میں بدعت سیئہ مراد ہے جہانتک بدعت حسنہ کا تعلق ہے اسکا ثبوت فقیر پیش کرتا ہے پڑھیئے اور ایمان لائیے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ (مسلم)

رسولِ پاک علیہ السلام نے فرمایا جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنا ثواب اور جو اس پر عمل کریں گے انکا بھی ثواب ہے مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ یعنی اسکے بنائے ہوئے اس طریقے پر جو اسلام میں اچھا طریقہ بنائے گا جو عمل کریں گے تو ان کے عمل کرنے سے عمل رائج کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا بغیر ان عمل کرنے والوں کے ثواب کی کمی کے یعنی عاملین

Marfat.com

کا ثواب کم نہیں ہوگا۔

اس حدیث پاک کے مندرجہ بالا الفاظ کے بعد یہ الفاظ بھی قابل توجہ ہیں کہ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ. مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئٌ لیعنی اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس کی بد عملی اور ان کی بد عملیوں کا کہ جو اس کے اس ایجاد کردہ طریقہ پر عمل کریں گناہ ہے بغیر ان کے گناہوں میں کمی کئے کے۔

سمجھے قاسمی جی بدعت وہ بری ہے جو قرآن وسنت سے متصادم ہو اور حدیث شریف نمبر ۳۶ پر تم نے جو حدیث نقل کی ہے اس میں ایسی ہی کل بدعات کو ضلالت فرمایا ہے ورنہ اگر تم كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کو عام رکھو گے کہ حضور کے بعد جو بھی ہے وہ بدعت وضلالت ہے تو پھر قاسمی جی کیا جواب ہے تمہارے شیخ الہندوں اور شیخ القرآنوں اور تمام قاسمیوں انبیٹھویوں رشیدیوں کا کہ صرف ونحو اصول ومنطق علم اسماء الرجال۔ علم فقہ وحدیث۔ دیگر شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے مثلاً حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی یا قادری۔ نقشبندی۔ چشتی سہروردی۔ اسلامی مدارس۔ مدارس کے کورس۔ بخاری شریف کا ختم۔ حدیث وقرآن کے دورے۔ امام وخطباء کے وظیفے۔ لاؤڈ سپیکر میں اذانیں۔ نمازوں کے لئے وقت معلوم کرنے کے لئے مساجد میں گھڑیاں۔ حجاج کا برائے حج ہوائی جہازوں کا سفر۔ قرآن کریم کے اعراب وسیپارے غرضیکہ پھر تو ہر طرف بدعت ہی بدعت نظر آئے گی۔ ملاں جی پہلے اہلسنت وجماعت کے کسی

Marfat.com

دارالعلوم میں حاضری دیجئے پھر اہلسنت کے مدارس کے طلباء کے سامنے زانوئے ادب طے کیجئے پھر تمکو بدعت کی تعریف شرعی ولغوی دیگر بدعت کے اقسام کا مکمل علم ہوگا کہ بدعت کسے کہتے ہیں اور بدعت کی کتنی قسمیں ہیں اور ضلالت سے حدیث مبارک میں کیا مراد ہے۔

قاسمی صاحب اگر بقول تمہارے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ حضور کے بعد ہر نیا طریقہ ہر نئی چیز بدعت اور بدعت بھی بدعت ضلالت ہے تو ذرا یہ تو بتلاؤ کہ تم حضور کے زمانہ حیاتِ مبارکہ ظاہرہ میں دنیا میں تھے نہیں تھے تو پھر سب سے بڑی چلتی پھرتی۔ اٹھتی بیٹھتی۔ کھاتی پیتی بدعت تو تم آپ ہوئے جب تم بدعت ہوئے اور بدعت ہوئی ضلالت اور بدعتی کو پناہ دینے والا ہوا لعنتی جیساکہ حدیث شریف نمبر ۳۷ پر تم نے خود عنوان دیا ہوا ہے تو سب سے بڑی ضلالت اور سب سے بڑی گمراہی اور سب سے بڑا لعنتی کون ہوا خود ہی سوچ لو اور پھر جب تم سب سے بڑی عینک مارکہ بدعت ہوئے تمکو پناہ دینے والے تمہارا اعزاز و احترام کرنے والے دگو کہ چند گنے چنے لڑکے ہی کیوں نہ ہوں) کون ہوئے اسکا جواب از راہِ تعلقاتِ ہمسائیگاں فقیر تو تحریر نہیں کرتا اس لئے کہ

گر بندہ تحریر کرے گا تو شکایت ہوگی

البتہ اگر تمہارا حافظہ ایسا ہی کمزور ہے کہ اپنا تحریر شدہ مسئلہ بھی یاد نہیں رہتا تو چلئے یہ احسان بھی فقیر کیئے دیتا ہے تو ایسا کیجیے کہ اپنے رسالہ اربعین کے صفحہ ۳۸ پر حدیث شریف نمبر ۳۶ و حدیث شریف نمبر ۳۷ کے دیئے ہوئے

Marfat.com

عنوانات ملاحظہ کر لیجئے۔ تو آپ کو آپ ہی کی تحریر کی روشنی میں اپنا اور اپنے بلانے والوں کا صحیح عکس نظر آئے گا اس لئے کہ تم ہو بدعت (اور بدعت ہے ضلالت اور ضلالت ہے گمراہی۔ گمراہی کا مٹانا اجر عظیم ہے) تو تم کو بلانے والا بدعت کو بلانے والا یا بدعت کو پناہ دینے والا ہے تو جو بدعتی کو پناہ دے وہ تو ہوا لعنتی اور جو خود بدعت ہو وہ ڈبل ....

اور قاسمی جی ایک حدیث اور سنیئے جس نے تمہاری ناک کا صفایا کر دیا جب کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام فرمایا تو بعض دوستوں کے معترض ہونے پر جواباً یہ فرمایا کہ گو یہ نیا طریقہ (یعنی بدعت ہے) مگر نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ لیکن یہ اچھی بدعت ہے۔

کیوں جی سرکار جہالت مآب اب کہو کیا خیال ہے فقیر تمہارا عنوان جو کہ تم نے حدیث شریف نمبر ۳۶ پر دیا ہے وہ پیش کر کے قارئین پر ہی فیصلہ چھوڑتا ہے اس لئے کہ سنا ہے کہ آجکل آپ بھی ان لیڈرانِ کرام کے چرنوں کی زینت بنے ہوئے ہیں جو کہ گو دعویٰ تو عوامی ہونے کا کرتے ہیں مگر عوام میں سے نکل کر دور اور بڑی دور جا چکے ہیں۔ تاہم یہ آپ کی مرضی چمچے بنیئے یا کفگیر بندہ مداخلت بے جا کے لئے تیار نہیں ہے یہ تو اپنے اپنے ضمیر کی بات ہے اگر کسی کا ضمیر اتنا ہی مر چکا ہو کہ جو لوگ اسلام کی تضحیک اڑائیں علماء کے منہ کو آئیں سر بازار مشائخ پر ناجائز انگشت نمائی کریں چکلوں کی زینت۔ کلبوں کی رونق ملک وملت کے لئے زحمت ہوں لیکن یہ سب کچھ آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے باوجود پھر بھی اگر کوئی ملاں یا مفتی پیر یا پیرزادہ خطیب یا

Marfat.com

ادیب ایسے لوگوں سے میل ملاپ رکھتا اور میل ملاپ رکھتے ہوئے ان کی تضحیک اسلام کی باز پرس نہیں کرتا باز پرس تو ایک طرف بلکہ ان کا خوشامدی اور ٹوڈی بن جاتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس کا ضمیر مردہ ایمان متزلزل ہو کر وہ گمراہی کے گڑھے میں پھنس چکا ہے ایسے مولوی و مفتی کے لئے شاعرِ مشرق مصورِ پاکستان جناب اقبال نے بیان فرمایا ہے کہ

دینِ مُلّاں فی سبیل اللہ فساد

دریں حالات قابل دید و قابلِ داد ہیں وہ علماء و مبلّغ و خطیب و ادیب کہ جنہوں نے ہر دورِ آمریت میں آمروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کی آمریت کے خلاف قرآن و سنت کی پاسبانی کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھتے ہوئے اس مشن کو جاری رکھا اور موجودہ دور میں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں اللہ تعالٰی نے ان علماء و مشایخ اور ایسے ادیبوں و خطیبوں کے علم و عمل عرفان و وجدان میں وسعتیں و برکتیں نازل فرمائے آمین ثم آمین جب تک ایسے نفوسانِ قدسیہ رہبرانِ ملیہ موجود ہیں انشاءاللہ پاکستان میں خلافِ اسلام و خلافِ قرآن کوئی ازم یا ازمی نہ پنپ سکے گا۔

اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا ❊ اتنا ہی یہ ابھریگا جتنا کہ دبا دینگے
اسلام کا ہم سکہ دنیا پہ بٹھا دینگے ❊ توحید و رسالت کی ہم دھوم مچا دینگے

ساتھ ساتھ جہاں ان علمائے حقّہ کا ذکر اور ان کے لئے برکت کی دعا ہے وہاں ساتھ ہی ان مولویوں مفتیوں پیروں کے لئے جنہوں نے چند چھلکتے ہوئے جاموں اور چمکتے ہوئے داموں کے عوض ایمان کو باز

Marfat.com

لگا دیا ہے اور صرف سستی شہرت کے خواہاں ہیں ان کے لئے چشمِ بصیرت وراہِ ہدایت کی بھی دعا ہے آمین ثم آمین۔

ہاں تو ملاں جی بات بدعت پر ہو رہی تھی اور حدیث نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ ہٰذِہٖ یعنی ارشاد فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فقیر پیش کر رہا تھا کہ فاروقِ اعظم فرما رہے ہیں کہ یہ ہے تو بدعت یعنی نیا کام لیکن یہ نیا کام اچھا ہے۔

ملاں جی شاید آپ نہ جانتے ہوں کہ نعمت عربی زبان میں افعالِ مدح سے ہے اس سے تعریف کیا کرتے ہیں تو اب بتلاؤ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ جس کے لفظ تم نے حدیث نمبر ۳۶ کی صورت میں نقل کئے ہیں کیا صحابہ کرام نے یہ لفظ نہ سنے تھے اگر نہیں سنے تھے تو ثبوت پیش کرو کہنا پڑیگا کہ سنے تھے اور یقیناً سنے تھے چونکہ خطاب ہی صحابہ کرام سے تھا تو حضرت فاروق اعظم جیسے جلیل القدر صحابی کہ جو مرادِ رسول علیہ السلام ہیں جنکو مصطفٰے کریم علیہ السلام نے رب کریم تبارک وتعالٰی سے مانگ کر لیا ہے جن کے ایمان لانے سے اسلام کو گوناں گوں عزت وعظمت اور جن کے دورِ خلافت میں فتوحات کی کثرت اور جن کی لازوال عدالت سے اسلام کو نصرت اور کفر وشرک کو ذلت نصیب ہوئی اور وہ عمر کہ جنکو فاروق یعنی حق وباطل میں فرق کرنے والا فرمایا گیا تو کیا اس فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ خطبۂ رسول علیہ السلام یا اسکے وہ الفاظ جو کہ تم نقل کر رہے ہو سماع نہیں فرمائے تھے فرمائے اور یقیناً سماع فرمائے تھے تو فاروق اعظم کو یہاں یہ فرقِ سنت وبدعت ضلالت وہدایت ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اس نئے (یعنی

Marfat.com

اہتمام جماعتِ تراویح، کام کو شروع نہ کرنا چاہیئے تھا معاذاللہ لقبول تمہارے
چونکہ یہ اہتمام جماعتِ نماز تراویح جو کہ بعداز حضور شروع ہوا بدعت ہوا
اور معاذاللہ معاذاللہ ثم معاذاللہ اسکے مہتم بدعتی ہوئے دنقلِ کفر کفر نباشد
لیکن اب ایک طرف تمہاری معنوی افتراء وکذب اور دھڑے بندی ہے
دوسری طرف مرادِ رسول علیہ السلام فاروق حق و باطل کا یہ قول ہے کہ بیشک
اہتمام جماعت بدعت یعنی نیا کام ہے لیکن یہ ایسی بدعت نہیں کہ جو کُلُّ
بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ میں داخل ہو بلکہ یہ بدعت یعنی نیا کام نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ہٰذِہٖ
اچھا نیا کام ہے۔

کیوں قاسمی جی کہو اب کیا فتویٰ ہے تمہارا یہ کتنا بڑا تبراء ہے فاروق اعظم
رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر اگر تمہارے پیش کردہ ترجمہ کو ملحوظ رکھا جائے تو پھر
بعداز حضور اہتمام جماعت نماز تراویح بدعت ہوا اور یہ اہتمام کرنے والے
فاروقِ اعظم ہوئے تو اب بدعتی کون ہوا (اگر گویم زباں سوزد) شرم تم کو مگر
نہیں آتی۔

کہا کرتے تھے تم کہ فلاں تبرائی ؛ اب نکل آئے خود حضرتِ بلّاں تبرائی

علماء نے اس حدیث پاک کے ضمن میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ فِیْہِ
اِشَارَۃٌ اِلٰی اِنَّ اَحْدَاثَ مَالَا یُنَازِعُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ لَیْسَ بِمَذْمُوْمٍ
اور شیخ محقق استاذ الاساتذہ حضرت محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے یہ ارقام فرمایا
ہے کہ لفظ مَا لَیْسَ مِنْہُ کہ مراد چیزے سنت کہ مخالف و مغیر دین باشد اور
نواب قطب الدین خاں صاحب نے ترجمہ مشکوٰۃ کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ لفظ مالیس منہ میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ نکالنا اس چیز کا کہ مخالف کتاب اور سنت کے نہ ہو برا نہیں۔

دیگر پھر علماء کے ان ارشادات کا کیا جواب ہے کہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ مِنَ الْبِدْعَةِ مَا یَکُوْنُ وَاجِبًا وَ مِنْهَا مَا یَکُوْنُ مُسْتَحَبًّا وَ مُسْتَحْسِنًا اور یہ دیکھئے الحاج الشیخ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ خاص اور قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی کے پیر بھائی ملجاء العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر۔ فرید الدہر حضرت علامہ المولانا المولوی مفتی عبد السمیع صاحب رامپوری اپنی شہرۂ آفاق تصنیف انوار ساطعہ میں بدعت حسنہ پر بحث تحریر فرماتے ہوئے کیا تحریر فرماتے ہیں لکھتے ہیں کہ

بدعت اور ضلالت دو مفہوم کلی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باہم متباین نہیں کیونکہ ضلالت محمول ہوتی ہے بدعت پر اور متساوی بھی نہیں کیونکہ شرک وکفر پر بھی اطلاق ضلال جابجا قرآن مجید میں موجود ہے مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۝ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا۔

یہاں کفر وشرک پر لفظ ضلال اطلاق فرمایا حالانکہ یہاں بدعت نہیں کیونکہ حقیقت بدعت کی اور ہے اور کفر کی اور بدعت مقابل سنت ہے اور کفر مقابل ایمان اور بدعت عام مطلق بھی نہیں ورنہ کلیہ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ صحیح نہ ہوگا۔ جسطرح کُلُّ حَیْوَانٍ اِنْسَانٌ صحیح نہیں اور خاص مطلق بھی نہیں

Marfat.com

اسلئے خاص مطلق کی اضافت عام مطلق کی طرف ممتنع ہے۔ شرح جامی ومسالک بہیہ وغیرہ کتب نحو میں یہ مسئلہ منصوص ہے یعنی جائز نہیں کہ کہا جاوے سبت الیوم وفقہ العلم بلکہ کہا جائے گا یوم السبت وعلم الفقہ پس من ابتدع بدعۃ ضلالۃ کی اضافت صحیح نہیں ٹھہرتی اب باقی رہ گئی نسبت عام وخاص من وجہ اس میں وہی دو مادّے ہونگے افتراق کے ایک مادہ اجتماع کا۔ پس ایک بدعت وہ نکلے گی جو ضلالت نہیں پھر ایسی بدعت اگر ضابطۂ اباحت میں داخل ہوگی وہ مباح ہوگی اگر کلیۂ استحباب میں داخل ہوگی وہ مستحب ہوگی اگر قاعدۂ ایجاب کے ماتحت مندرج ہوگی وہ واجب ہوگی انہی تین قسم کی بدعتوں کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں کیونکہ واجب اور مستحب اور مباح وہی چیزیں ہوسکتی جن میں رنگ احسن موجود ہے۔

بلکہ فقیر کہتا ہے کہ نکرہ کہ نکرہ کے ساتھ صفت کرنے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ وہ فائدہ دیتا ہے تخصیص کا پس صفت ضلالت نے اپنے موصوف بدعت کو جو عام شامل ضلالت وہدیٰ کو تھا خاص کردیا اور تمیز دیدی بعض افراد کو یعنی بدعتِ ضلالت کو بعض سے یعنی بدعتِ ہدیٰ وحسنہ سے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں صفت عالم نے تمیز دے دی رجل کو غیر عالم سے اور صورت لغت وصفت میں یہ معنی کرنے دو وجہ سے ضروری ہوئے ایک تو یہ کہ اصل توصیف نکرہ میں افادۂ تخصیص ہونا نحو کا قاعدہ مطردہ ہے دوسرے یہ کہ صفت کے ساتھ پڑھنا مطابق ہوجائے ساتھ روایت اضافت کے جو اہل حدیث میں شائع ہے پس جسطرح روایت اضافت میں لفظ بدعت عام من وجہٍ

Marfat.com

رہا تھا اسیطرح صفت ولعت میں بھی عام من وجہٍ رہی یہ تقریر اثباتِ بدعتِ حسنہ میں علمائے محققین نے فرمائی ہے۔ (انوار ساطعہ صفحہ ۳۳ و ۳۴ مطبوعہ دہلی)

اور آؤ دیکھو ملاں جی تمہیں دکھلاوں شاید کہ ایمان لے آؤ یہ دیکھو فتاوٰی شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ مرحوم سے سوال کیا گیا کہ حضرت یہ جو مشائخ نے ذکر اذکار اور ان کے پڑھنے کے اوقات اور طور طریقے مثلاً مراقبہ وغیرہ نکلے ہیں ان کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے تو حضرت جواباً تحریر فرماتے ہیں تم بھی پڑھو اور ایمان لے آؤ فرماتے ہیں کہ

اصل اشغال واذکار و مراقبہ از روئے آیات و احادیث است واما طریق آں از شد و مد ضرب وحبس نفس وتحریک سر ہیچ جا نیامداز تجارب مشائخ است وحبس نفس از تعلیم حضرت خضر علیہ السلام است البتہ بدعت است لیکن بدعت دو قسم است یکے آنکہ در و معنی قبیح درضوابط دریافتہ شود و مثل آں در شرع نباشد ایں بدعتِ سیئہ میباشد و دیگر آنکہ او را اصل صحیح درشرع و در فوائد دینی دریافتہ شود ایں بدعتِ حسنہ یا مباح خواہد بود ظاہر ایں افعال سالک را از قبیل مباحات است چنانچہ برائے افزونی قوت ورزش وکشتی وسیعرم و مگدر استعمال میکند وجہ حرمتے ندارد بلکہ از قبیل معالجات نفسانیت برائے خطرات وانگیختن سوز و محبت واللہ اعلم انتہی۔

(فتاوٰی شاہ رفیع الدین دہلوی ص۱۱)

ترجمہ:۔ اشغال واذکار و مراقبہ کی اصل آیات واحادیث سے ثابت ہے لیکن ان کے طرائق مثلاً شد و مد اور ضرب وحبس نفس اور سر کے حرکت دینے

Marfat.com

کے کسی سے ثابت نہیں صرف بزرگوں کے تجربے ہیں اور حبسِ نفس حضرت خضر علیہ السلام کی تعلیم سے ہے البتہ بدعت ہے۔ لیکن بدعت دو قسم کی ہے ایک یہ کہ اسکے اصول و ضوابط میں معنی قبیح پائے جائیں اور مثل اس کی شرح میں نہ ہو یہ بدعت سیئہ ہوتی ہے۔ اور دوسری یہ کہ اسکے لئے اصل صحیح شرع میں ہو اور اس میں دینی فوائد بھی پائے جائیں یہ قسم بدعت حسنہ یا مباح ہوگی ظاہر بات یہ ہے کہ یہ افعال سالک کے لئے مباحات کے قبیلے سے ہیں جیسے کہ قوت بڑھانے کے لئے ورزش اور کشتی و کمان مُگدر استعمال کرتے ہیں حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں رکھتے بلکہ روحانی معالجات کے قبیلے سے ہیں واسطے دور کرنے خطرات کے اور بڑھانے شوقِ محبت کے واللہ اعلم۔

یہ ہے بدعت حسنہ

سند الحاسدین سلطان المفسدین امام الجاہلین صاحب تم نے تفسیر روح البیان شریف پڑھنی تو درکنار میرا خیال ہے کہ شاید کبھی اس کی زیارت بھی نہ کی ہوگی اچھا تو لو دیکھو حضرت العلامہ محقق مولانا محمد اسمٰعیل صاحب حقی تفسیر روح البیان میں بھی تمہارے خلاف شہادت دے کر اقسامِ بدعت ثابت فرما رہے ہیں۔

وَقَدْ قَالَ ابْنُ حَجَرِ الْهَيْتَمِيّ اِنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفَقٌ عَلٰى نُدُبِهَا وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاِجْتِمَاعُ النَّاسِ لَهُ كَذَالِكَ اَىْ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ يَفْعَلْهُ اَحَدٌ عَنِ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ اِنَّمَا حَدَثَ بَعْدُ ثُمَّ لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْكِبَارِ

Marfat.com

يَعْمَلُوْنَ الْمولد وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ
يَعْتَنُوْنَ بِقِرَءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ مِنْ بَرَكَاتِهِ عَلَيْهِمْ كُلَّ
فَضْلٍ عَظِيْمٍ۔ (روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶)

تحقیق فرمایا علامہ ابن حجر ہیثمی علیہ الرحمۃ نے کہ بیشک بدعتِ حسنہ کے استحباب پر علمائے کرام کا اتفاق ہے اور مجلس میلاد شریف کا منعقد کرنا اور محفلِ میلاد کے لئے عوام کو مدعو کرنا بدعتِ حسنہ ہے دیگر حضرت محدثِ سخاوی فرماتے ہیں کہ محفل میلاد کو گو کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعین کے زمانوں میں منعقد نہیں کیا گیا گو یہ ان کے بعد ایجاد شدہ ہے لیکن جب سے شروع ہے اہل اسلام باقی اطرافِ عالم اور بڑے بڑے شہروں میں محفل کا انعقاد ہوتا ہے ولادت شریف کی راتوں میں قِسم قِسم کے اموال بطور صدقہ خرچ کرتے اور میلاد شریف بڑے عز واحترام سے پڑھتے ہیں اور پھر ان پر اس کی بڑی برکات اور ہر قسم کا بڑا فضل وکرم ہوتا ہے۔

کیوں جی قاسمی جی مہاراج اب کہو کل بدعۃ ضلالۃ کا جو مفہوم تم نے سمجھا وہ صحیح ہے یا جو مفہوم علمائے سلف وخلف نے بیان فرمایا وہ صحیح ہے دیگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومفسّرِ اعظم امام محمد اسمٰعیل حقی صاحبِ تفسیر روح البیان شریف اور حضرت سیدنا ومولانا شیخ محقق الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ وجملہ علماء کیا یہ سب کے سب بدعتی تھے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

(نقل کفر کفر نباشد)

Marfat.com

اور سنیئے امام غزالی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ محفلِ سماع میں کسی صاحبِ حال کے حال وارد ہو جانے پر اسکے قیام سے تمام مجمع کو قیام کے لئے حکم فرماتے ہوئے تحریر فرما رہے ہیں کہ

وایں ہمہ اگرچہ بدعت است واز صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نقل نکردہ اند نہ ہرچہ بدعت بود نشاید کہ بسیار بدعت نیکو باشد۔

گو یہ سب باتیں گرچہ بدعت ہیں صحابۂ کرام اور تابعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے منقول نہیں لیکن یہ بات نہیں کہ جو بدعت (نیا کام) ہو اسکو کیا ہی نہ جائے۔ بہتیری بدعتیں (نئے کام) اچھے ہیں اور اسی کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں دکیمیائے سعادت صفحہ ۲۳۰)

اب آخر میں بندہ تمہارے مسلّم بزرگ امتِ دیوبندیہ قاسمیہ کے حکیم اشرفعلی تھانوی کے رسالہ المرابطہ سے ایک ایسا واقعہ نقل کرتا ہے کہ جس سے بقول تمہارے اور تمہارے اشرفعلی کے بدعتی کو کشف بھی ہو رہا ہے اور حضور علیہ السلام کی طرف سے سلام بھی آرہا ہے مولوی تھانوی جی تحریر کرتے ہیں کہ

حضرت الشیخ ابوالمعالی کا ایک مرید حج کو گیا تو آپ نے اس کے ہاتھ روضۂ اقدس پر سلام کہلا بھیجا جب مرید نے شیخ کا سلام پہنچایا تو روضۂ اقدس سے آواز آئی اپنے بدعتی پیر کو ہمارا بھی سلام کہدینا۔

شیخ کو یہ واقعہ مکشوف ہو گیا مگر واپس آیا تو اس سے پوچھا کہو تم نے

Marfat.com

ہمارا سلام پہنچایا تھا۔ کہا ہاں حضور پہنچا دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام فرمایا ہے فرمایا انہی لفظوں سے کہو جو حضور علیہ السلام نے فرمائے ہیں کہا جب وہ الفاظ آپ کو معلوم ہیں تو مجھے کیوں آپ بے ادب بناتے ہیں فرمایا اس میں بے ادبی کیسی اسوقت تمہاری زبان سے وہ الفاظ ادا نہ ہونگے بلکہ تمہاری زبان حضور کی زبان ہوگی تم تو محض سفیر ہو اس نے وہی الفاظ کہے کہ اپنے بدعتی پیر کو ہمارا بھی سلام کہنا یہ سنتے ہی شیخ پر وجد طاری ہو گیا اور یہ شعر (حافظ شیرازی کا) پڑھا

بدم گفتی و خرسندم عَفَاکَ اللّٰہ نکو گفتی ؎ جوابِ تلخ مے زیبد لبِ لعلِ شکر خارا

(المرابطہ صفحہ ۷۴ وعظ ۸۴)

ملاں جی تم نے حدیث شریف نمبر ۳۶ میں سرکار علیہ السلام کے نورانی خطبہ سے الفاظ لے کر ان پر جو حسبِ منشا عنوان دیا ہے کہ بدعت ضلالت وگمراہی ہوتی ہے اگر تمہاری طرح بدعت کو مطلق رکھ کر پھر اس پر اطلاق ضلالت کیا جائے جیسے کہ تم نے کیا ہے تو پھر معاذ اللہ دامنِ نبوت پر بھی دھبہ آتا ہے کہ حضور نے معاذ اللہ بدعتی وگمراہ کو سلام بھیجا افسوس صد افسوس کہ جیسے پچھلے عنوان کی زد میں خدا تعالٰے جل جلالہ و مصطفٰے کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ تابعین تبع تابعین۔ مفسرین محدثین۔ تمام اولیائے کاملین سابقین و حاضرین آئے تھے عنوان ہذا (یعنی تردید بدعت) کی زد سے بھی کوئی نہیں بچ سکا خدا تعالٰی و پیارے مصطفٰی۔ دیگر صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین ساری کی ساری جماعت ایک طرف لیکن یہ برساتی مینڈک اور اس کی راگنی

Marfat.com

ایک طرف۔

قاسمی جی آؤ تمہاری تسلی کے لیئے تمہارے ہی گھر سے فقیر ایک اور حوالا ایسا پیش کرتا ہے کہ جس سے معلوم ہوگا کہ جو صوفی ہے وہ بدعتی نہیں اور جو بدعتی ہے وہ صوفی نہیں تو لیجئے پڑھیئے اور اپنی جہالت کا ماتم کیجئے۔

یہ دیکھو کتاب امداد المشتاق اس میں شیخ طریقت الحاج جناب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات شریفہ جمع ہیں اور جامع مولوی اشرفعلی و دیگر علمائے دیوبند بھی ہیں اسکے صفحہ نمبر ۴۷ پر مولوی اشرفعلی صاحب لکھتے ہیں کہ جو بدعات کے مرتکب ہیں وہ حقیقی صوفی ہی نہیں۔

دکتاب امداد المشتاق صفحہ ۴۷ مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون)

کیوں جی ملاں جی اب جب کہ تمہارے حکیم جی صاحب نے بھی شہادت دیدی کہ بدعتی سلطان الاصفیاء تو کیا صوفی محض بھی نہیں ہوسکتا تو جب بدعتی صوفی نہیں ہوسکتا تو حضرت شاہ ابو المعالی جیسے بزرگ جن کو کہ تم بھی بزرگ تسلیم کرتے ہو حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق بدعتی دنیا کام کرنے والے بھی ہیں اور ان کو دربار رسالت سے السلام علیک کا پیغام ذیشان بھی آرہا ہے۔

تو اب قاسمی جی بتلاؤ کہ وہ کون سی بدعت دنیا کام تھی کہ جس پر حضور نے حضرت شاہ ابو المعالی کو پسند رکھا بلکہ سلام بھی روانہ کیا کہنا پڑیگا کہ وہ بدعت بدعتِ حسنہ ہی تھی ورنہ حضور تو خود فرمائیں کہ کل بدعۃ ضلالۃ اور خود بدعتی کو سلام روانہ فرمائیں یہ ناممکن ہے دوسری بات جو اس بحث

Marfat.com

سے ظاہر ہوئی وہ یہ کہ قاسمی جی خطبۂ نبوی علیہ السلام سے پیش کردہ الفاظ میں سے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ جو الفاظ ہیں ان سے مراد وہی ساری بدعتیں ہیں جو کہ سیئہ ہیں اور جو بدعت کہ حضرت شاہ ابوالمعالی نے کی ہے جسکا تذکرہ سید عالم علیہ السلام نے اپنے سلام روانہ فرمانے وقت کیا ہے وہ بدعت اور ہے اور وہی بدعتِ حسنہ ہے ورنہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حضور خود ہی کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ فرما دیں اور خود ہی اس بدعت کے عادی پر اتنے خوش ہوں کہ اسے سلام بھی روانہ فرما دیں۔

اور یہ جو ہمارے علمائے احناف نے نماز کی نیت زبانی کرنے کا امر فرمایا ہے اس پر کتاب ہدایہ کے محشی نے یہ حاشیہ تحریر فرمایا ہے کہ اِنَّہٗ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ یہ بدعت حسنہ ہے۔

ملاں جی کو چاہیئے کہ اگر ان کے مدرسہ میں صرف مرغی خانہ وامور مرغی خانہ کے طلباء ومدرس جلوہ گر ہیں تو خود تو ہدایہ شریف پڑھی نہیں اگر ملاں جی کو اور کوئی پڑھنے پڑھانے والا نہیں ملتا ہے تو جامعہ مجددیہ لاثانیہ مجددی جامع مسجد بی بلاک غلام محمد آباد میں آجائیں یہاں کے طلباء ان کی خدمت کے لیئے ہمہ وقت موجود ہیں۔ اس مدرسہ کا اجراء ہی محض اور محض عظمتِ نبوت ورسالت کی ترویج واشاعت

جہالت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے دیوبندی مکتبہ فکر کے اور بھی مولوی دیکھے ہیں مگر اتنے جاہل اور کم فہم وکم ذہن کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آئے جتنے کہ مولوی منفی صاحب جاہل مطلق ہیں الحمد للہ قرآن وسنت دیگر علمائے سلف

کے لیئے قائم کیا گیا ہے

ؔ۔ قاسمی جی کا یہ نیا نام اور اسکے علاوہ عوامی دور میں عوام کے کئی تجویز شدہ نام مثلاً ملاں باتھو

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

وخلف کی تصانیفات مبارکہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ بدعتیں دو طرح کی ہیں ایک بدعتِ سیئہ اور یہ ہر زمانہ میں مذموم رہی ہے اور رہے گی۔ دوسری بدعتِ حسنہ یہ ہر دور میں محمود رہی ہے اور رہے گی۔

دیگر قارئین الدّر الثمین حصہ دوم یہ اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ قاسمی جی مہاراج نے جو حدیث شریف ۳۶ میں خطبۂ نبوی کے الفاظ کلّ بدعۃ ضلالۃ نقل کئے ہیں ان میں وہ تمام بدعتیں جو کہ سیئہ ہیں وہی مراد ہیں ان کو علماء و خطبائے اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی بھی ضلالت وگمراہی اور عامل کو ضال ومضل سمجھتے ہیں اللہ تعالٰے جل جلالہ بحرمت نبیٔ کریم علیہ السلام بدعتِ سیئہ سے بچنے اور بدعتِ حسنہ پر عمل کی توفیق عنایت فرماکر ان تمام علمائے سلف وخلف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔

قاسمی جی کا حدیث شریف نمبر ۳۷ پر قائم کردہ عنوان کہ

بدعت کرنے والا بدعتی کو پناہ دینے والا لعنتی ہے

(حدیث شریف نمبر ۳۷ مع ترجمہ قاسمیہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا

حاشیہ پچھلے صفحہ سے آگے)۔ مولوی ٹیڈی وغیرہ وغیرہ قاسمی صاحب کے ایک سابقہ یار غار پرانے کرم فرما جو کہ الحمد للہ بقید حیات زندہ ہیں اور موجود ہیں ان کی معرفت ہمیں پہنچے ہیں یہ صاحب غلام محمد آبادہی میں مقیم ہیں اور ان کو غلام محمد آباد کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

Marfat.com

اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ مقامِ عیر سے لے کر مقامِ ثور تک حرم ہے سو اس میں جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالےٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو نہ تو اس کی فرضی عبادت قبول کی جائے گی اور نہ ہی نفلی۔

قاسمی جی دروغ گورا حافظہ نباشد مقولہ شاید کس نے کس کے لئے بنایا ہو مگر آج اگر یہ مقولہ بنانے والا حیات ہوتا تو وہ تمہاری ان لایعنی تحریروں اور بھولی بسری عبارتوں کو پڑھ کر ضرور یہ کہنے پر مجبور ہوتا کہ واہ رے مُلّاں جاہل الکاذبی میری محنت کی داد مجھے تیری جہالت اور تیرے دروغ پر فروغ سے مل گئی ہے۔

مُلّاں صاحب دیکھو دیکھو ہاں ذرا غور سے دیکھو میرے کملی والے کے اختیارات کا بھی مظاہرہ دیکھو کہ حضور فرما رہے ہیں کہ بھئی مدینہ منورہ فلاں جگہ سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے یعنی جسطرح کہ مکہ معظمہ میں رب کا فرمودہ حرم شریف موجود ہے اسی طرح مدینہ منورہ میں بھی اسی کی عطا سے محبوبِ رب کریم علیہ السلام کا فرمودہ حرم شریف بھی موجود ہے اور وہ مقامِ عیر سے لے کر مقامِ ثور تک ہے سو جو ہمارے ارشاد فرمودہ حرم میں نئے کام کرے یا نئے کام کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو بیشک بلیشک جو شخص حرم مدینہ منورہ میں ایسا نیا

Marfat.com

کام ایجاد کرے جو قرآن و حدیث سے متصادم ہو وہ اور اسکو پناہ دینے والے لعنتی ہیں چونکہ یہ نیا کام جو کہ قرآن و حدیث سے متصادم ہے یہ بدعت سیئہ ہے۔

جہانتک ایسے نئے کام کا تعلق ہے کہ جس سے قرآن و سنت متصادم نہ ہوں وہ قابل نعمت یعنی قابل ستائش ہیں اور کرنے والا جنتی ہے مثلاً دیکھئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے بعد مدینہ منورہ میں قرآنِ کریم کو بایں صورت جمع کرنا۔ اس پر اعراب وغیرہ لگانا اسکو تیس[۳۰] سیپاروں میں تقسیم کرنا۔ علمِ صرف و نحو کی ایجاد۔ مسجد نبوی شریف کی توسیع اس کی زینت و زیبائش یہ تمام نئے کام خود صحابہ نے کئے بالخصوص اہتمام جماعت تراویح کہ جس کے مہتم خود جنابِ سیدنا و مرشدنا مولانا و اولانا حضرت فاروق اعظم ہیں اور جنہوں نے اس اہتمام پر معترضین کو نِعمَتِ البِدعَۃُ ہٰذِہٖ فرما کر چپ کرایا ہے۔

معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب بہادر کی یہ جہالت اور علم قرآن و حدیث سے لاعلمی اور شانِ مصطفوی علیہ السلام سے بغاوت ہے کہ انہوں نے حدیث مبارکہ نمبر ۳۷ میں بھی حدیث شریف نمبر ۳۶ کی طرح خیانت اور بدعت کے معنی سے ہو فرار اختیار کیا ہے چونکہ ملاں جی اگر بدعت کے معنی دنیا کام، تحریر کر دیتے تو قاسمیت کا بھانڈا (جیسا بقول زاہد ملک صاحب قائد وفد پاکستان برائے لیبیا۔ لیبیا میں پھوٹا) پھوٹ جاتا اور پڑھے لکھے لوگ سوال کرتے کہ اگر بدعت کا معنی نیا کام ہے تو یہ نئے کام تو حضور علیہ السلام کے بعد جیسے جیسے ایجادات بڑھیں بڑھتے گئے مثلاً اوقات نماز کا اندازہ

Marfat.com

سایہ وغیرہ سے نہیں اب گھڑیوں اور کلاکوں سے ہوتا ہے اور انہی کے مطابق مساجد میں نمازیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اذانوں خطبوں تقریروں میں (آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ سپیکر) استعمال ہوتا ہے اسیطرح اب سفر حج کو جلدی طے کرنے کے لیئے ہوائی جہاز مستعمل ہے تو یہ تمام کے تمام کام بدعت اور انکے کرنے والے بدعتی تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمام مؤذن خطیب مقرر گھڑیوں کے ٹائم پہ نماز پڑھنے پڑھانے والے نمازی۔ ہوائی جہاز پر حج کرنے والے حاجی سب کے سب بدعتی اور معاذاللہ لعنتی ہیں چنانچہ ملاں جی نے بدعت کے معنی تو تحریر نہ کیئے لیکن یہ لکھدیا کہ بدعت کرنے والا بدعتی کو پناہ دینے والا لعنتی ہے۔

ملاں جی خوفِ خدا کیجئے توبہ کیجئے اور اعلانیہ توبہ کیجئے پچھلے صفحات میں فقیر نے تمہارے مولوی اشرفعلی صاحب کے قلم سے حضرت شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمتہ کے حج پر جانے والے مرید کا واقعہ کہ جسکو حضرت کا سلام دربارِ رسالت میں پیش کرنے پر حضور نے فرمایا تھا کہ اپنے بدعتی پیر سے بھی ہمارا سلام کہہ دینا یہ حوالہ رسالہ المرابطہ کے صفحہ ۲۷ سے پیش کیا تھا حضور علیہ السلام تو فرما رہے ہیں کہ اپنے بدعتی[۲] پیر کو بھی ہمارا سلام کہہ دینا تو اگر قاسمی کے جاہلانہ

---

[۱] ۔ نماز میں اس آلہ کا استعمال نہ ہونا چاہیئے چونکہ نماز میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو تو سید عالم علیہ السلام نے مکبرین کے ساتھ نماز کا امر فرمایا لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنتِ متواترہ پر عمل ہونا چاہیئے نہ کہ یہ آلہ لگا کر اس سنت کو ترک کر دینا چاہیئے فقیر قادری غفرلہ۔

[۲] ۔ یہاں بدعتی سے حضرت شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمتہ مراد ہیں تو اگر آپ قاسمی کی طرح بدعت کو صرف اور صرف بدعت سیئہ ہی پر محمول رکھینگے تو پھر معاذاللہ حضور سے گمراہ کی تکریم ثابت ہوگی اور یہ محال ہے لہذا یہاں قاسمی کلیہ کو توڑ کر بدعت کی دو قسمیں ماننا پڑیگا ایک بدعت سیئہ اور دوسری بدعت حسنہ

Marfat.com

اصول کی طرح اس عنوان کو پیش نظر رکھا جائے کہ بدعت ضلالت اور گمراہی ہوتی ہے۔ بدعت کرنے والا بدعتی کو پناہ دینے والا لعنتی ہے (نہ بدعت کے معنی بیان کئے جائیں نہ بدعت کی تقسیم جیسے کہ علمائے محققین نے بیان کی ہے کو مانا جائے) تو آپ فرمایئے کہ ان کا یہ فتویٰ کہاں اور کس ذات پر آ رہا ہے لہذا جب تک بدعت کے معنی یعنی نیا کام اور پھر نئے کام میں یہ نہ ملاحظہ کیا جائے کہ یہ قرآن وسنت سے متصادم ہے یا نہیں اسوقت تک کسی کو لعنتی کہنا گویا خود لعنتی ہونا ہے۔

بیشک بدعتی لعنتی ہے لیکن کونسا جو کہ ایسی بدعت جو قرآن وسنت سے متصادم ہو ایجاد کرے یا ایسی ایجاد شدہ بدعت پر عمل کرے یا ایسی بدعت کے ایجاد کرنے یا اس پر عمل کرنے والے کو پناہ دے۔

جہانتک بدعت حسنہ کا تعلق ہے اسکا ایجاد کرنے والا مستحق ثواب و اجر اور اسکی یہ بدعت باعثِ رحمت اور ایسی بدعت پر عمل کرنے یا ایسی بدعت یعنی بدعتِ حسنہ پر عمل کرنے والے کو پناہ دینے والا بھی مستحق اجر و ثواب ہے اور اسکے خلاف نیا مذہب گھڑنے والا نئے عقائد جو کہ قرآن وسنت سے متصادم ہوں ایجاد کرنے والا خواہ قاسمی ہو یا رشیدی انبیٹھوی ہو یا اشرفی تمام کے تمام جہنمی دوزخ کا ایندھن ہیں جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔ (مشکوٰۃ باب المشی فی الجنازہ)

تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو اصل حدیث یوں ہے کہ لوگ ہ ے کر گذرے جس کی لوگوں نے تعریف کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، جب

ہوگئی پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے جس کی لوگوں نے برائی بیان کی حضور علیہ السلام نے فرمایا واجب ہوگئی۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور کیا واجب ہوگئی۔

فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

سند المحدثین حضرت علامہ عبد النبیٔ المختار مولانا مفتی احمد یار خانصاحب نعیمی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس حدیث کے ماتحت حاشیہ میں یہ استفادہ تحریر فرماتے ہیں کہ لہذا تمہارے منہ سے جس کے لئے جو نکلتا ہے اللہ کے ہاں وہی ہوتا ہے زبانِ خلق نقارۂ خدا اس کی تائید اس آیت سے ہے لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جسے عام مسلمان قدرتی طور پر ولی اللہ کہیں وہ واقعی ولی اللہ ہے رب تعالیٰ اولیاء اللہ کی علامت بیان فرماتا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی ان کے لئے دنیا میں بشارتیں ہیں کہ عام مسلمان انہیں جنتی کہتے ہیں اور آخرت میں بھی کہ فرشتے انہیں جنتی کہیں گے۔

لہذا حضور غوثِ پاک۔ خواجہ اجمیری۔ داتا گنج بخش لاہوری۔ مجدد الف ثانی یقیناً اولیاء اللہ ہیں کہ انہیں مسلمان ولی اللہ سمجھتے ہیں ولایت کے ثبوت کے لئے قرآنی آیت ہی ضروری نہیں۔

دوسرے یہ کہ جو کام مسلمان اچھا اور ثواب سمجھیں وہ واقعی اچھا ہے

Marfat.com

لہذا گیارہویں شریف ۔ میلاد شریف ۔ عرس بزرگانِ دین ۔ ختم خواجگان وغیرہ کارِ ثواب ہیں کہ انہیں عام مسلمین ۔ اولیاء صالحین کارِ ثواب جانتے ہیں اور آگے چل ایک سطر بعد حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ یہاں اَنْتُمْ میں ہیں صرف صحابہ سے خطاب نہیں بلکہ تا قیامت سارے نیک مؤمنوں سے خطاب ہے جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ میں ۔

تو ہاں ملاں جی صاحب بہادر اب کہو کیا بھاڑ ہے آٹے اور دال کا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام نیک مومنین تا قیامت اللہ کی طرف سے متعین کردہ گواہ ہیں تو جہاں مومنوں کے امیر فاروق اعظم بدعت کی تقسیم فرمادیں اور نِعْمَتِ الْبُدْعَۃُ ہٰذِہٖ فرمادیں علامہ اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان بدعت حسنہ کو صحیح تسلیم فرمادیں زبانی نماز کی نیت کو محشی ہدایہ اِنَّہٗ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ کہہ کر بدعت حسنہ فرمادیں علامہ محقق برکات المصطفیٰ فی الہند حضرت الشاہ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی ۔ شاہ رفیع الدین صاحب اور صاحب انوار ساطعہ بلکہ خود تمہارے اشرفعلی تھانوی بھی بدعتی پیر کہکر حضرت شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ کو بدعت حسنہ کا عامل ثابت کریں تو اب تم بتلاؤ کہ تم ان تمام سے علیحدہ بدعت کو مطلق رکھ کر اور عامل بدعت کو مطلق لعنتی جہنمی گمراہ کہہ کر کدھر جا رہے ہو کیا معاذ اللہ یہ سب کے سب غلط ہیں اور فقط تم سچے ہو یا کہ تم غلط ہو اور یہ سب کے سب سچے ہیں یہ فقط آپ سے جواب لینے کے لئے تحریر ہے ۔

اور اگر یقیناً یقیناً تم میں حیاء کا مادہ ہے اور تمکو ارلعین کے استدلالات

پر اعتماد ہے کہ یہ صحیح ہیں تو جلد از جلد ان براہین کا جواب تحریر کرو۔

ورنہ کم از کم اپنی رسلیا کے غلط استدلالات کی تردید شائع کر کے انصاف و دیانت کا ثبوت دو۔

بصورت دیگر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی مذموم حرکات سے باز آجاؤ جتنی ملک کو آج اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے شاید اس سے پہلے اتنی کبھی نہ رہی ہو خدا کے لئے سوچو اور یہ دن رات کی سیاسی و مذہبی قلابازیاں جو کہ شاید تمکو گھٹی میں ملی ہیں ان سے کنارہ کشی اختیار کر کے ملک و ملت کے لئے اب ان انتشار و افتراق کے پروگراموں کو خیر باد کہکر کشتیٔ ملک و ملت کی فلاح و بہبود اور ملکی سالمیت کے لئے کچھ سوچو قلندر لاہوری کا ارشاد ہے کہ

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

مُلّاں جی اہلسنت وجماعت تو الحمد للہ تمہاری مذہبی، سیاسی، معاشی، اقتصادی زندگی سے اچھی طرح آگاہ ہو چکے ہیں وہ تو تمہارے مکر و فریب۔ جھوٹی قسموں۔ حضرت سلطان العارفین کے دوہوں سے ورغلانے کو بخوبی جان پہچان چکے ہیں۔ تمہاری یا تم سے چھوٹوں کی کرتوتوں سے غلام محمد آباد کے سُنّی بریلویوں کے علاوہ دیوبندی۔ وہابی۔ شیعہ۔ مرزائی بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ اب تم میں اگر غیرت ہے تو چلو کم از کم اپنوں ہی کو منالو۔ فقیر یہ سمجھتا ہے کہ یہ تم پر ان صحابہ کرام اہلبیت اطہار تابعین و تبع تابعین کی طرف سے پھٹکار ہے کہ

Marfat.com

بیگانے تو بیگانے تمکو تو تمہارے یگانے بھی اور یگانے بھی وہ جو کبھی زمانے میں تمہارے مداح اور تم ان کے مدّاح تھے وہ تمکو مبلغ شریعت اور تم ان کو پیر طریقت تک کہدیا کرتے تھے لیکن اب وہی تمکو مفسد افتراقی وانتشاری مولوی کہہ رہے ہیں۔

سچ کہا ہے اعلیٰحضرت امام اہلسنت حامیٔ دین وملّت صاحبِ تصانیفاتِ کثیرہ مجدد مائۃ حاضرہ مؤیدِ ملّتِ طاہرہ الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں ؎ دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۳۸ پر قائم شدہ عنوان کہ

بدعتی کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی

(حدیث شریف نمبر ۳۶ مع ترجمہ قاسمیہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے اور نہ نماز نہ صدقہ قبول کرتا ہے نہ حج نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ کوئی فرضی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہوجاتا جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

Marfat.com

واقعی قاسمی جی تمہاری طرح جو شخص تمام بزرگوں مفسرین و محدثین تمام سوادِ اعظم کے خلاف ایک نئی بدعت نکالے کہ بزرگ تو بدعت سیئہ و بدعت حسنہ کا فرق واضح کریں لیکن یہ جنم کا اندھا اپنی ہی رٹ لگائے جائے تو بوجہ مخالفتِ شُہَدَاءَ اللّٰہ کے ان کے راستے کے خلاف تمہاری طرح نیا راستہ نکالنے والا واقعی مرتکب بدعت سیئہ ہے اور ایسے شخص کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوگی لیکن برخلاف اسکے اہل سنت و جماعت کے وہ معمولاتِ حسنہ کہ جن پر تم نے بدعات ہونے کے فتوے دئے ہوئے ہیں ان معمولاتِ حسنہ کے عاملین انشاء اللہ جنت الفردوس کے مکین ہونگے اور ضرور ہونگے اسوقت تم جیسے ظالم و جاہل خائن و خاسر ملّاں ہی کا یہ نعرہ ہوگا کہ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا کاش کہ آج میں مٹی ہوتا لیکن اس وقت کا پچھتاوا کسی کام بھی نہ آئے گا۔

اسلئے کہ وہاں بھی بعطائے الٰہی حضور کی حکومت کی جلوہ گری اور انہی کی شانِ محبوبی کے جلوؤں کا مظاہرہ ہوگا اور تم جیسے جاہل خطیبوں گستاخوں اور بے ادبوں کو نتھنوں سے پکڑیں گے اور یوں کہیں گے

تجھکو جنت سے ہے کیا مطلب قاسمی جا دور ہو ٭ سنی رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

الحمد للہ کہ قاسمی جی کے قلم نے (چلو بھول کر ہی سہی) حدیث شریف نمبر ۳۹ پر صحیح عنوان دے تو دیا لکھتے ہیں کہ

(عنوان اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام کی سُنّت پر عمل کرنے سے نجات ہوگی

(حدیث شریف نمبر ۱۶۳ مع ترجمہ قاسمیہ) فَاِنَّہٗ مَنۡ یَّعِشۡ مِنۡکُمۡ بَعۡدِیۡ فَسَیَرٰی اِخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا فَعَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وَسُنَّۃِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ تَمَسَّکُوۡا بِھَا وَعَضُّوۡا عَلَیۡھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمۡ وَ مُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحۡدَثَۃٍ وَکُلَّ بِدۡعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

یعنی جو میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا سو تم پر لازم ہے کہ تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو جو ہدایت یافتہ ہیں مضبوط پکڑو اور اپنی ڈاڑھوں اور کچلیوں سے محکم طور سے اسکو قابو میں رکھو اور تم دین میں نئی نئی چیزوں سے بچو کیونکہ دین میں نئی ایجاد بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

ملاں جی قارئیں اس ترجمہ سے کیا اندازہ لگائیں کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جو کہ مبتدعین نے دین میں نئی نکالی ہیں کاش کہ تم وہ بھی تحریر کرتے لیکن اگر وہ تحریر کرتے پھر تو ملاں جی بھوکے مرتے شکم پری کس طرح کرتے اسلئے بدعتِ حسنہ کے تو ملاں جی مع اینڈ کمپنی کے قائل ہے ہی نہیں حالانکہ بدعتِ حسنہ کے حسن کی شہادت امیر المومنین امام المسلمیں فاروق حق وباطل

Marfat.com

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خود پیش فرما دی اب ملاں جی بیچارے قسمت کے مارے
کدھر جائیں کیا کریں انہوں نے تو چاہا تھا کہ محفلِ میلاد۔ مسئلہ تقبیل ابہامین
ذکر خدا بعد از صلاۃ یومِ میلاد و معراج تمام کے تمام معمولاتِ حسنہ پر بدعت
ہونے کے فتوے لگا کر اہلسنت کو مبتدعین کی صف میں لا کھڑا کریں
گے کون ہے دریافت کرنے والا لیکن ملاں جی ابھی مصطفٰے کریم علیہ السلام کے
دیوانے شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مستانے مجاہدین اہلسنت
ناصرانِ ملک وملت بیدار اور تمہاری بیخ کنی کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں چنانچہ
ان کی تیاری وبیداری کے ثبوت کیلئے اَلدُّرُّ الثَّمِیْن کا یہ دوسرا حصہ تمہارے
سامنے ہے ملاں جی دلائل سے بات کیجئے یہ نہیں کہ اپنے سابقہ کرتوں دھرتوں
کے اردو رسائل سے ان کی طرف سے پیش کردہ احادیث جمع کر کے انہی
کے ترجمہ کے ساتھ شائع کر دیں اور جناب بری الذمہ ہو گئے اب غلام محمد آباد
میں یہ چکر نہیں چلنے دیا جائے گا بلکہ اب تو وہ جنگ کہ جس کی ابتداء تم نے
شروع کی ہے اسکے خلاف جیسے ہی علمی دفاعی محاذ نے دلائل کے میدان میں
قدم رکھا ہے اسوقت سے تمہارے قدم اکھڑ چکے ہیں اور پاکستان بھر کی
تمام بین الاضلاعی علمی برادری نے تمہارے دجل وفریب عیاری ومکاری
کو اچھی طرح بھانپ لیا ہے اور اب تمہارے حسد وبغض کے تیار شدہ بم
تم پر ہی برسنے لگے ہیں اور تمہاری نیّا بیچ دریا کے ڈوب رہی ہے اور المدد
المدد پکارنے پر نہ تمکو لاہوری بچا رہے ہیں نہ پنڈدی نہ رشیدی بچا رہے
ہیں نہ درخواستی بلکہ تمام کے تمام نے بیک زبان تمکو تخریبی وخائن وفتنہ پرور

Marfat.com

تک تحریر کر دیا ہے اور ملکی پریس میں مختلف وقتوں کے بیانات کی فائلیں اس پر شاہد ہیں جو کہ آپ جب چاہیں اور جہاں چاہیں آپ کو پیش کی جا سکتی ہیں۔

خیر یہ تو تمہاری آگاہی کے لئے چند سطور تحریر کرنی پڑیں ورنہ تم جانو اور تمہاری جمیعت مجھے تو فقط حقِ ہمسائیگاں مجبور کر دیتا ہے تو تمکو آنیوالے خطرات سے آگاہ کر دیتا ہوں اب تمہاری مرضی چاہے اس جہنم کہ جس کا ایندھن گستاخ و سرکش انسان و پتھر ہیں سے بچ جاؤ چاہے مسلسل گستاخیاں کر کے اس بھڑکتے ہوئے جہنم کا ایندھن بن جاؤ یہ اب تم پر منحصر ہے اس لئے کہ

میرا تو کام کہدینا ہے یارو ؛ تم چاہے قاسمی مانو یا نہ مانو

آمدم بر سرِ مطلب

ملاں جی حدیث شریف نمبر ۳۹ نے یہ واضح کر دیا کہ تم نے یا تمہارے دھڑے کے کل مولویوں نے جو بدعت کو صرف سیئہ سمجھ رکھا ہے یہ غلط ہے دیگر یہ کہ حضور علیہ السلام کے بعد ہونے والے دینی کام پر اطلاقِ بدعت جائز نہیں بلکہ گو وہ (بدعت) یعنی دین میں نئے کام ہیں لیکن وہ اسیطرح ہیں جیسے کہ میری سنت جسکو علمائے متاخرین نے بدعتِ حسنہ (یعنی نئے جاری ہونے والے اچھے کام بھی فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ربانی قیوم زمانی شہبازِ ملک رحمانی غوثِ صمدانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبات شریف میں اس مسئلہ پر جو بحث کی ہے اسکے حاشیہ پر محشی نے یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت شیخ نے مسئلہ بدعت میں جو تشدد روا رکھا ہے

Marfat.com

اگر آپ یہ روا نہ رکھتے تو خطرہ تھا کہ یقیناً لوگ جہنم کے گڑھے میں اتنی بدعت سے گرنے لگیں کہ شاید پھر ان کو سنبھالنا مشکل نہ ہو جائے جن کے زمانہ میں ہنود تو ایک طرف خود دو مسلمان بادشاہ بھی دین سے بغاوت کر چکے تھے اور بدعات کا زور تھا لوگوں نے ہر بدعت کو بدعت حسنہ کہہ کر اپنانا شروع کر دیا تھا ان مبتدعین کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں بدعت روا نہیں بلکہ اسلام نے سنت ہی کو بیان کیا ہے چنانچہ آپ نے مکتوبات شریف جلد ثانی میں خود تحریر فرمایا ہے کہ

اینجا فتویٰ متقدمین و متاخرین متمشی نمی بائد ساختہ چہ ہر وقت را احکام علیحدہ است الی آخرہ۔ (مکتوبات جلد ثانی مکتوب بست و سوم مطبوعہ دہلی)

یہاں حضرت الامام مرکز الخواص و العوام عاشقِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنی قلم سے تمام مقدمین و متاخرین کے فتویٰ جوازِ بدعتِ حسنہ کو تسلیم فرما کر فرماتے ہیں کہ اب وہ فتویٰ نہیں چل سکتا چونکہ ہر زمانہ کا حکم جدا ہوتا ہے۔

لہٰذا حضرت کے اس ارشاد سے وہ متعصبین شیخِ مجدد علیہ الرحمۃ کہ جن کا مبلغ علم یہ ہے کہ وہ علم کی تعریف بھی نہیں جانتے اور حضرت کی شان میں دریدہ دہنی یاوہ گوئی اور حضرت سیدنا و مرشدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تحقیق کو لا یعنی تک کہنے سے بھی نہیں چوکتے معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان کو ہوش میں آنا چاہیئے کہ حضرت نے مکتوبات شریف میں جو مسائل تحریر فرمائے ہیں وہ اپنے زمانہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فرمائے ہیں ایسے ہی

Marfat.com

اعلیحضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی متعدد ایسے مسائل کہ جن کا تعلق حضرت کے زمانہ اقدس سے ہے ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تحریر فرمائے ہیں۔

مثلاً تکفیر عبارات علمائے دیوبند کہ آپ سے پہلے ابوجہل سے لے کر عتبہ وشیبہ تک اور پھر ابولہب سے لے کر عبداللہ بن ابی تک اسکے بعد ان سے لے کر محمد بن عبدالوہاب نجدی سے پہلے پہلے کسی یہودی کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ایسی گستاخانہ عبارات لکھے کہ جیسی گستاخانہ عبارات ان دیوبندی نجدی ملاؤں نے تحریر کر کے شائع کرائیں۔ اور ان کی تردید میں اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جو دنداں شکن جوابات تحریر فرمائے ان کی اشاعت پر منصف مزاج علمائے بلادِ ہند وسندھ بلادِ عرب وعجم نے آپ کی جو تعریف وتوصیف کی وہ آپ فتاویٰ حسام الحرمین میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں آپ کے اس مبارک کارنامے نے دربار رسالت میں ایسی مقبولیت حاصل کی کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی کی اک دھوم مچ گئی اور آج امام اہلسنت کا یومِ عرس صرف بریلی ہی میں نہیں بلکہ ہند وپاک، یمن وشام نہیں نہیں بلکہ مکہ مدینہ میں بھی منایا جاتا ہے۔

اور پھر آپ کی دربار نبوی میں مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ تمام اہلسنت و جماعت طریقت کے لحاظ سے خواہ وہ قادری ہوں یا چشتی صابری ہوں یا اویسی نقشبندی ہوں یا مجددی سہروردی ہوں یا خضری جب بھی کوئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگائے محفل میلاد منائے۔ یومِ حسان رضی اللہ تعالٰی عنہ

Marfat.com

منائے یا جشنِ معراج رچائے کُل کے کُل گستاخ بیک زبان ہوکر کہتے ہیں کہ یہ بریلوی ہیں بریلوی یعنی سید عالم علیہ السلام نے امام اہلسنت سے منسوب انکی جائے ولادت ووصال کو بھی ایسا نوازا ہے کہ دشمن بھی جھٹ سے بغیر سوچے سمجھے پکار اُٹھتا ہے کہ بریلوی ہیں یہ بریلوی الحمدللہ کہ بریلوی ہیں نجدی نہیں کہ جن کے متعلق سیّدِ عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شیطان کے سینگ ہیں۔

توجنابِ امامِ ربانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ یعنی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی یہ عبارت کہ گذشتگاں دربدعت حسنہ دیدہ باشد کہ بعض افراد آنرا مستحسن داشتہ اند اما ایں فقیر دریں مسئلہ بایشاں موافقت ندارد ہیچ فردبدعت را حسنہ نمی دارند۔ کیا فرماتے ہیں حاسدین ومتعصبین امام رُبانی علاوہ اسکے کہ جلتے رہے جل رہے ہیں جلتے ہی رہینگے۔

حضور امام ربانی قیومِ زمانی سیّاحِ ملکِ رحمانی غوثِ صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خود فرمارہے ہیں کہ جو علماء بدعتِ حسنہ کو مستحسن کہتے ہیں میں ان کے ساتھ موافق نہیں ہوں۔

یہ کیوں اس لئے کہ آپ کے زمانہ کے عوام کالانعام ہی نہیں بلکہ بعض علماء بھی (جیسے کہ ہر زمانہ میں گورنمنٹ کے زرخرید بکاؤ ملا رہے اور ہیں) جو کہ حکومت وقت کے ہر نیک وبد کو نیک ومستحسن قرار دے کے قوم کی قسمتوں سے کھیلتے رہتے ہیں جو کہ گورنمنٹ کے زرخرید چمچے کڑچھے تھے انہوں نے بدعت سیئہ کا انکار کر کے صرف اور صرف بدعت حسنہ ہی کی تبلیغ اور ہر بدعت سیئہ کو کہ جس کی تمام ترنشو ونما گورنمنٹ وقت ہی کر رہی تھی بدعتِ حسنہ

Marfat.com

ہی قرار دے لیا تھا۔

مثلاً راگ ورنگ۔ بادشاہ وقت کو سجدہ دیگر دین الٰہیہ کے جملہ احکامات اور پھر ان احکامات میں گورنمنٹ کی طرف سے سرپرستی اور ان احکامات کے عاملین کے لئے گرانقدر انعام واکرام یہ تھیں وجوہات کہ جن وجوہات نے قیوم زمانی حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کو نزاع لفظی پر مجبور کر دیا کہ آپ نے فرمایا کہ گو بدعت ہے تو دو ہی قسم کی اور ان میں ایک بدعت سیئہ مذموم دوسری بدعت حسنہ محمودہ ہے لیکن چونکہ میرے زمانے کے علماء وصوفیاء وحکام نے ہر بدعت کو بدعتِ حسنہ ہی قرار دے لیا ہے فلہذا میں بدعتِ حسنہ کے الفاظ کو مستحسن نہیں سمجھتا بلکہ اس کی جگہ اسکے صحیح مفہوم ہی کو بیان کروں گا جب بدعت حسنہ قرآن وسنت سے متصادم نہیں ہے بلکہ اسکا ماخذ ہی قرآن وسنت ہے تو میں ان الفاظ[۱] سے موافقت نہ کرتے ہوئے اس کی جگہ لفظ سنت ہی کو افضل وموزوں سمجھتا ہوں۔

قارئین یہ ہے وہ مسئلہ بدعت کہ جس کی آڑ لے کر بعض گستاخ ودریدہ دہن کچی پکی روٹی کے فارغ التحصیل ملاں جو قیوم زمانی امام ربانی غواص بحر عرفانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر زبان درازی کرتے رہتے ہیں یہ علم سے کورا بھان متی کا کنبہ کہ جو خود کوئیں کے مینڈکوں پر مشتمل گروپ ہے جن کا نہ کوئی علمی ماضی ہے نہ عملی زہد واتقاء ہے اور جن کو کہ ان کے حجروں سے باہر کوئی بھی نہیں جانتا اور جن کو بوجہ اچھے چال چلن نہ ہونے کے ایک جگہ

---

[۱] بدعتِ حسنہ۔

Marfat.com

قرار تک حاصل نہیں اور جو کہ آج یہاں اور کل وہاں کے باسی بن کر گزارہ کرتے ہیں اور پھر وہ خود تو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر اپنا بھرم بنا لیتے ہیں لیکن بوجہ اپنی گندی کرتوتوں کے اپنے آنے والے پیش روکے لئے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر جاتے ہیں

ایسے مولویوں پیروں صوفیوں خطیبوں اور ادیبوں اور انکے ہمنواؤں کو فقیر یاد دلاتا ہے کہ اس روش سے بزرگوں کا تو کچھ بھی نہیں بگڑے گا بلکہ ان کی عزت و عظمتِ خداداد کہ جو ان سے بڑے بڑے لشکر و سپاہ والے حکمران نہ چھین سکے وہ تو دن دوگنی اور رات چوگنی ہوگی لیکن ایسے ملّاؤں کا نام ونشان نہ رہا ہے نہ رہے گا۔

آج وہ اپنے پیٹ کے ایندھن کے لئے کذب وفریب کا سہارا لے لیں اور جماعت میں انتشار وافتراق کا سبب بن لیں کل قیامت میں سرور کائنات مفخر موجودات علیہ السلام صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین اہلبیت اطہار اور ان تمام اولیائے کاملین کو کہ جو اپنے عمل سے رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ کی چلتی پھرتی تصویریں بن کر دکھلا گئے کیا منہ دکھلائیں گے دنیا میں ان پر یہ عذابِ الٰہی نازل ہے کہ وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں وہ کام بنا ہوا ہونے کے باوجود بگڑ جاتا ہے آخرت میں جو انکے لئے ذلت ورسوائی ہے اس سے خدا کی پناہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

قاسمی جی نے شکر خدا کیا ہوگا کہ چلو ہم تو چھٹے لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ساری بحث میں ان کو کہیں نہیں بلکہ تمام بحث میں اپنی جھلکیاں بھی اکثر نظر آئیں گی اسلیئے کہ ایسے نفاق پسند لوگ ہر گروہ و ہر جماعت میں

Marfat.com

ہوتے ہیں لیکن ہوتے وہ ہیں لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ گنگا گئے تو
گنگاداس جمنا گئے تو جمنا داس۔ قرآن کریم نے اس مقولے کی یوں تصدیق فرمائی
ہے ارشاد ہوتا ہے کہ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی
شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ ۝ اور جب ملیں
ان سے جو ایمان لائے کہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہا ہوں طرف شیطانوں
اپنے کے کہیں تحقیق ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے تھے
اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ
طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ اور اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے اور انہیں
ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْھُدٰی
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ یہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت
کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا نفع نہ لایا وہ سودے کی راہ جانتے نہ تھے
(پ سورۃ البقرہ) فلہذا لال جی حدیث شریف تحریر فرمانے سے پہلے اس
پر محدثین متقدمین و متاخرین علمائے سلف و خلف بلکہ خود صاحب
حدیث کی منشاء تو معلوم کر لیا کریں لیکن تمکو تو کوآخوری سے ہی فرصت
نہیں نقلوں کے شائقین نے تمکو اتنا نکما کر دیا اور ایسا بدحواس کر دیا کہ خداؐ
رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم تو ایک طرف رہے تمکو اپنے گھر کے کتب
خانہ کا بھی علم نہیں یا پھر تمہاری آنکھوں پر بغض و حسد کی ایسی چربی چڑھی ہے
کہ تمکو چاند کی چاندنی اور سورج کی دھوپ میں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

ملاں جی تمہاری طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبر ۳۹ نے فقط تمہارے اصول کہ بدعت فقط سیئہ ہے ہی کو نہیں توڑا بلکہ علم غیب نبوی کا بھی اثبات فرمایا ہے لیکن برا ہو حسد کا تمکو باوجود حدیث شریف نقل کرنے کے کچھ بھی نظر نہیں آرہا۔ ملاں جی تم نے خود ہی یہ لفظ تحریر کئے ہیں کہ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا اور خود ہی اسکا ترجمہ یوں نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت ہی اختلافات دیکھے گا۔

مبارک مبارک اے اہلسنت مبارک ملاں جی نے حضور علیہ السلام کے علم غیب مستقبلہ کو بلا تردید شائع کر کے اپنے مفسد و فتین ہونے اور اہلسنت مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور اہلسنت و جماعت کے جماعت صادقین ہونے پر۔

ملاں اندھیر نگر صاحب عقل کے ناخن اترواؤ اور عینکوں کے شیشے صاف کر کے پھر میدان مصنفین میں آؤ اور بتلاؤ کہ کیا یہ آنے والے زمانہ میں ہونے والے واقعہ کے متعلق علم غیب پر مبنی نہیں جسکو تم نے بھی بلا تردید کے شائع کر دیا۔

اب بتلاؤ کہ تم اپنے قلم سے آپ منکر حدیث ہذا ہوئے یا نہیں۔

آگے آگے دیکھتے ہوتے ہو کیا قاسمی جی سچے اور پکے دل سے حضور کی عزت وعظمت کا اقرار کرو اور پچھلے اس جھوٹے تانوں بانوں سے کہ جو تم نے عظمت رسالت کے خلاف بُننے کی کوشش بے سود کی ہے ان کی اعلانیہ تردید کر کے اس گروہ میں شامل ہو جاؤ کہ جس میں شہنشاہِ بغداد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ۔ حضرت خواجہ اجمیری وحضرت داتا علی ہجویری رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کے علاوہ تمامی اولیاء کاملین متقدمین و

Marfat.com

ومتاخرین جلوہ گر ہیں۔

قارئین اس تمام بحث کے بعد اب آئیے اور حدیث شریف نمبر ۳۹ کا صحیح مفہوم و ترجمہ جو کہ منشائے صاحبِ حدیث کے مطابق ہے کر کے اگلی حدیث شریف نمبر ۴۰ جو کہ اس رسلیا کی آخری حدیث ہے وہ پڑھیئے اور اس میں قاسمی جی کی خیانت اور جہالت پر لعنت بھیجنے کی تیاری کیجئے۔

حدیث شریف ۳۹ کا صحیح مفہوم یوں ہے کہ جو شخص میرے بعد زندہ رہا تو گو وہ بہت ہی زیادہ اختلافات دیکھے گا مگر اسکو چاہیئے کہ اس وقت میرے تعلیم یافتہ میری نگاہِ ناز سے پروردہ صحابہ پیارے ہدایت کے ستاروں کی سیرت و صورت کو ان کے احوال و اقوال کو ملحوظِ خاطر رکھے انکو مضبوطی سے تھامے اور دین میں ایسی ایسی نئی چیزوں (یعنی بدعتوں) سے کہ جو قرآن و سنت سے متصادم ہوں بچے کیونکہ دین میں ایسی نئی ایجاد کہ جس سے قرآن و سنت متصادم ہوں بدعت (سیئہ) ہے۔

اگر ملاں جی تم بدعت کی تقسیم نہ کرو گے اور اسکے معنی کے بغیر اپنے قائم کردہ پانچوں عنوانوں پر بضد رہو گے تو تمکو قرآن و سنت اجماعِ امت اقوالِ بزرگانِ دین و ملت سے منہ موڑ کر شیطانِ لعین رجیم سے رشتہ جوڑ کر فوری طور پر بلا اپیل جہنم رسید ہونا پڑے گا۔

نکتہ { جاتے جاتے آخر میں ملاں جی کا قلم کچھ بہک سا گیا ہے اور ساری بحث بدعت میں جو بات ان کی لٹیا ڈبونے والی تھی اور جو تحریر کرنے سے قاسمیت پر مع قاسمی جی کے رعشہ طاری تھا

Marfat.com

وہ تحریر ہو ہی گئی۔

قاسمی جی ہمیں پہلے ہی بزرگوں نے فرمایا ہوا ہے کہ وہ شے بڑی ہی افضل واعلیٰ اور برتر وبالا ہے جس کے افضل واعلیٰ ماننے پر دشمن کو بھی مجبور ہونا پڑے اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ۔

تم نے یہ تو تحریر کر ہی دیا کہ دین میں نئی ایجاد بدعت ہے اب بتلاؤ سفرِ حج جہاز پر دین میں داخل ہے یا نہیں اگر داخل ہے اور ضرور داخل ہے تو یہ بھی نو ایجاد یعنی بدعت ہے اچھا بتلاؤ ختم بخاری شریف زمانہ اقدس علیہ السلام یا قرونِ ثلٰثہ میں کس نے کیا یہ بھی نو ایجاد اور بدعت ہے اور درسِ نظامیہ سے موجودہ ترتیب کورس فارسی عربی یعنی ابتداءً نامِ حق، کریما، گلستاں، بوستاں، بدائع منظوم وغیرہ صرف بہائی، علم الصیغہ، اور نحو میر وغیرہ اور کتبِ اصول ومنطق اور انکے پڑھانے کے اوقات سالانہ امتحان اسکے نتائج پر نمبروں کی عطا او رقابل طلباء کے لئے موجودہ طریقہ سے تقسیم انعامات فن تجوید کی موجودہ کتب اور مشق قرآن کے موجودہ طریقے تبلیغ بذریعۂ آلات مکبر الصوت انعقاد صلاۃِ خمسہ کے لئے موجودہ گھڑیوں وکلاکوں کا نظام یہ دین میں داخل ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو خود تمہارے علماؤ عوام نے حج کے لئے ہوائی جہاز سے سفر اور تمہارے مدرسین نے درس نظامیہ کی موجودہ ہیئت کذائیہ تمہارے قراء کی فنِ قرأت میں موجود کتب کی پڑھائی اور قراءت کی موجودہ مشقیں ان کو ختم کر دو اور اعلان کر دو کہ یہ تمام پروگرام دین میں داخل نہیں ہے اور اگر دین میں داخل سمجھتے اور یقیناً

Marfat.com

سمجھتے ہو تو یہ تمام کا تمام پروگرام نوایجاد یعنی بدعت ہے اور تمہاری تمام کی تمام جماعت حجاج سارے کے سارے مدرسین اور تمام کے تمام متعلمین کی جماعت بدعتی ہے یا نہیں اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں جبکہ یہ تمام پروگرام نوایجاد ہے اور تمہارے نزدیک بدعت کی تعریف بھی نوایجاد ہی ہے اور اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر فوراً نیا رسالہ شائع کیجئے جس میں یہ فتویٰ موجود ہو کہ

قاسمی جماعت کے لئے قاسمی جی کا فتویٰ

آجتک جتنے بھی قاسمیوں نے حج کے لئے سفر ہوائی جہاز سے کیا ہے سب کے سب بدعتی۔ دیوبند سہارنپور سے لیکر لاہور اور راولپنڈی۔ غلام محمد آباد کے مدرسہ قاسمیہ کے جتنے بھی مدرس و متعلمین نے موجودہ طریقہ سے شائع شدہ کورس پڑھے پڑھائے ہیں سب کے سب بدعتی۔

جن جن مساجد میں آذانیں لاؤڈ سپیکروں میں ہو رہی ہیں اور نمازیں گھڑیوں اور کلاکوں کے حساب سے پڑھائی جا رہی ہیں سب کے سب بدعتی۔ اور بدعت کیا ہے عنوان نمبر ۱ ضلالت و گمراہی۔ عنوان نمبر ۲۔ بدعت کرنے والا۔ بدعتی کو پناہ دینے والا لعنتی۔ عنوان نمبر ۳۔ بدعتی کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ عنوان نمبر ۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرنے سے نجات ہو گی۔ لہذا اب قاسمی جی کے فتوے سے ان تمام نوایجاد بدعتوں پر عمل کرنے والے کیا ہیں۔

Marfat.com

ضال و مضل سخت گمراہ خود لعنتی اور بوجہ ان بدعتوں پر عمل کرنے کے ان کو پناہ دینے والے ڈبل لعنتی۔ عنوان نمبر ۳ کے مطابق انکی کوئی بھی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کورے سے کورے۔ عنوان نمبر ۴ کے مطابق انہوں نے سرکار کے زمانۂ اقدس علیہ السلام اور قرونِ ثلٰثہ کے بعد جو نوایجاد بدعات تھیں چونکہ ان پر عمل کیا لہذا نجات اخروی سے محروم پکے جہنمی۔

قاسمی جی اور ان کے متعلقین سے یہ اپیل ہے کہ وہ جلد سے جلد ان دونوں راہوں سے ایک راہ پسند کرکے جلد مطلع کریں۔

جو جلاتا ہے کسی کو خود بھی جلتا ہے ضرور ٭ شمع بھی جلتی رہتی ہے پروانے کے جل جانے کیبعد

قاسمی جی یہ کیا کدھر بھاگ پڑے کیا ہو گیا بھائی یہ تو تمہارے رسالے سے تمہاری تعریف بدعت کے بعد تمہارے استدلال کی روشنی میں دونوں راہیں پیش کی گئی ہیں اگر آپ اپنے والد محترم ہی کے لختِ جگر ہو اور اپنی ہی والدہ کا شیر نوشِ جاں کیا ہے تو اپنے اس فتوٰی کو سچا اور تمام قاسمی جماعت کو مبتدعین شائع کرو اور اگر یہ مبتدعین نہیں تو پھر اپنی طرف سے تعریفِ بدعت یعنی نوایجاد اشیاء میں تقسیم بدعت کے قائل بنو کہ بدعت دو قسم کی ہے بدعت سیئۂ مذمومہ اور بدعت حسنہ محمودہ لیکن ذرا جلدی کیجئے فوری فیصلہ دیجئے یا تو بقول تمہارے جماعت کی جماعت آدے کا آوا بدعتی گمراہ لعنتی چونکہ نئی ایجاد پر عامل اور نئی ایجاد بدعت اور حضور علیہ السلام و صحابۂ کرام کے بعد ان کے خلاف با ہپر

یہ پانچوں عنوان ضلالت گمراہی بے دینی اور لعنت اور اسکے شائع

Marfat.com

کرنے والا گمراہ بے دین اور لعنتی فیصلہ تم پر ہے چونکہ فقیر نے اس ساری بحث میں اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا اسلیئے کہ تم ہو نازنین اور تمہاری نازنینی بوجہ ہمسایہ ہونے کے ہمیں برداشت کرنی ہی پڑتی ہے امید ہے کہ قاسمی جی اپنی پہلی فرصت میں اپنی اور اپنی جماعت کے متعلق اپنی رسلیا اربعین کی روشنی میں متعین کردہ راہ سے جلد مطلع کریں گے چونکہ سنا ہے کہ وہ آجکل بیگانے تو بیگانے اپنوں کے بھی راندۂ درگاہ بن کر گوشہ نشینی اختیار کرکے جمیعت کے کرتوں دھرتوں سے یوں مخاطب ہیں کہ

نکلنا آدم[۱] کا سنتے آئے تھے جنت سے ہم لیکن
بڑے ہی خوار ہو کر کے تیرے کوچے سے ہم نکلے

لہذا ان کے فارغ لمحات کے لئے یہ ایک اچھا مشغلہ بھی ہوگا اور ان کی طرف سے صحیح پوزیشن سے بالعموم مسلمانانِ پاکستان اور بالخصوص مسلمانانِ غلام محمد آباد و شہر لائلپور آگاہ بھی ہو جائیں گے۔

قاسمی جی صاحب بہادر کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۱۴ پر قائم کردہ عنوان کہ

بدعتی کی تعظیم کرنیوالا اسلام کو نقصان پہنچاتا ہے

(حدیث شریف نمبر ۱۴ بمع ترجمہ قاسمیہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ (مشکوٰۃ،

۱؎ علیہ السلام۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم و توقیر کی اس نے اسلام کو گرانے پر اس کی مدد و اعانت کی۔

سبحان اللہ قاسمی جی یہ حدیث اور تمہارے ہی قلم سے کیسی برموقع آئی ہے یہ اللہ کی شان ہے حدیث پاک بھی اپنے مفہوم کے لحاظ سے صاف صاف فرما رہی ہے کہ جب یہ پتہ چل جائے کہ فلاں نیا کام کرنے والا یا نئی ایجاد یعنی بدعت اور بدعت بھی ایسی کہ جو قرآن و حدیث سے متصادم ہو کا موجد ہے تو جو شخص یہ علم ہو جانے کے بعد فقط اسلئے اس کی تعظیم و توقیر کرے کہ یہ میرے دھڑے کا شیخ الہند یا شیخ التفسیر ہے یا چونکہ یہ میرے دھڑے کا شیخ السلام وغیرہ ہے تو وہ تعظیم و توقیر کرنے والا اسلام کو گرانے پر اس کی مدد کر رہا ہے۔ اب فقیر اور تمام قارئین اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِیْ تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْنِ دیکھیں گے قاسمی صاحب تمام نئی ایجاد بدعتوں کے عاملین پر جبکہ قاسمی جی بدعت کے حسنہ ہونے کے تو قائل ہی نہیں تو یہ عاملین جو کہ بدعاتِ سیئات کے عامل ہیں ان پر اپنے ارشاد فرمودہ فتوؤں کی بارش کرتے ہیں یا کہ ان کی تعظیم و توقیر پر بدستور عامل رہ کر اپنی تحریر کو جہنم رسید کرتے ہیں یا دونوں سے منہ موڑ کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علامہ محمد اسمٰعیل حقی۔ حضرت شاہ ابوالمعالی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی محشی حاشیہ بر ہدایہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے فیصلوں پر لبیک کہہ کر اپنے جاہلانہ و مفسدانہ گمراہ کن عقائد سے رجوع کر کے پکے و سچے مسلمان بنتے ہیں یا سیدِ عالم علیہ السلام کے مقابلہ میں دیوبندی ملاؤں کو فضیلت دیکر

Marfat.com

اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔

اللہ تعالٰی تمام اہلسنت وجماعت کو مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کے تمام عقائد حقہ پر قائم ودائم رکھے اور اسی پر خاتمہ نصیب فرمائے آمین ثم آمین بحرمت طٰہٰ ویٰسین وصلی اللہ تعالٰی علیٰ حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الراقم والآثم سگ سگان دربار عالیہ لاثانیہ علیپور سیداں شریف

فقیر قادری ابوالمقبول **غلام رسول گل** نقشبندی مجددی غفرلہ

المعروف سمندری والے

مہتمم جامعہ مجددیہ لاثانیہ وخطیب مجددی جامع مسجد بی بلاک غلام محمد آباد لائلپور

تعارف وتبصرہ

ملک کے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے بہترین خطیب اور شعلہ بیان مقرر حضرت مولانا ابوالمقبول **غلام رسول** صاحب گل قادری نقشبندی مجددی المعروف سمندری والے، کی کتاب "الدر الثمین فی توضیح الاربعین" کہ جس میں گستاخ رسول دیوبندی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کی رسلیا "اربعین" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اسکو اہلسنت وجماعت کے تمام حلقوں مثلاً خطیب وادیب مقرر ومناظر معلم ومتعلم

Marfat.com

علماء و مشائخ و دیگر اہلسنت و جماعت کے پریس نے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور علماء و مشائخ نے مختلف اجلاسوں اور اہلسنت و جماعت کے جرائد نے مختلف اشاعتوں میں اسکا تعارف اور اس پر سیر حاصل تبصرے شائع کئے اور مولانا موصوف کے علم و عمل زہد و اتقاء کے لئے دعائیں فرمائیں وہ اگر تمام تعارف و تبصرے شائع کئے جائیں تو ایک دفتر بن جائے گا۔

یہاں فقط اہلسنت و جماعت کے مقتدر رسالہ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفٰے میں شائع شدہ تبصرہ پیش کیا جاتا ہے وھو ہذا!

اَلدُّرُّ الثَّمِیۡن } فی توضیح الاربعین۔ فاضل نوجوان مولانا غلام رسول صاحب سمندری کی تالیف ہے جو دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کے جواب میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا بیان اور شانِ رسالت کے خلاف دیوبندیوں کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

(رضائے مصطفٰی گوجرانوالہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ)

مصنف کتاب ہذا مجاہد ملت قاطع نجدیت و قاسمیت خطیب اہلسنت حضرت مولانا ابوالمقبول **محمد غلام رسول** صاحب قادری نقشبندی مجددی کی دیگر ایمان افروز تحقیقی تصنیفات و تالیفات۔

اَلدُّرُّ الثَّمِیۡن فِی تَوۡضِیۡحِ الۡاَرۡبَعِیۡن حصہ اول (تیسرا ایڈیشن زیر طبع)

یہ وہ کتاب ہے جسکو طبع ہوئے مسلسل سات سال گذر چکے ہیں اور جسکے

Marfat.com

دو ایڈیشن طبع ہو کر ختم ہو جانے کے بعد اب تیسرا ایڈیشن بھی انشاء اللہ منظرِ عام پر آنیوالا ہے اس میں نجدی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کا مدلل و مفصل جواب ہے جس میں مسئلہ توحید۔ مسئلہ شرک فرق توحید و شرک۔ مسئلہ سجدہ لغیر اللہ۔ سجدہ و تعظیم میں فرق۔ مومن و مشرک کا فرق مسئلہ بشریت مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء و مسئلہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ علم غیب مصطفٰی عطائی اور اس کی اسمیں بحث قرآن و سنت کے مفصل دلائل کے علاوہ حسب موقعہ اردو پنجابی فارسی اشعار سے مزین کتاب اثبات کے مکمل حوالے و صفحات حسین ٹائیٹل نفیس کتابت پرنٹنگ پیپر ان تمام خوبیوں کے ساتھ قریبا سوا دو صد صفحات پر مشتمل کتاب۔ ہدیہ نہایت مناسب

اَرْبَعِیْن فِیْ شَانِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن (زیر طبع)

لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کے نجدی دیوبندی قاسمی ملاں نے اربعین نامی رسالہ شائع کیا لیکن اسمیں ملاں قاسمی جی نے اسی رفتار بے ڈھنگی کا کہ جسکا مظاہرہ انکے حضرت کے صغیر و کبیر پہلے بھی کرتے چلے آئے کیا ہے۔ خطیب اہلسنت حضرت مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی (المعروف بنڈوری والے) نے اس چالیس صفحے کی رسلیا کا مدلل دندان شکن جواب پورے ساڑھے چار صد صفحات میں ایسا پیش کیا ہے کہ جس نے قاسمی دھڑے کے صغیر و کبیر برناؤ پیر غرضیکہ اس دھڑے کے ہر فرد پر سکتہ طاری کر دیا ہے اور اور باوجود اسکے کہ اس رسلیا کے جواب کے پہلے حصہ کو طبع ہوئے ساتواں سال ہو رہا ہے

Marfat.com

ملاں قاسمی جی نے اسکا جواب تو کیا دینا تھا کوچۂ تصنیف و تالیف سے ایسی راہِ فرار اختیار کی کہ جیسے کہ دنیا ہی سے رخصت ہو گئے ہوں بہر حال اب اس جواب کا دوسرا حصہ بھی کہ جس میں سرکار کے معجزۂ حاضر و ناظر باذن اللہ اور سرکار کے مالک و مختار بعطائے غفار ہونے کے بیان کے علاوہ قاسمی جی کی طرف سے تحریر کردہ آخری باب تردید بدعت میں ان کی ایسی گرفت شرعی موجود ہے کہ جس سے ان کے دھڑے کے تمام صغیر و کبیر علماء و عوام انہی کے قلم سے اہلسنت نہیں بلکہ اہل بدعت ثابت ہو رہے ہیں بہر حال اس جوابِ مدلّل مفصّل کے بعد حضرت خطیب اہلسنت اپنی طرف سے رسالہ اربعین فی شان سید المرسلین اسطرز پر کہ جس میں حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزاتِ طیبات کا باذن اللہ تعالیٰ بیان ہے مثلاً علمِ غیبِ مصطفیٰ بعطائے رب الارض والسماء۔ اختیاراتِ خداداد برائے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ معجزۂ حاضر و ناظر بعطائے ربِّ قادر۔ مسئلہ نور بعطائے ربِّ غفور جل جلالہ۔ بشریتِ بے مثل و بے مثال بعطائے خالقِ ذوالجلال۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد طبع ہو کر منصۂ شہود میں آرہا ہے۔ صفحات تقریباً ۲۰۰ کتابت و طباعت عمدہ ہدیہ نہایت مناسب۔

Marfat.com

رسالہ دعا بعد از نماز جنازہ

اس رسالہ کی افادیت اسکے نام ہی سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت موصوف کے اس دور کی یادگار ہے جبکہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج علامہ ابو الفضل مولانا مولوی مفتی پیر محمد سردار احمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دستِ حق پرست پر دیوبندی عقائد سے توبہ کر کے حضرت علیہ الرحمۃ کے ہی ارشاد پر سمندری کی جامع مسجد میں برائے خطابت حاضر ہوئے تھے تو وہاں کے دیوبندی نجدی ملاں محمد حسین نامی جو کہ آجکل آنجہانی ہو چکے ہیں نے چیلنج دیا کہ جنازہ کے بعد دعا کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ہے جو دعا بعد نماز جنازہ ثابت کرے پانچسو روپیہ انعام جس پر مولانا حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دربار میں برائے دعا حاضر ہوئے اور حضور کے دار العلوم کے کتب خانہ سے تفسیر خازن شریف و مدارک۔ جلالین و ابن ماجہ لے کر سمندری واپس ہوئے دیابنہ نے یہ چیلنج بروز بدھ کیا تھا مولانا نے اسی روز رسالہ شروع کیا اور جمعرات کو طبع کرا کے بروز جمعۃ المبارک اہلسنت وجماعت کے کثیر اجتماع میں یہ رسالہ پیش کر کے دیابنہ سے مبلغ پانچسو روپیہ طلب کرنے کا مطالبہ کیا لیکن ملاں جی مرتے مر گئے انعام تو کیا پیش کرتے رسالہ کا جواب تک نہ دے سکے اور مر کر بغیر دعا ہی دفن ہو گئے یہ رسالہ بڑا جامع و نافع ہے رسالہ میں سرکارِ دو عالم سے دعا بعد نمازِ جنازہ کے بعد صحابہ کرام کا اس پر عمل اور تابعین و تبع تابعین کا مسلک بھی پیش کیا گیا مختصر سے رسالہ میں وہ تمام خوبیاں جو کہ ایک ضخیم کتاب میں ہوتی ہیں موجود ہیں صفحات ۵۱ ہدیہ نہایت مناسب

Marfat.com

ایک عظیم خوشخبری

مسلک حق مذہب اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کے آئمہ وخطباء کے علاوہ منتہی طلباء کو یہ پڑھ کر قلبی مسرت وشادمانی حاصل ہوگی کہ ملک کے اکثر بیشتر علماء ومشائخ واحباب اہلِ سنت کے مسلسل تقاضوں سے مجبور ہو کر آنیوالے ماہِ شعبان المعظم سے جو کہ ۱۳۹۹ھ میں آ رہا ہے۔ رئیس التحریر والتقریر خطیب وادیب مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول پیر محمد غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی (المعروف سمندری والے) تلمیذ خاص ابوالحقائق پاکستان علامۂ زماں شیخ القرآن حضرت العلامہ مولینا مولوی مفتی پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے دورۃ التبلیغ پڑھانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

مملکتِ خداداد پاکستان میں اس سے قبل اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا کوئی بھی ادارہ یہ دورۃ التبلیغ نہیں پڑھاتا بایں نوع یہ دورۃ التبلیغ اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا پہلا اور منفردانہ دورۃ التبلیغ ہوگا۔ اس دورۃ التبلیغ کی چند خصوصیات کچھ اس طرح ہوں گی کہ!

۱۔ اسمیں تفسیر کا طریق بیہقی دوراں شیخ القرآن حضرت علامہ ہزاروی وزیرآبادی علیہ الرحمتہ سے حاصل کردہ استفادہ سے اور درسِ حدیث کا طریقہ نائب اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ فیصل آبادی

Marfat.com

سے اخذ کردہ ہوگا۔

مناظرانہ تعلیم مناظر اعظم حضرت علامہ اچھروی علیہ الرحمۃ کے وضع فرمودہ اصولوں پر ہوگی۔

طریقہ وعظ و تقریر اکابر مقررین مثلاً حضرت مبلغ اعظم علامہ غلام دین لاہوری علیہ الرحمۃ و حضرت العلام مولانا قاری احمد حسن صاحب رہتکی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کے علاوہ خود حضرت العلامہ شیخ المبلغین مناظر اسلام مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں کے اخذ کردہ ربع صدی کے سفری حضری تجربات پر مبنی ہوگا۔

زیر تعلیم مبلغین کے لئے مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ پاک و ہند کے موافق و مخالف علماء کی تصانیف سے مستند حوالہ جات کے لئے عظیم کتب خانہ سے مستفید و مستفیض ہونے کا پورا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ موصوف سمندری والوں کے ذاتی کتب خانہ کے علاوہ مبلغ دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپیہ کی مستند کتب حاصل کرنیکا عظیم پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے اور اس کی ابتداء بھی مجاہد ملت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول محمد غلام رسول صاحب گل سمندری والوں نے خود اسطرح شروع فرمائی ہے کہ اس سال رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کے عظیم موقع پر عظیم الشان اجتماع سے جو کہ حضرت موصوف ہی کے مریدوں شاگردوں، مقتدیوں و احباب پر مشتمل ہوتا ہے آپ نے کتب خریدنے کے لئے اس دل سوزی کیساتھ اپیل فرمائی کہ چند منٹوں سیکنڈوں میں مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) روپیہ جمع ہوگیا جس سے کچھ تراجم تفاسیر اور ضروری ضروری کتب خرید لی گئیں چنانچہ حضرت نے تقاریر کا بالکل مختصر پروگرام

ترتیب دیکر اس دورۃ التبلیغ کے لئے کام شروع فرما دیا ہے۔ مبلغ بنکر ملک و بیرون ملک تبلیغی خدمات انجام دینے والے شائقین آئمہ و خطباء کے ساتھ منتہی طلباء کیلئے بھی یہ ایک عظیم موقعہ میسّر آرہا ہے لہٰذا اس دورۃ التبلیغ میں شامل ہونے والے طلباء کو چاہیئے کہ وہ صرف تیس روپے داخلہ فیس کے ساتھ سادے کاغذ پر درخواست ماہِ شعبان ۱۳۹۹ھ کی یکم تاریخ تک مہتمم دار المبلّغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیر النوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کے نام روانہ فرما دیں۔ چونکہ اس دفعہ بوجہ اوّل سال ہونے کے داخلہ بالکل محدود ہوگا۔ اس لئے متعلمین کو چاہیئے کہ بذریعہ خط وکتابت اپنی آمد کی اطلاع آنے والے مبارک مہینوں میں دے دیں۔ اور پھر داخلہ کے زمانے کے قریب آنے پر فیس داخلہ کے ساتھ ساتھ درخواست پر اپنے مشاہیر علماء و مشائخ کی تصدیق جو کہ ان کے ذاتی قلم سے ہو ضرور تحریر کریں۔ ورنہ فیس داخلہ ساتھ آجانے کے باوجود بھی درخواست قابلِ قبول نہ ہوگی۔

دردمندانہ اپیل

حضراتِ علماء و مشائخین اہلِ سنت و مخیر احباب اہل سنت السلام علیکم

جیسا کہ آپ نے حضرت علامہ صاحب سمندری والوں کو مجبور فرما کر دورۂ تبلیغ پڑھانے کے لئے آمادہ فرما لیا ہے تو اب آپ کا میرا سب احباب کا یہ دینی مذہبی و ملّی فریضہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ دامے درمے سخنے ہر طرح تعاون فرمائیں تاکہ ہمارے دوسرے علوم و فنون کے شعبوں کے ساتھ ساتھ یہ نیا شعبہ (کہ جس کی ضرورت پورے ملک میں بڑی شدّت سے محسوس کیجا رہی ہے،) بھی پھلے اور پھولے اور ہمارے مہمان آئمہ و خطباء جو کہ دراصل قال اللہ و قال الرسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم پڑھکر تبلیغی امور پر عبور کے حصول کیلئے دور دراز کا سفر طے کر کے پہنچیں تو ان کو انکے قیام و طعام یا اپنے لئے دینی کتب و دیگر ضروری امور کے لئے ان کو ایسی مشکلات نہ پیش آئیں کہ ان کو آئندہ آنیوالے

Marfat.com

زمانے میں یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑے۔ بزرگانِ دین وملت ومخیرین اہلسنت یہ یاد رکھئے کہ ہم اپنے مہمانوں کی خوطر تواضع پر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں کہ اس دنیا میں ہماری عزت رہ جائے تو یہ یاد رکھیئے کہ درسِ تبلیغ لینے کیلئے آنیوالے آئمہ و خطباء بھی مہمان ہیں مگر کس کے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اباء صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خواطر تواضع ضائع نہیں جائیگی بلکہ روز قیامت اور قبل از قیامت بھی یہ رنگ لائے گی۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ فوری عطیات صدقات وخیرات کے علاوہ اپنے مال زکوٰۃ اور چرم ہائے قربانی دیتے وقت اپنے اس نئے ادارے کو جو لوجہ اپنے مشن کے واحد و منفرد ادارہ ہے۔ یاد رکھیئے اور ہر طرح اس ادارے سے تعاون کیجئے۔ (شکریہ)

اس سلسلہ میں ملکی معاونین کے ساتھ ساتھ ہمارے غیر ممالک میں موجود احباب اہلسنت وجماعت میں سے خصوصاً اوسلو ناروے کی بزمِ حنفیہ اور اس کے سرگرم کارکن حضرت علامہ عبداللطیف صاحب دوحہ، قطر کے مولانا حاجی محمد یوسف عازم القادری اور ریحان دوبئی کے مرزا نیاز احمد صاحبان بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے باوجود پردیس میں ہونے کے اپنے اس مسلکی ادارے کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا۔ امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس ادارے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

والسلام۔ المبلغ

خادم اہلسنت فقیر قادری صاحبزادہ محمد مقبول احمد سرور گل سمندری والے

ناظم اعلیٰ دار المبلغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

تراجم وتفاسیر وجملہ درسی کتب کے علاوہ علمائے اہل سنت کی مبارک تصنیفات خریدنے کے لئے مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کو ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پتہ :۔ مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد مقبول احمد غفرلہٗ سمندری والے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الدر الثمین

فی

توضیح الاربعین

حصہ دوم

مکتبہ مجددیہ الاثانیہ

غلام محمد آباد فیصل آباد

غلام رسول صاحب قادری رضوی

Marfat.com